ماہنامہ
رنگین شمارہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
ربیعُ الآخر 1442ھ / دسمبر 2020ء
گیارہویں شریف مبارک ہو
اللہ
ایسا سوال نہ کیا کریں جس سے سامنے والا اپنا یا کسی کا عیب کھول دے اور وہ غیبت کرنے اور آپ غیبت سننے کے گناہ میں پھنس جائیں۔

فلاحی خدمات پر دعوتِ اسلامی کو خراجِ تحسین

کوروناوائرس متاثرین، تھیلیسیمیاو دیگر امراض کے مریضوں کو خون کی فراہمی اور بارش زدہ علاقوں میں فلاحی خدمات سرانجام دینے پر صدرِ پاکستان ڈاکٹر عارف علوی اور Ministry of National Health Services Pakistan کی جانب سے دعوتِ اسلامی کو تعریفی لیٹر پیش کئے گئے۔ واضح رہے کہ لاک ڈاؤن کی صورتحال میں دعوتِ اسلامی نہ صرف پاکستان بلکہ ترکی، انڈونیشیا، افریقہ، سری لنکا، بنگلہ دیش، نیپال اور ہندوستان سمیت کئی ممالک میں پریشان زدہ لوگوں کے شانہ بشانہ کھڑی رہی اور اُمّتِ محمدیہ کی غمخواری کرتے ہوئے ان میں پکے ہوئے کھانے، راشن اور نقدرقم تقسیم کرتی نظر آئی۔ جب تھیلیسیمیاو دیگر امراض کے مریضوں کو خون کی فراہمی کے مسائل درپیش ہوئے تو دعوتِ اسلامی نے بلڈ کیمپس لگائے اور انہیں خون کی بوتلیں فراہم کیں۔ اس دوران شدید بارشوں نے پاکستان کے مختلف شہروں میں تباہی مچادی جس سے کئی علاقوں میں گھر ٹوٹ کر گر گئے اور کئی گھروں میں 5 سے 6 فٹ اور بعض گھروں میں چھتوں تک پانی آگیا۔ ان بارشوں میں کئی افراد اپنے خالقِ حقیقی سے بھی جاملے۔ دعوتِ اسلامی ویلفیئر کی ٹیم ہنگامی طور پر فلاحی کام کرنے مختلف مقامات پر پہنچتی رہی۔ ان تمام فلاحی کاموں پر خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان ڈاکٹر عارف علوی صاحب نے دعوتِ اسلامی کے لئے تعریفی لیٹر جاری کیا جس میں دعوتِ اسلامی ویلفیئر کی خدمات کو سراہا اور دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران کی حوصلہ افزائی کی۔ اسی طرح Ministry of National Health Services Pakistan کی جانب سے بھی ایک لیٹر جاری کیا گیا جس میں لاک ڈاؤن اور حالیہ بارشوں میں ہونے والے فلاحی کاموں کو سراہا گیا اور بالخصوص تھیلیسیمیا کے مریضوں کے لئے خون کے ذریعے شاندار مدد کرنے پر تعریفی الفاظ کہے گئے۔

بقیہ مدنی خبریں صفحہ 65 پر ملاحظہ کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کے وفد کی گورنر بلوچستان سے ملاقات

تفصیلات کے مطابق 16 ستمبر 2020ء کو دعوتِ اسلامی کے وفد نے کوئٹہ میں گورنر بلوچستان امان اللہ خان زئی سے ملاقات کی۔ مجلسِ رابطہ کے ذمہ دار یوسف سلیم عطّاری نے انہیں دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کرتے ہوئے عالمی سطح پر ہونے والی دینی خدمات اور ویلفیئر کے کاموں پر تفصیلی بریفنگ دی۔ امانُ اللہ خان زئی نے دعوتِ اسلامی کے عالمی سطح پر ہونے والے دینی و فلاحی کاموں کو سراہا۔ دعوتِ اسلامی کے وفد نے انہیں عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کے وزٹ کی دعوت پیش کی جس پر گورنر بلوچستان نے جلد فیضانِ مدینہ وزٹ کی یقین دہانی کروائی۔ دعوتِ اسلامی کی طرف سے گورنر بلوچستان امانُ اللہ خان زئی کو ماہنامہ فیضانِ مدینہ انگلش اور مکتبۃُ المدینہ کے کُتُب و رسائل تحفے میں پیش کئے گئے۔

پیسے، زیورات، گاڑی اور دیگر قیمتی چیزوں کو چوری سے بچانے کا آسان وظیفہ

"یا جَلِیْلُ"

10 بار پڑھ کر ان چیزوں پر دَم کر دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ چوری سے محفوظ رہیں گی۔

بفیضانِ نظر امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ
سراج الامۃ، کاشف الغمۃ، امام اعظم، فقیہ افخم حضرت سیدنا

بفیضانِ کرم امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت، مجدد دین وملت، شاہ

ہر ماہ تین زبانوں (اردو، انگلش، گجراتی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

ربیع الآخر ۱۴۴۲ھ | جلد: 5
دسمبر 2020ء | شمارہ: 01

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 65
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 785 12 شمارے سادہ: 480
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی
فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp: +923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی مدظلہ العالی دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی)
https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔
گرافکس ڈیزائننگ:
یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

جس نے قراٰنِ پاک پڑھا، رب تعالیٰ کی حمد کی اور نبی (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر دُرود شریف پڑھا نیز اپنے رب سے مغفرت طلب کی تو اُس نے بھلائی اُس کی جگہ سے تلاش کرلی۔ (شعب الایمان،2/ 373،حدیث:2048)

ہمارے دل کے آئینہ میں ہے نقشہ محمد کا
ہماری آنکھ کی پُتلی میں ہے جلوہ محمد کا

غلامانِ محمد کے سروں سے بارِ عصیاں کو
اُڑا لے جائے گا اک آن میں جھونکا محمد کا

نِدا ہوگی یہ محشر میں گنہگارو نہ گھبراؤ
وہ دیکھو ابرِ رحمت جھوم کر اُٹھا محمد کا

خدا کے سامنے پیشی ہوئی جس دَم تو کہہ دوں گا
بُرا ہوں یا بھلا لیکن ہوں میں بندہ محمد کا

الٰہی اس تنِ خاکی میں جب تک جان باقی ہے
رہے دل میں اَحد اور وِردِ لَب کلِمہ محمد کا

نہیں موقوف کچھ اُن کی عطا اس ایک عالَم پر
ملے گا حشر میں بھی دیکھنا صدقہ محمد کا

جمیلؔ قادری مشکل ہے مِدحت ختم کر اس پر
کہ حق کے بعد بالا سب سے ہے رُتبہ محمد کا

قبالۂ بخشش، ص54

از مَدَّاحُ الْحَبِیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

ہاتھ پکڑا ہے تو تاحشر نبھانا یاغوث
اب کسی حال میں دامن نہ چھڑانا یاغوث

اپنے ہی کوچے میں سرشارِ تمنا رکھنا
اپنے محتاج کو در در نہ پھرانا یاغوث

تیرے نانا کی سخاوت کی قسم ہے تجھ کو
اپنے در سے ہمیں خالی نہ پھرانا یاغوث

آستیں اپنی بڑھانا مری پلکوں کی طرف
اپنے غم میں ہمیں جب جب بھی رلانا یاغوث

کبھی آنکھوں میں کبھی خانۂ دل میں رہنا
روح بن کر مری رگ رگ میں سمانا یاغوث

نسبتِ حلقہ بدوشی کا بھرم رکھ لینا
بَہرِ امداد مری قبر میں آنا یاغوث

کسی منجدھار سے ارشدؔ کی صدا آتی ہے
میری کشتی کو تم ہی پار لگانا یاغوث

اظہارِ عقیدت، ص75

از حضرت علامہ مولانا ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ

مشکل الفاظ کے معانی: بارِ عصیاں: گناہوں کا بوجھ۔ بندہ: غلام۔ مِدحت: تعریف۔ حق: (مرادی معنی) اللہ پاک۔ بالا: بلند۔ نسبتِ حلقہ بدوشی: (مرادی معنی) مرید ہونے کی نسبت۔ بَہرِ امداد: مدد کرنے کے لئے۔

عظیم ہستیوں کا قرب پانے کا سب سے بڑا ذریعہ

مفتی محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ”وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَۚ-وَحَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًا(۶۹)“ ترجمہ: اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ کتنے اچھے ساتھی ہیں۔

(پ5، النسآء:69)

تفسیر: اس آیتِ مبارکہ کا شانِ نزول کچھ اس طرح ہے کہ حضرت ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تاجدارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کمال درجے کی محبت رکھتے تھے اور انہیں جدائی کی تاب نہ تھی۔ ایک روز اس قدر غمگین اور رنجیدہ حاضر ہوئے کہ چہرے کا رنگ بدل گیا تھا تو رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا، آج رنگ کیوں بدلا ہوا ہے؟ عرض کیا: نہ مجھے کوئی بیماری ہے اور نہ درد سوائے اس کے کہ جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سامنے نہیں ہوتے تو انتہا درجہ کی وحشت و پریشانی ہو جاتی ہے، جب آخرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ وہاں میں کس طرح دیدار پاسکوں گا؟ آپ اعلیٰ ترین مقام میں ہوں گے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے جنت بھی دی تو اس مقامِ عالی تک رسائی کہاں؟ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

(خازن، النسآء، تحت الآیۃ:69، 1/400)

اور انہیں تسکین دی گئی کہ منزلوں کے فرق کے باوجود فرمانبرداروں کو نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری اور مَعِیَّت کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائے گا اور انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مخلص فرمانبردار جنت میں اُن کی صحبت و دیدار سے محروم نہ ہوں گے۔ حدیث شریف میں ہے: آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس سے محبت کرے۔

(ابوداؤد، 4/429، حدیث:5127)

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا شوقِ رفاقت:

اس سے معلوم ہوا کہ حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو بہت محبوب تھی اور دنیا کی رفاقت کے ساتھ ساتھ اُخروی رفاقت کا شوق بھی ان کے دلوں میں رچا بسا تھا اور وہ اس کے لئے بڑے فکر مند ہوا کرتے تھے۔ ذیلی سُطور میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے شوقِ رفاقت کے چند اور واقعات ملاحظہ ہوں، چنانچہ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”میں رات کو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں رہا

* دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

کرتا تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وضو کے لئے پانی لایا کرتا اور دیگر خدمت بھی بجالایا کرتا تھا۔ ایک روز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: سَلْ (مانگو)۔ میں نے عرض کیا: ”اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ“ میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اس کے علاوہ اور کچھ؟“ میں نے عرض کی: میرا مقصود تو وہی ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”تو پھر زیادہ سجدے کرکے اپنے معاملے میں میری مدد کرو۔“ (مسلم، ص199، حدیث:1094)

جنگِ اُحد کے موقع پر حضرت اُمِّ عمارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو جنت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت گزاری کا شرف عطا فرمائے۔ اس وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لئے اور ان کے شوہر اور ان کے بیٹوں کے لئے اس طرح دعا فرمائی کہ ”اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُمْ رُفَقَائِیْ فِی الْجَنَّةِ“ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! ان سب کو جنت میں میرا رفیق بنا دے۔ حضرت اُمِّ عمارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا زندگی بھر علانیہ یہ کہتی رہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس دعا کے بعد دنیا میں بڑی سے بڑی مصیبت مجھ پر آجائے تو مجھ کو اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ (طبقات ابن سعد، 8/305)

عاشقوں کے امام حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ان کی زوجہ شدتِ غم سے فرمانے لگیں: ہائے غم۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: واہ! بڑی خوشی کی بات ہے کہ کل ہم اپنے محبوب آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے اصحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے ملاقات کریں گے۔

(سیرت حلبیہ، 1/422)

ایک جنگ کے موقع پر حضرت عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت ہاشم بن عتبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا: ”اے ہاشم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ! تم جنت سے بھاگتے ہو حالانکہ جنت تو تلواروں (کے سائے) میں ہے۔ آج میں اپنی محبوب ترین ہستیوں محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے ساتھیوں سے ملاقات کروں گا۔ چنانچہ اسی جنگ میں آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے شہادت پائی۔ (اسد الغابہ، 4/144)

جب حضرت خباب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہوئے تو صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے (جب انہوں نے دیکھا کہ یہ اسی مرض میں وفات پا جائیں گے) تو فرمایا: ”تم خوش ہو جاؤ، کل تم محبوب ترین ہستی محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے ملاقات کرو گے۔ (البدایہ والنہایہ، 5/417) اللہ تعالیٰ ان مقدس ہستیوں کے شوقِ رفاقت کے صدقے ہمیں بھی اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفاقت قبر و حشر اور جنت میں نصیب فرمائے۔ اٰمین۔

اس آیت میں صِدّیقین کا لفظ آیا ہے۔ **صدیقین** انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے سچے مُتَّبِعین کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ اُن کی راہ پر قائم رہیں۔ اس کے بہت سے درجات ہیں: (1) گفتگو میں صدق۔ (2) نیت و ارادہ میں صدق۔ (3) عزم میں صدق۔ (4) عزم کو پورا کرنے میں صدق۔ (5) عمل میں صدق۔ (6) دین کے تمام مقامات کی تحقیق میں صدق۔ ان معانی کے اعتبار سے صادقین کے بہت سے درجات ہیں۔ **شہداء** سے مراد وہ حضرات ہیں جنہوں نے راہِ خدا میں جانیں دیں اور **صالحین** سے مراد وہ دیندار لوگ ہیں جو حقُ العِباد اور حقُّ اللہ دونوں ادا کریں اور اُن کے احوال و اعمال اور ظاہر و باطن اچھے اور پاک ہوں۔ انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین کا جنت میں قرب پانے کا قرآن میں بیان کردہ سب سے بڑا اور مفید طریقہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کامل اطاعت ہے اور کامل اطاعت یہ ہے کہ ظاہر و باطن، خلوت و جلوت میں عقائد، عبادات، معاملات، معاشرت، اخلاقیات، آداب و قلبی احوال، حلال و حرام کے جملہ احکام میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سچی تعلیمات پر عمل کیا جائے۔

حدیث شریف اور اس کی شرح

اللہ پاک کی پسند

محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

اللہ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا یعنی اے لوگو! اللہ طَیِّب ہے وہ صرف طَیِّب کو قبول فرماتا ہے۔[1]

"طَیِّب" کا معنی پاکیزہ لیکن جب اس لفظ کی نسبت اللہ کی جانب ہو تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اللہ "تمام عیوب سے پاک" ہے۔[2] یہ حدیثِ پاک اسلام کے بنیادی قواعد میں سے ایک ہے جس کے ذریعہ ہمیں اللہ پاک کی پاک پسند کا لحاظ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تمام عیوب سے پاک ربّ کی پسند بھی پاک ہے، اللہ پاک کو عقائد وہ پسند ہیں جو شرک و کفر اور بدعقیدگی سے پاک ہوں، اُس کی بارگاہ میں مخلوق کے وہ اعمال مقبول ہیں جو دکھاوے کی آمیزش سے پاک ہوں، لباس وہ پسند فرماتا ہے جو میل کچیل اور گندگی سے پاک ہو، اُسے دل ایسا پسند ہے جو حسد، تکبّر اور بغض و کینہ جیسی باطنی گندگی سے پاک ہو، الغرض زندگی کے ہر مرحلے کو "ربّ کا پسندیدہ" بنانے کے لئے "پاکیزگی" شرط ہے، قراٰنِ پاک میں بھی ستھرے لوگوں کو اللہ پاک کا پسندیدہ بندہ قرار دیا گیا ہے، چنانچہ ارشادِ باری ہے: ﴿وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ۝۱۰۸﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔[3]

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دنیا میں تشریف آوری کے عظیم مقاصد میں یہ بھی شامل تھا کہ امت کو نجاست و گندگی سے پاک فرمائیں چنانچہ حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ علیہ السَّلام نے تعمیرِ کعبہ کے بعد یہ دعا فرمائی: ﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے۔[4] یعنی ایسا رسول جو انہیں شرک، بت پرستی، ہر قسم کی نجاست و گندگی، گھٹیا حرکتوں اور کوتاہیوں سے پاک کر دے۔[5] اللہ پاک نے دعائے ابراہیم قبول فرمائی اور اُن کی اولاد میں ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پیدا فرمایا۔

انسانی طبیعت اپنے اردگرد سے بہت جلد اثر قبول کرتی ہے خواہ معاملہ معاشرتی برائیوں اور بدکرداریوں کا ہو یا کچرے، غلاظت اور نجاست کے ڈھیروں کا، انسان کی شخصیت پر اُس کے اثرات ضرور مرتّب ہوتے ہیں۔ گھر اور علاقے کا صاف ستھرا ہونا افرادِ معاشرہ کی نفاست، اچھے مزاج، پُروقار زندگی اور خوبصورت سوچ کی عکاسی کرتا ہے اسی اہمیت کا احساس دلانے کے لئے اسلام نے صفائی ستھرائی کی خوب تاکید کی ہے چنانچہ سرورِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اسلام صاف ستھرا (دین) ہے تو تم بھی نظافت حاصل کیا کرو کیونکہ جنت میں صاف ستھرا رہنے والا ہی داخل ہو گا۔[6] ایک روایت میں ہے کہ جو چیز تمہیں مُیَسَّر ہو اس سے نظافت حاصل کرو، اللہ پاک نے اسلام کی بنیاد صفائی پر رکھی ہے اور جنت میں صاف ستھرے رہنے والے ہی داخل ہوں گے۔[7] ایک موقع پر یوں ارشاد فرمایا: جو لباس تم پہنتے ہو اسے صاف

*ذمہ دار شعبہ فیضان اولیاو علما، المدینۃ العلمیہ کراچی

ستھرا رکھو اور اپنی سواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری ہیئت ایسی صاف ستھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزت کریں۔[8] حضرت علامہ عبد الرّؤف مُناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر وہ چیز جس سے انسان نفرت و حقارت محسوس کرے اس سے بچا جائے خصوصاً حُکّام اور علما کو ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔[9] اللہ پاک نے ہمیں پاکیزہ غذا کھانے کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ﳲ وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِؕ-اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ(۱۶۸)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو بیشک وہ تمہارا کُھلا دُشمن ہے۔[10]

تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے کہ حلال وطیّب سے مُراد وہ چیز ہے جو بذاتِ خُود بھی حلال ہے، جیسے بکرے کا گوشت، سبزی، دال وغیرہ اور ہمیں حاصل بھی جائز ذریعے سے ہو یعنی چوری، رشوت، ڈکیتی وغیرہ کے ذریعے نہ ہو۔[11]

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے مؤمنین کو اُسی کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا۔ اُس نے رسولوں سے فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًاؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو۔[12] اور مؤمنین سے فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں۔[13] پھر (حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے) لمبا سفر کرنے والے ایک شخص کا ذکر فرمایا کہ جس کے بال پراگندہ اور بدن غُبار آلود ہے، وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بُلند کرکے یارَبّ! یارَبّ! پُکار رہا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام اور غذا حرام ہے تو اس کی دُعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟[14] حضرت سیِّدُنا سعد رضی اللہ عنہ نے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دُعا فرمائیے کہ اللہ میری دُعا قبول فرمایا کرے۔ حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے ارشاد فرمایا: اپنے کھانے کو پاکیزہ بناؤ تمہاری دُعائیں قبول ہوا کریں گی۔[15] اعلیٰ حضرت کے والدِ گرامی حضرت علامہ مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کھانے پینے لباس وکسب میں حرام سے اِحتیاط کرے کہ حرام خوار و حرام کار (حرام کھانے والے اور حرام کام کرنے والے) کی دُعا اکثر رَد ہوتی ہے۔[16]

مذکورہ تفصیل یہ واضح کرنے کے لئے کافی ہے کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ہر طرح کی صفائی کا حکم دیا ہے خواہ جسمانی ہو یا روحانی، فرد کی ہو یا معاشرے کی، گھر کی ہو یا مسجد کی یا پھر محلے کی ہو، الغرض اسلام جسم وروح، دل ودماغ اور قرب وجوار کو ستھرا رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ اسے ہر جگہ ترتیب و سلیقہ اور نفاست وعمدگی مطلوب و محبوب اور گندگی وناپاکی اور غلاظت ونجاست ناپسند ہے۔

---

(1) مسلم، ص393، حدیث:1015 (2) شرح مسلم للنووی، 7/100 (3) پ11، التوبۃ:108 (4) پ1، البقرۃ:129 (5) تفسیر خازن، 1/92 (6) کنز العمال، 5/123، حدیث:25996 (7) جمع الجوامع، 4/115، حدیث:10624 (8) جامع صغیر، ص22، حدیث:257 (9) فیض القدیر، 1/249 (10) پ2، البقرۃ:168 (11) صراط الجنان، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:168، 1/268 (12) پ18، المؤمنون:51 (13) پ2، البقرۃ:172 (14) مسلم، ص393، حدیث:1015 (15) معجم اوسط، 5/34، حدیث:6495 (16) فضائلِ دعا، ص60۔

تَلَفُّظ درست کیجئے

Correct Your Pronunciation

غلط تَلَفُّظ	صحیح تَلَفُّظ
اِغلاط	اَغلاط
باہِر	باہَر
بُخَل	بُخْل
بَرْکت	بَرَکت
تَرَجمانی	ترجُمانی

(اردو لغت، جلد2، 5، 6)

اسلامی عقائد و معلومات

یہ شرک نہیں (قسط:03)

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

گزشتہ شمارے میں شرک کی مختلف صورتوں 1 ذات میں برابری 2 اَسماء 3 اَفعال 4 اور اَحکام میں برابری پر کلام کیا جاچکا ہے، مزید شرک کی دو صورتیں ملاحظہ فرمائیے:

عبادات میں برابری: عبادت صِرف اور صِرف اللہ پاک ہی کے لئے ہے۔ اللہ پاک کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک جاننا یا کسی دوسرے کو عبادت کا حقدار سمجھنا شِرْكٌ فِی الْعِبادات کہلاتا ہے۔ جیسے مشرکینِ مکہ نے خانہ کعبہ میں 360 بُت رکھے ہوئے تھے جن کی پوجا کی جاتی تھی۔ عبادت صرف اللہ پاک کا حق ہے جیسا کہ قراٰنِ مجید میں ہے: ﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْــٴًـا﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ۔[1]

دوسرے مقام پر یوں فرمایا: ﴿قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: تم فرماؤ مجھے منع کیا گیا ہے کہ انہیں پوجوں جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو۔[2]

صِفات میں برابری: اللہ پاک کی کسی صفت میں مخلوق کو شریک کرنا یا اللہ پاک کی صفات کی طرح کسی اور میں ویسی ہی صفات ماننا شِرْكٌ فِی الصِّفات کہلاتا ہے۔ جیسے اللہ پاک کی صفت ہے قدیم ہونا یعنی وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا اب کسی مخلوق کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ بھی ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا یہ صفات میں شرک کی مثال ہے۔

یہ شرک نہیں: ایک بات خوب یاد رکھنے کی ہے کہ صفات میں شرک اُسی وقت ہو گا جب کہ جیسی صفت اللہ پاک کی ہے ویسی ہی صفت کسی اور میں تسلیم کی جائے جیسا کہ شاہ ولیُّ اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَلشِّرْكُ اَنْ یُّثْبِتَ لِغَیْرِ اللّٰهِ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی شَیْئًا مِنَ الصِّفَاتِ الْمُخْتَصَّةِ بِهٖ الخ یعنی جو صفات صرف اللہ پاک کے ساتھ خاص ہیں ان میں سے کوئی شے کسی غیرُاللہ کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔[3]

اللہ پاک کی وہ صفات جو اُسی کے ساتھ خاص ہیں جیسے علمِ ذاتی، اَزَلی، اَبَدی اور قدیم ہونا وغیرہ۔

خوب یاد رہے کہ صرف لفظوں کے ایک جیسا ہونے یا معنٰی کی یکسانیت کی وجہ سے شرک کا حکم لگا دینا بہت بڑی جرأت ہے کیونکہ قراٰنِ پاک میں بے شمار مقامات پر ایک لفظ یا ایک صفت اللہ پاک کے لئے استعمال ہوئی ہے بالکل وہی لفظ مخلوق کے لئے بھی استعمال ہوا ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ اگر لفظوں کا یہ اشتراک (ایک جیسا ہونا) شرک ہوتا تو قراٰنِ پاک میں اس کو ہرگز ہرگز بیان نہ کیا جاتا کیونکہ قراٰنِ پاک شرک مٹانے آیا ہے مَعاذَ اللہ اس کی ترغیب دِلانے نہیں آیا۔

اللہ و رسول رءُوف بھی رَحیم بھی: اللہ پاک نے اپنے پیارے محبوب کو اپنی صفات کا مظہر بنایا ہے اسی لئے قراٰنِ پاک میں بہت سے مقامات پر جو صفت اپنی بیان فرمائی وہی

*رکن مجلس المدینۃ العلمیہ کراچی

اپنے پیارے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بھی عطا فرمائی جیسا کہ اللہ کریم فرماتا ہے: ﴿ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے۔[4]

اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے اپنی دو صفات رَءُوْف اور رحیم کا ذکر فرمایا ہے۔ قراٰنِ مجید میں ہی دوسرے مقام پر ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے متعلق یوں ارشاد فرمایا: ﴿ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ (۱۲۸) ﴾

ترجَمۂ کنزُالایمان: بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان۔[5]

اس آیتِ کریمہ میں اللہ پاک نے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بھی دو صفات رَءُوْف اور رحیم بیان فرمائی ہیں۔ ایک ہی طرح کے الفاظ اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے اللہ کریم نے خود ذکر فرمائے کبھی کسی کامل مسلمان کے ذہن میں اس بات کا خیال بھی نہیں آسکتا کہ اس سے یکسانیت، برابری یا مماثلت ہوگئی ہے لہٰذا یہ شرک ہوگیا کیونکہ یہ ہرگز ہرگز شرک نہیں۔

شرک کے بارے میں مزید مفید معلومات جاننے کے لئے آئندہ شمارے میں قسط (04) بعنوان "یہ شرک کیوں نہیں؟" مطالعہ فرمائیے۔

(1) پ 5، النسآء: 36 (2) پ 7، الانعام: 56 (3) الفوز الکبیر، ص 21 (4) پ 14، النحل: 7 (5) پ 11، التوبہ: 128۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ذُوالحجۃِ الحرام 1441ھ اور مُحَرَّمُ الحرام 1442ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ مصطفےٰ! جو کوئی رسالہ "خاکِ مدینہ کی برکتیں" کے 16 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو ایمان و عافیت کے ساتھ خاکِ مدینہ پر موت دے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 10 لاکھ 76 ہزار 673 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 4 لاکھ 81 ہزار 8 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 95 ہزار 665) (2) یااللہ پاک! جو کوئی رِسالہ "سیرتِ بابا فرید" کے 17 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو اور اُس کی آئندہ نسلوں کو اولیائے کرام کا عاشق بنا اور ان سب کو بے حساب بخش دے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 10 لاکھ 3 ہزار 824 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 5 لاکھ 4 ہزار 574 / اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 99 ہزار 250) (3) یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ "مُحَرَّم کے فضائل" پڑھ یا سُن لے اُس کی کربلا والوں کے طُفیل آفتوں اور بلاؤں سے حفاظت فرما اور اُس کو بے حساب بخش دے، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 10 لاکھ 53 ہزار 44 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 6 لاکھ 7 ہزار 162 / اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 45 ہزار 882) (4) یااللہ! جو کوئی رسالہ "فضائلِ امام حُسین" کے 17 صَفْحات پڑھ یا سُن لے اُس کو جنّتی ابنِ جنّتی، صحابی ابنِ صحابی، نواسۂ رسول، نوجوانانِ جنّت کے سردار، امام حُسین کا جنّتُ الفِردوس میں جِوار (یعنی پڑوس) نصیب فرما، اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 10 لاکھ 81 ہزار 401 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 5 لاکھ 77 ہزار 458 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 3 ہزار 943)۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی** دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 کیا صحابۂ کِرام کو نعت خواں کہہ سکتے ہیں؟

سُوال: کیا صحابۂ کِرام رضی اللہ عنھم کو نعت خواں کہہ سکتے ہیں؟

جواب: ویسے تو ہر مسلمان نعت خواں ہے کیونکہ نعت خواں کے معنیٰ ہیں: ”نبی کی تعریف کرنے والا۔“ ایسا کون سا مسلمان ہے جو نعت نہیں پڑھتا اور نبی کی تعریف نہیں کرتا؟ ہاں! آج کل نعت خواں اُسے بولتے ہیں جو نظم کی صورت میں ترنُّم کے ساتھ نعت پڑھتا ہے اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعریف کرتا ہے۔ ایسے بہت سارے صحابۂ کِرام رضی اللہ عنھم ہوئے ہیں جو نعت شریف پڑھتے تھے، ان کے ناموں کی پوری فہرست موجود ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الاوّل 1441ھ)

2 غوثِ پاک کا خواب میں دِیدار

سُوال: غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کا خواب میں دِیدار کیسے ہو سکتا ہے؟

جواب: جس چیز کا زیادہ ذِکر ہو اور جس چیز کو ہم زیادہ یاد کریں تو بسااوقات وہ چیز خواب میں بھی آجاتی ہے۔ اِس لئے غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کریں، اُنہیں یاد کریں، اُن کو ایصالِ ثواب کرتے رہیں اور اُن کے نقشِ قدم پر چلتے رہیں، اِنْ شَآءَ اللہ کبھی نہ کبھی کَرَم ہو ہی جائے گا۔

(مدنی مذاکرہ، 2 ربیع الآخر 1441ھ)

3 غوثِ پاک کے عُرس مُبارک کی تاریخ

سُوال: حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا عُرس مُبارک کس تاریخ کو ہوتا ہے؟

جواب: سیّدی و مُرشِدی حضور غوثِ پاک شیخ عبدُ القادِر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا وِصالِ باکمال (یعنی اِنتقال شریف) 11 ربیعُ الآخر کو ہوا تھا، (تفریح الخاطر (مترجم)، ص154) اِس لئے اِس تاریخ کو آپ کا یومِ عُرس منایا جاتا اور ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔ ہم اِن 11 دِنوں میں روزانہ مَدَنی مُذاکَرے کر رہے ہیں، جس سے نیکی کی دعوت پہنچ رہی ہے اور علمِ دِین حاصل ہو رہا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ کئی لوگ نیکی کے راستے پر آجائیں گے اور گُناہوں سے تائب ہو کر نمازی بن جائیں گے۔ (مدنی مذاکرہ، 2 ربیع الآخر 1441ھ)

4 بڑی گیارھویں شریف کا مہینا

سُوال: ربیعُ الآخر کو ”بڑی گیارھویں شریف کا مہینا“ کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: دَراصل جو عاشقانِ غوثِ اعظم ہر مہینے گیارھویں کرتے ہیں تو وہ ربیعُ الآخر کو ”بڑی گیارھویں شریف کا مہینا“ کہتے ہیں۔ جس طرح عُمرے کو حجِ اَصغر یعنی چھوٹا حج کہا جاتا ہے اور 9 ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَام کو میدانِ عَرَفات میں جمع ہونے کو حجِ اکبر یعنی بڑا حج کہا جاتا ہے، اگرچہ ہمارے ہاں مشہور یہی ہے کہ جو حج جُمعہ کے دِن ہو صرف اُسے ہی حجِ اکبر کہتے ہیں، کیونکہ اُس میں 70 حج کا ثواب ملتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 2/106)

نہیں کچھ جُمعہ پر موقوف اَفضال و کَرَم اُن کے
جو وہ مقبول فرمالیں تو ہر حج، حجِ اَکبر ہے

یعنی ایسا نہیں ہے کہ صرف جُمعہ کے دِن ہی اللہ پاک کا فضل وکَرَم عام ہوتا ہو، اُس کا فضل وکرم ہمیشہ عام رہتا ہے، اِس لئے اللہ پاک جو حج قبول فرمالے وہی حجِ اکبر ہے۔

(مدنی مذاکرہ،2ربیع الآخر1441ھ)

5 کھجوروں والا عمل گیارھویں کی رات سے پہلے کرنا کیسا؟

سُوال: گیارھویں شریف کی رات کو کھجوروں پر دَم کرنے والا جو عمل کرنا ہوتا ہے کیا وہ پہلے ہی کرکے گیارھویں کی رات کو کھجوریں کھا سکتے ہیں؟

جواب: وہ عمل[1] گیارھویں رات ہی کو کرنا ہے، بزرگوں کی طرف سے یہی مُقرَّر ہے۔ (مدنی مذاکرہ،2ربیع الآخر1441ھ)

6 شوگر کے مَریض کا دَم شُدہ کھجور کھانا کیسا؟

سُوال: کیا دَم کی ہوئی کھجور شوگر کا مَریض کھا سکتا ہے؟

جواب: شوگر کے مَریض کا کھجور کھانے کے لئے اپنے طبیب (Doctor) سے مشورہ کرنا ضَروری ہے۔ عُموماً شوگر کے مَریض کے لئے مٹھائی جلدی "تبرُّک" بن جاتی ہے، ایسے لوگ تبرُّک کے نام پر مٹھائی کھا کر خود کو دھوکا دے رہے ہوتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ،2ربیع الآخر1441ھ)

7 گیارھویں کا ختم سارا سال دِلایا جاسکتا ہے

سُوال: کیا بڑی گیارھویں شریف کا ختم 10 تاریخ کو دِلا سکتے ہیں؟

جواب: سارا سال دِلا سکتے ہیں، اِس میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ ہر وقت گیارھویں شریف منائیں تب بھی منع نہیں ہے، سال میں ایک بار منائیں تب بھی منع نہیں ہے، اگر کوئی بالکل نہیں مناتا اور منانے والوں کو بُرا بھی نہیں سمجھتا، نیز منانے کو غَلَط بھی نہیں کہتا تب بھی گُناہ گار نہیں ہے۔

(مدنی مذاکرہ،2ربیع الآخر1441ھ)

8 کیا داڑھی کا زمین پر لگنا بے اَدَبی ہے؟

سُوال: اگر داڑھی زمین پر لگے تو اس کا کیا ہوگا؟ نیز یہ بے اَدَبی تو نہیں کہلائے گی؟

جواب: اِس میں بے اَدَبی کی کیا بات ہے! ظاہر ہے جب زمین پر سوئیں گے تو داڑھی تو زمین پر لگے گی، اِسی طرح جب سجدہ کریں گے اس وقت بھی داڑھی زمین پر لگے گی، یہ بے اَدَبی کی بات نہیں۔ (مدنی مذاکرہ،5ربیع الاوّل1441ھ)

9 کفن سِلا ہوا ہونا چاہئے یا بغیر سِلا ہوا؟

سُوال: اسلامی بہنوں کا کفن سِلا ہوا ہونا چاہئے یا بغیر سِلا ہوا؟

جواب: مَرد ہو یا عورت دونوں کے کفن بغیر سلے ہوتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ،5ربیع الاوّل1441ھ)

10 آیتِ سجدہ کو آیتِ سجدہ کیوں کہتے ہیں؟

سُوال: آیتِ سجدہ کو آیتِ سجدہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب: آیتِ سجدہ کی تلاوت کرنے سے بلکہ اس کے سجدے والے جُز (یعنی حصّے) کو سننے یا پڑھنے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے اِسی وجہ سے اِس کو آیتِ سجدہ کہتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ،5ربیع الاوّل1441ھ)

---

(1) **بغدادی نسخہ:** ربیعُ الآخر کی گیارھویں شب سارا سال مصیبتوں سے حفاظت کی نیّت سے سرکارِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے گیارہ نام (اوّل آخر گیارہ بار دُرُود شریف) پڑھ کر گیارہ کھجوروں پر دَم کرکے اُسی رات کھالیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ سارا سال مصیبتوں سے حفاظت ہوگی۔ گیارہ نام یہ ہیں: (1) سیّد مُحْیُ الدِّین سلطان (2) مُحْیُ الدِّین قطب (3) مُحْیُ الدِّین خواجہ (4) مُحْیُ الدِّین مخدوم (5) مُحْیُ الدِّین ولی (6) مُحْیُ الدِّین بادشاہ (7) مُحْیُ الدِّین شیخ (8) مُحْیُ الدِّین مولینا (9) مُحْیُ الدِّین غوث (10) مُحْیُ الدِّین خلیل (11) مُحْیُ الدِّین۔ (جنات کا بادشاہ، ص18) **جیلانی نسخہ:** رَبیعُ الآخر کی گیارھویں رات تین کھجوریں لے کر ایک بار سُورَۃُ الفاتحہ، ایک مَرتبہ سُورَۃُ الاِخلاص، پھر گیارہ بار یاشیخ عبدالقادِر جیلانی شَیْـئًا لِلّٰہِ اَلْمَدَد (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر ایک کھجور پر دَم کیجئے، اس کے بعد اسی طرح دوسری اور تیسری کھجور پر بھی پڑھ پڑھ کر دَم کر دیجئے، یہ کھجوریں راتوں رات کھانا ضَروری نہیں جو چاہے جب چاہے جس دِن چاہے کھا سکتا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ پیٹ کی ہر طرح کی بیماری کے لیے مفید ہے۔ (جنات کا بادشاہ، ص20)

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 مسافر اپنا سامان بھول جائے تو ڈرائیور کیا کرے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں ٹیکسی چلاتا ہوں بعض اوقات مسافر اترتے ہوئے اپنا سامان بھول جاتے ہیں تو میرے لئے اس سامان سے متعلق کیا حکم شرعی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مسافروں کا جو سامان آپ کو اپنی ٹیکسی سے ملے، وہ لقطہ کے حکم میں ہے اور لقطہ کا حکم یہ ہے کہ اصل مالک کی تلاش کے لئے ممکنہ حد تک تشہیر کی جائے مثلاً جہاں سے اٹھایا یونہی جہاں ڈراپ کیا وہاں معلومات مل سکتی ہوں تو وہاں پتا کیا جائے کچھ انتظار بھی کیا جائے کہ مالک خود ٹیکسی والے کی تلاش میں ہو تو اسے مل جائے اگر مالک مل جائے تو یہ سامان اس کو دے دیں آپ بریٔ الذمہ ہو جائیں گے لیکن اس کے باوجود اگر کسی طرح مالک کا پتا نہ چلے تو یہ سامان اپنے پاس حفاظت کی غرض سے رکھ لیں اس کے ملنے کی جب امید نہ رہے تو اس کی طرف سے کسی شرعی فقیر، مسکین کو صدقہ کر دیں، یونہی اگر آپ شرعی فقیر ہیں تو مدّتِ مذکورہ تک اعلان کے بعد اپنے صرف میں بھی لاسکتے ہیں، صدقہ کرنے کی صورت میں آپ بریٔ الذمہ تو ہو جائیں گے لیکن اگر پھر کبھی اصل مالک مل جاتا ہے اور وہ صدقہ کرنے سے راضی نہیں ہوتا تو مالک کو اس سامان کی قیمت اپنے پاس سے دینی ہوگی۔ (الفتاوی الھندیۃ، 2/289، فتاویٰ رضویہ، 25/55، بہارِ شریعت، 2/475، 476 ملتقطاً)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 ہمزاد کی حقیقت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ شریعت میں ہمزاد کی کیا حقیقت ہے؟ ہمزاد کون ہوتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ہمزاد ایک قسم کا شیطان ہے، جب بھی انسان کے ہاں کسی بچے کی ولادت ہوتی ہے تو اس کے ساتھ ایک جن اور ایک فرشتہ بھی پیدا ہوتا ہے، اُس جن کو عربی میں وسواس، فارسی میں ہمزاد کہتے ہیں، یہ انسان کو بری باتوں کی ترغیب دلاتا ہے البتہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہمزاد مسلمان ہو گیا تھا اور بری باتوں کے بجائے اچھی باتیں بتاتا تھا۔

(ماخوذ از: فتاویٰ رضویہ، 21/216، فتاویٰ بحر العلوم، 5/256)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دارالافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

3 کیا دعوت ولیمہ وسیع پیمانے پر کرنا ضروری ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی شخص کی اتنی استطاعت نہ ہو کہ وہ باقاعدہ وسیع پیمانے پر ولیمہ کرے لہٰذا وہ شبِ زفاف کے بعد گھر میں ہی کھانا پکا کر سسرال کے کچھ افراد کو بلاکر دعوتِ ولیمہ کرلے، تو کیا اس کا ولیمہ ہو جائے گا؟ راہنمائی فرمادیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ولیمہ ہو جائے گا، کیونکہ ولیمہ کے لئے یہ بات لازم و ضروری نہیں کہ زیادہ اہتمام کے ساتھ ہی کیا جائے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ مرد اپنی حیثیت کے مطابق دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کرے۔

صحیح بخاری شریف کی حدیثِ مبارک ہے: "رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ بکری ہی سے ہو۔" (بخاری، 2/777ملخصاً)

علامہ ابنِ حجر عسقلانی علیہ الرَّحمہ اس حدیثِ مبارک کے تحت فرماتے ہیں: "قاضی عیاض علیہ الرَّحمہ فرماتے ہیں کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ولیمہ کی دعوت کے لئے زیادتی کی کوئی حد نہیں، اسی طرح کمی کی بھی کوئی حد نہیں، بلکہ جو چیز میسر ہو جائے وہ کفایت کرے گی، البتہ شوہر کی حیثیت کے مطابق ولیمہ کی دعوت کا ہونا مستحب ہے۔" (فتح الباری، 9/293)

مراٰۃ المناجیح میں ہے: "اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا سنت ہے اور ولیمہ بقدرِ طاقت زوج ہو اس کے لئے مقدار مقرر نہیں۔" (مراٰۃ المناجیح، 5/72ملخصاً)

فتاویٰ امجدیہ میں ہے: "ولیمہ کی دعوت سنت کے لئے کسی زیادہ اہتمام کی ضرورت نہیں اگر دو چار اشخاص کو کچھ معمولی چیز اگرچہ پیٹ بھر نہ ہو اگرچہ دال روٹی چٹنی روٹی ہو، یا اس سے بھی کم کھلاویں سنت ادا ہو جائے گی، اور کچھ بھی استطاعت نہ ہو تو کچھ الزام نہیں۔" (فتاویٰ امجدیہ، 4/224، 225ملخصاً)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 قبر پر ہرا پودا نکل آئے تو اسے ہٹانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قبر پر اگر ہرا پودا نکل آئے تو اسے ہٹانا کیسا؟ راہنمائی فرمادیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

قبر پر اگنے والے تر پودے کو وہاں سے ہٹانا منع ہے، کیونکہ یہ پودا جب تک تر رہتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح کرتا ہے جس سے میت کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اور اس کی تسبیح سے رحمت کا نزول ہوتا ہے، لہٰذا اس کے نوچنے میں میت کے حق کو ضائع کرنا ہے۔ (ردالمحتار، 3/184ملخصاً، بہارِ شریعت، 1/852)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جنّت میں گھر بنوایئے (قسط:02)

عبد الماجد نقشبندی عطّاری مدنی*

گزشتہ سے پیوستہ

5 **بازار میں اللہ پاک کا ذِکر کرنا:** بازار کو اگرچہ غفلت کی جگہ کہا جاتا ہے لیکن اگر ذرا سی توجّہ کرکے ہم بازار میں اللہ پاک کا ذکر کرلیا کریں تو ہمیں 10 لاکھ نیکیوں کا ثواب ملے گا اور 10 لاکھ گناہ معاف ہوں گے اور جنّت میں ہمارے لئے گھر بھی بنایا جائے گا چنانچہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے بازار میں داخل ہو کر کہا: لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَحَیٌّ لَّایَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اللہ پاک اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹادے گا اور اس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا۔[1]

6 **بیمار کی عیادت کرنا:** حُضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پُرسی یا اس سے ملاقات کرتا ہے تو ربّ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو اچّھا، تیرا چلنا اچّھا اور تو نے جنّت میں منزل یعنی گھر بنالیا۔[2]
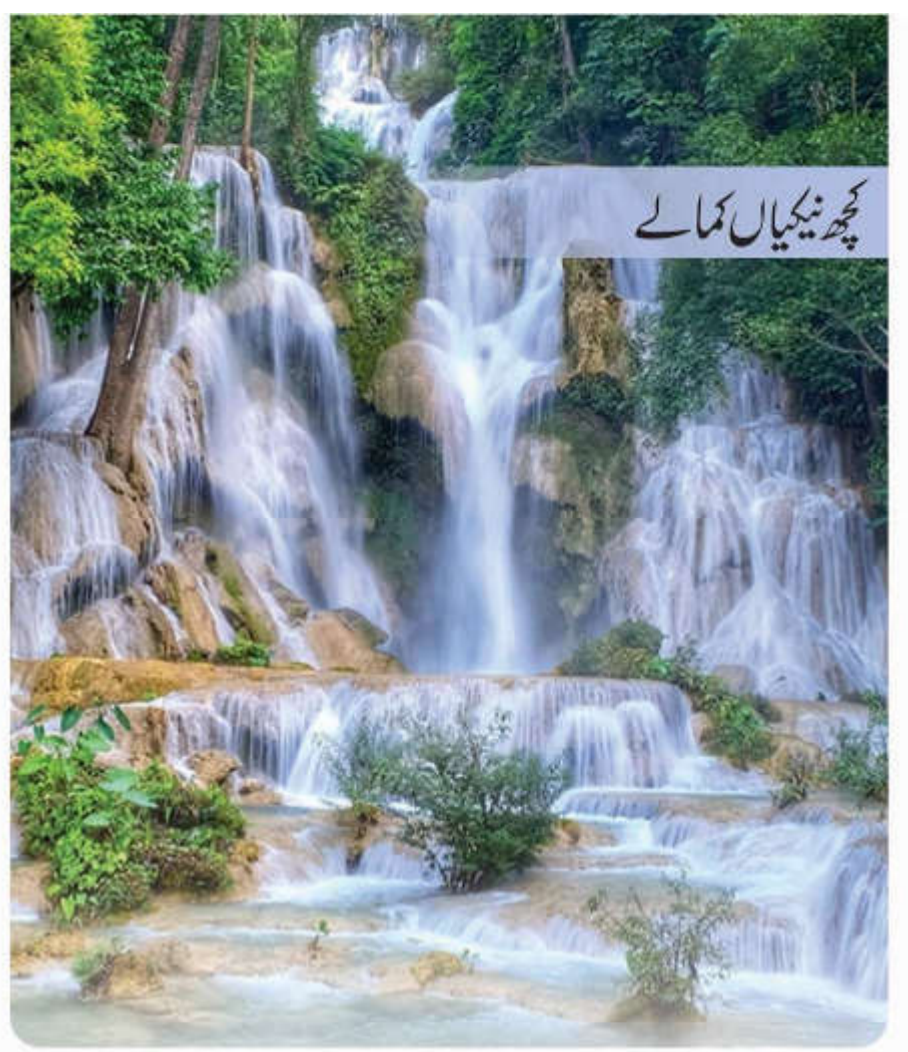
حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: پکارنے والا فرشتہ ہوتا ہے اور یہ کلام یا دعا ہے یا خبر یعنی خدا کرے تو اور تیرا چلنا اچھا ہو اور تو جنت میں مکان پالے یا تو اچھا ہے اور تو نے گویا جنت میں مکان بنالیا، مگر یہ بشارتیں اس کے لئے ہیں جو محض رضائے الٰہی کے لئے بیمار پُرسی کرے۔[3]

7 **اچّھے اخلاق والا ہونا:** اللہ پاک کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو جھوٹ چھوڑ دے جو کہ باطل چیز ہے تو اس کے لئے جنّت کے کنارے میں گھر بنایا جائے گا اور جو لڑائی جھگڑے چھوڑ دے حالانکہ حق پر ہو اس کیلئے بیچ جنّت میں گھر بنایا جائے گا اور جس کے اَخلاق اچّھے ہوں تو اس کے لئے جنّت کے اوپری حصّے میں گھر بنایا جائے گا۔[4]

پیارے اسلامی بھائیو! خوش خُلقی کا درجہ سب سے اعلیٰ ہے کہ ایسے شخص کے لئے جنّتُ الفردوس کی بشارت ہے لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اپنے مسلمان بھائیوں سے حُسنِ اَخلاق سے پیش آئیں اور حُسنِ خُلق جیسی عظیم صفت اپنانے کے لئے کوشش بھی کریں اور اللہ پاک سے دعا بھی کریں۔

8 **بچّے کی وفات پر صبر کرنا:** نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جب کسی بندے کا بیٹا فوت ہوجاتا ہے تو اللہ پاک ملائکہ سے فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بیٹے کی روح قبض کرلی؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل توڑ لیا؟ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ پھر اللہ پاک فرماتا ہے (اس مصیبت پر) میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا۔ اللہ پاک فرماتا ہے: میرے اس بندے کیلئے جنّت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بَیْتُ الْحَمْد رکھو۔[5]

---

(1) ترمذی، 5/270، حدیث: 3440 (2) ابن ماجہ، 2/192، حدیث: 1443 (3) مراٰۃ المناجیح، 2/427 (4) ترمذی، 3/400، حدیث: 2000 (5) ترمذی، 2/313، حدیث: 1023۔

* شعبہ تخریج، المدینۃ العلمیہ کراچی

خودداری اپنائیے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

رَکھ رکھاؤ، غیرت اور عزّتِ نفس جیسے الفاظ کو خودداری سے تعبیر کیا جاتا ہے، خوددار شخص ہر اس قول و فعل سے خود کو بچانے کی کوشش کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کی خودداری پر حرف آتا ہو، اچھے حالات میں تو دور کی بات بُرے حالات میں بھی وہ اپنی غیرت اور عزتِ نفس کو مجروح نہیں ہونے دیتا، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا یَنۡبَغِیۡ لِلۡمُؤۡمِنِ اَنۡ یُّذِلَّ نَفۡسَہٗ یعنی مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے نفس کو ذلت میں ڈالے۔ (1)

البتہ کئی لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں خودداری نام کی چیز ڈھونڈنے سے بھی نظر نہیں آتی، وہ کئی ایسی باتیں اور کام کر گزرتے ہیں جن کی وجہ سے ان کی غیرت اور عزّتِ نفس داغ دار ہو رہے ہوتے ہیں، مگر وہ انہیں اپنا کمال اور ہُنَر سمجھ رہے ہوتے ہیں، خودداری کے مُنافی باتوں میں سے ایک بات دوسروں سے مانگنے اور بار بار سوال کرنے کی عادت بھی ہے۔

خودداری کے منافی چند عادات: کچھ لوگوں کو اپنی چیز خریدنے کی استطاعت ہونے کے باوجود دوسروں سے چیزیں مانگنے کی عادت ہوتی ہے اس کی چند مثالیں یہ ہیں:

1 ہر دوسرے دن پڑوس سے ماچس، چائے کی پتی اور چینی وغیرہ مانگنا 2 پیسے ہونے کے باوجود بیلنس نہ ڈلوانا اور دوسروں سے موبائل مانگ کر فون کرنا 3 ضرورت پڑتے رہنے کے باوجود اپنا پین نہ خریدنا اور دوسروں سے مانگتے رہنا 4 استطاعت ہونے کے باوجود اپنی سواری (بائیک وغیرہ) نہ خریدنا یا بس پر جاسکنے کے باوجود بھی دوسروں سے سواری مانگنا 5 سفر میں اپنی ضرورت کی چیزیں پوری نہ لے جانا اور راہ میں دوسروں سے مانگنا 6 موبائل کا چارجر مانگ مانگ کر استعمال کرنا وغیرہ۔

تین ناپسندیدہ کام: یاد رکھئے کہ بار بار سوال کرنے کی یہ خصلت اللہ پاک کو پسند نہیں ہے۔ نبیِّ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ کریم نے تمہارے لئے تین کاموں کو ناپسند فرمایا ہے: 1 فضول باتیں کرنا 2 مال کو ضائع کرنا 3 بہت زیادہ سوال کرنا۔ (2)

جنّت کی ضمانت: دوسروں سے سوال کرنے کی کہ جہاں مذمّت ہے وہیں نہ مانگنے کی فضیلت بھی ہے چنانچہ حضرت سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو مجھے ایک بات کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: میں ضمانت دیتا ہوں۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرنا۔ (اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہ مانگا کرتے تھے حتی کہ) آپ گھوڑے پر سوار ہوتے اور کوڑا (یعنی چابک) نیچے گر جاتا تو کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ گھوڑے سے نیچے اتر کر خود ہی اسے اٹھا لیتے۔ (3)

عزّت میں اضافہ: لوگوں کی چیزوں سے بے نیاز رہنا اور ان سے کچھ نہ مانگنا انسان کی عزت میں اضافہ کرتا اور اسے لوگوں کے نزدیک محبوب بنا دیتا ہے، دو فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ فرمائیے: 1 عِزُّ الْمُؤمِنِ اِسْتِغْنَاؤُہٗ عَنِ النَّاسِ یعنی مومن کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہے۔[4]
2 دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ! اللہ پاک تم سے محبت فرمائے گا اور لوگوں کے مال سے بے نیاز ہو جاؤ! وہ تم سے محبت کریں گے۔[5]

دعائے مصطفےٰ: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے ربّ کی بارگاہ میں لوگوں سے بے نیاز رہنے کی بھی دعا فرمایا کرتے تھے، چنانچہ یوں عرض کرتے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالعَفَافَ وَالْغِنٰی" یعنی اے اللہ پاک! میں تجھ سے ہدایت، پرہیز گاری، پاکدامنی اور غِنیٰ (یعنی لوگوں سے بے نیاز رہنے) کا سوال کرتا ہوں۔[6]

حضرتِ سیّدنا امام ابوزَکَرِیّا یحییٰ بن شرفُ الدّین نَوَوی رحمۃ اللہ علیہ حدیثِ مبارکہ میں مذکور لفظِ "غِنٰی" کے تحت فرماتے ہیں: یہاں پر اس سے مراد دل کا بے نیاز ہونا اور لوگوں سے بے نیاز ہونے کے ساتھ ساتھ جو کچھ ان کے پاس ہے اس سے بھی بے نیاز ہونا ہے۔[7]

امامِ اہلِ سنّت کی خودداری: ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے جہانگیر خان صاحب قادری رضوی (جو کہ تیل فروخت کیا کرتے تھے، ان) سے فرمایا کہ مجھے ایک پیپا (لکڑی یا دھات کے بڑے برتن جتنے) مٹی کے تیل کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ ایک پیپا تیل لے کر حاضر ہوئے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قیمت دریافت فرمائی، انہوں نے اس وقت جو قیمت تھی اس کا اظہار اس طرح کیا: ویسے تو اس کی قیمت یہ ہے مگر حضور کچھ کم کرکے اتنی دے دیں۔ اس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھ سے وہی قیمت لیجئے جو سب سے لیتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: نہیں حضور! آپ میرے بزرگ ہیں، عالِم ہیں، آپ سے عام بِکری (یعنی عام طور پر اس کے بیچنے) کے دام (یعنی پیسے) کیسے لے سکتا ہوں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں علم نہیں بیچتا ہوں۔ اور وہی عام بِکری کے دام خان صاحب کو دیئے۔[8]

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ عقیدت مند نے کم قیمت مانگی مگر پھر بھی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے پوری قیمت ادا کی تاکہ اس کے احسان تلے نہ آئیں۔ اس واقعے سے یہ بھی درس ملتا ہے کہ سودا بیچنے والا آپ کا رشتہ دار، دوست، عقیدت مند، شاگرد یا کوئی بھی ہو قیمت پوری ادا کی جائے، اس طرح خودداری بھی سلامت رہے گی اور آپ اس کے احسان تلے دبنے سے بھی بچ جائیں گے۔ یاد رہے! آپ کا کسی چیز کو خریدتے وقت بھاؤ کم کروانا اور آپ کے مَنْصَب یا تعلق کی وجہ سے بیچنے والے کا قیمت کم کرنا دونوں میں فرق ہے۔

نیک بننے کا ایک طریقہ: میرے شیخِ طریقت، حضرت علامہ ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جہاں دین و دنیا کے بے شمار کاموں میں ہماری اصلاح فرمائی ہے وہیں خودداری کی عادت اپنانے کے حوالے سے بھی ہماری راہ نمائی کی ہے، اسلامی بھائیوں کو عطا کردہ نیک بننے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ بھی بیان کیا ہے: "آج آپ نے دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) استعمال تو نہیں کی؟ (دوسروں سے سُوال کی عادت نکال دیجئے، ضرورت کی چیز نشانی لگا کر اپنے پاس بحفاظت رکھئے)۔

تمام عاشقانِ رسول سے میری **فریاد** ہے: جب خودداری ہمیں سوال کرنے سے بچاتی، ہماری عزت بڑھاتی، دوسروں کی محتاجی سے بچاتی، ہمارا حوصلہ بڑھاتی، بھیک جیسی بری عادت میں پڑنے سے بچاتی اور مخلوق سے ہٹا کر خالق کی بارگاہ کا پتا بتاتی ہے تو ہمیں ایسی عادت کو ضرور اپنانا چاہئے۔ اللہ کریم ہمیں اس مبارک عادت کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) ترمذی، 4/112، حدیث: 2261 (2) بخاری، 1/498، حدیث: 1477 (3) ابنِ ماجہ، 2/401، حدیث: 1837 (4) شعب الایمان، 3/171، حدیث: 3248 (5) ابنِ ماجہ، 4/422، حدیث: 4102 (6) مسلم، ص 1117، حدیث: 6904 (7) شرح النووی علی مسلم، 17/41 (8) حیات اعلیٰ حضرت، 1/172 ملخصاً۔
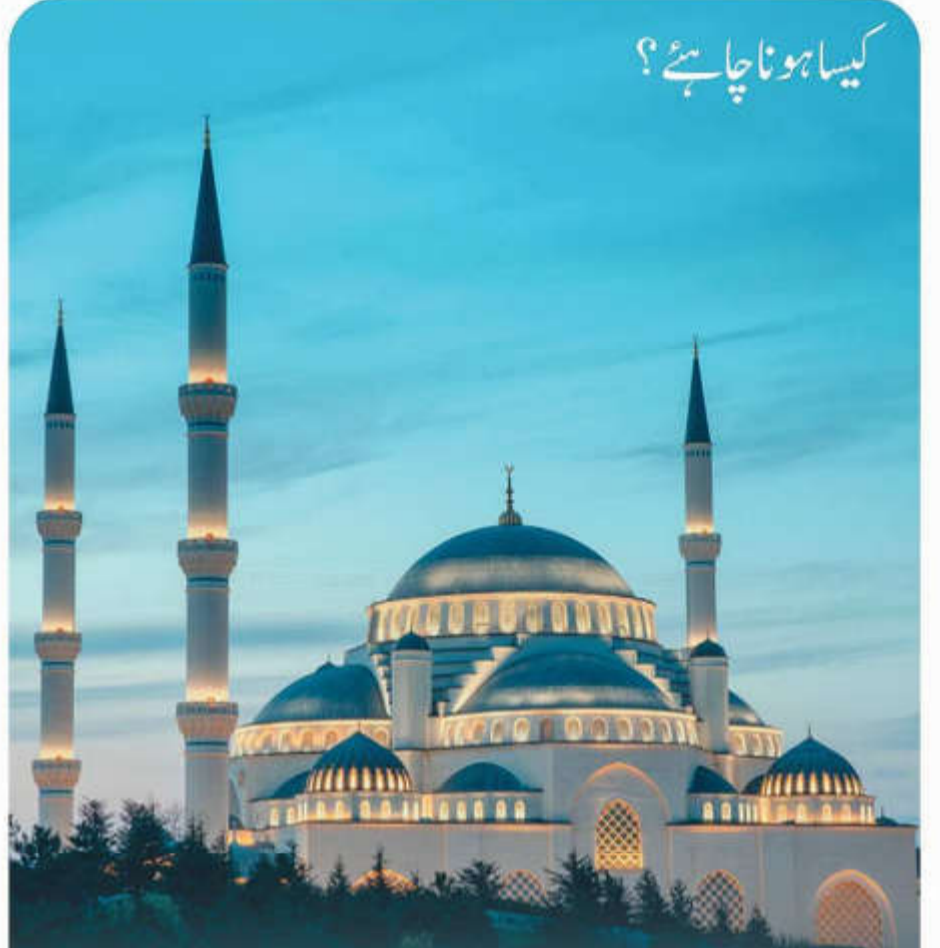
مسجد انتظامیہ کو کیسا ہونا چاہئے؟ (قسط:01)

ابوالنور راشد علی عطاری مَدَنی*

دینِ اسلام میں مسجد کو بڑی اہمیت حاصل ہے، یہ اللہ کا گھر ہے، یہاں اللہ کو یاد کیا جاتا ہے، یہاں اللہ کی رحمتیں برستی ہیں، مسجد مسلمانوں کی تربیت کی بہترین جگہ ہے یہاں مسلمان ایک جگہ جمع ہوتے، ایک صف میں کھڑے ہوتے اور ایک امام کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں، خلاصہ یہ کہ مسجدوں کی آبادکاری مسلمانوں کے حالات کو بدلنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

محترم پیارے اسلامی بھائیو! جہاں مساجد کا دینِ اسلام اور ہمارے معاشرے میں اتنا اہم کردار ہے وہیں اس کے انتظام و انصرام کرنے والی مسجد انتظامیہ کی بھی بڑی اہمیت ہے۔ مسجد انتظامیہ کئی طرح سے اللہ کریم کی رحمتوں کی حق دار بنتی ہے، مسجد میں پانی، بجلی، پنکھوں، لائٹس، گرمیوں میں ٹھنڈک اور سردیوں میں گرمائش کے انتظامات کرکے ہر ہر نماز پڑھنے والے اور عبادت کرنے والے کی نیکیوں میں حصہ دار بنتی ہے، اور اس سب سے بڑھ کر یہ کہ اگر مسجد انتظامیہ کے افراد یہ سب کام اللہ کریم کی رضا اور مسجد سے محبت میں کرتے ہیں تو اللہ کریم کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم ”جو مسجد سے محبت کرتا ہے اللہ ربُّ العزّت اسے اپنا محبوب بنالیتا ہے۔“[1] ان کے لئے باعث مسرت ہے۔

لیکن یاد رکھئے! محبت کی راہیں آسان نہیں ہوتیں، بندہ دنیا کے کسی ادنیٰ سے ادنیٰ انسان کی نظر میں اچھا اور پیارا بننا چاہے تو نجانے کیسی کیسی آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے اور اگر دونوں جہاں کے رب، ساری کائنات کے خالق و مالک اللہ ربُّ العزّت کا محبوب بننے کی بات آئے تو لازمی ہے کہ آزمائشیں بھی آئیں گی، مسجد سے محبت کرنے پر اس کا خیال بھی رکھنا ہوگا، اس کی حفاظت بھی کرنا ہوگی، اس کے تمام معاملات پر یونہی نظر رکھنی ہوگی جیسے محبوب کی ہر ہر ادا پر نظر رکھی جاتی ہے۔

مسجدوں کی آبادکاری تو اللہ کریم کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایمان کی علامت قرار دی ہے چنانچہ اللہ کے پیارے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”جب تم کسی کو کثرت سے مسجد کی خبر گیری کرتے دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو۔“[2]

جب نماز اور دیگر عبادات کے لئے مسجد میں آنے جانے والے کا یہ مقام ہے تو جو ان نمازیوں کے لئے نماز کا اہتمام کرتے ہیں، اعتکاف کا نظام بناتے ہیں، گرمیوں میں پنکھوں اور اے سی وغیرہ کی سہولت دیتے ہیں، سردیوں میں گرم قالین، گرم پانی اور ہیٹر وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں تو ان پر اللہ کریم کی کیسی رحمت ہوتی ہوگی۔

اس ساری محبت و رحمت و نعمت کی پُرعظمت باتوں کے ساتھ ساتھ یاد رکھئے! مسجد کا نظام و انصرام ایسا کام نہیں کہ کوئی بھی مسجد انتظامیہ یا اس کا رکن بن بیٹھے! اس منصب کے کچھ ضروری تقاضے بھی ہیں، یوں تو ہم میں سے ہر شخص کسی نا کسی

* ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کام یا فرد کا ذمہ دار، نگران یا نگہبان ہے اور اس کا جواب دہ بھی ہے جیسا کہ اللہ کریم کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: ”كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ“

تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور اپنی نگہبانی کا جواب دہ ہے، لوگوں پر مقرر کیا گیا امیر ذمہ دار ہے اور وہ ان لوگوں کے متعلق جواب دہ ہے اور آدمی اپنے اہل خانہ پر نگہبان ہے اور وہ ان کے متعلق جواب دہ ہے اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اولاد کی نگہبان ہے اور وہ ان کے متعلق جواب دہ ہے اور غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اور اس کے متعلق جواب دہ ہے، خبر دار! تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور ہر کوئی اپنی نگہبانی کا جواب دہ ہے۔[3]

جی ہاں! مسجد انتظامیہ جہاں مسجد کا نظام چلانے پر اللہ کریم کی رحمت کی حقدار ہے وہیں مسجد کے جملہ معاملات کی نگہبان ہونے کے ناطے ربِّ کریم کی بارگاہ میں اس کی جواب دہ بھی ہے۔ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”جو مسلمانوں کے کسی معاملے کا والی (یعنی ذمہ دار) بنا اسے قیامت کے دن لایا جائے گا یہاں تک کہ اُسے جہنم کے ایک پُل پر کھڑا کر دیا جائے گا، اگر وہ نیکی کرنے والا ہوا تو نجات پا جائے گا اور اگر برائی کرنے والا ہوا تو پل اس سے پھٹ جائے گا اور وہ 70 سال تک اس میں گرتا رہے گا جبکہ جہنم سیاہ اور تاریک ہے۔“[4]

جس طرح ہر شخص امام نہیں بن سکتا اسی طرح ہر شخص منتظم و مہتمم بھی نہیں بن سکتا، مسجد انتظامیہ کے لئے بھی کچھ ضروری شرائط ہیں جن کا لحاظ کیا جانا ضروری ہے جبکہ بیوت اللہ یعنی مساجد کی صحیح آباد کاری اور دینِ اسلام کی خدمت کے پیشِ نظر انتظامیہ کے افراد میں بہت سے اضافی اَوصاف کا ہونا اور خلافِ مُرُوَّت باتوں سے اِجتناب کرنا بھی ضروری ہے۔

مساجد آباد کرنے والوں کے جو اوصاف اللہ کریم نے ارشاد فرمائے ہیں وہ کچھ یوں ہیں: ﴿اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ لَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ﴾

تَرجَمۂ کنز الایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے۔[5]

مسجد کی آباد کاری کے چار بنیادی ستون ہیں:

1 مسجد انتظامیہ 2 امام 3 مؤذن 4 مقتدی

یوں آیتِ مذکورہ میں بیان کردہ اوصاف ”(۱) اللہ پر ایمان (۲) آخرت پر ایمان (۳) نماز کی پابندی (۴) فرض ہو تو زکوٰۃ کی ادائیگی اور (۵) اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ رکھنا“ مسجد آباد کرنے والے ان چاروں ستونوں میں پائے جانا ضروری ہیں۔

چونکہ مسجد انتظامیہ ہی وہ بنیادی ستون ہے جو بقیہ ستونوں کو بھی مضبوط بناتا ہے اس لئے اس کے لئے ان اوصاف کا حامل ہونا سب سے زیادہ ضروری ہے۔

امام اور مؤذن کے اوصاف اور کچھ ضروری باتوں کا بیان ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے گزشتہ شماروں میں گزرا ہے،[6] ”مقتدی کو کیسا ہونا چاہئے؟“ اس کا بیان اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ شماروں میں آئے گا۔ اس مضمون میں مسجد انتظامیہ کے اوصاف اور ان کی کچھ اہم ذمہ داریوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارہ میں)

(1) مجمع الزوائد، 2/135، حدیث: 2031 (2) ترمذی، 4/280، حدیث: 2626 (3) بخاری، 2/159، حدیث: 2554 (4) معجم کبیر، 2/39، حدیث: 1219 (5) پ10، التوبۃ: 18 (6) امام کو کیسا ہونا چاہئے؟ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ (شوال المکرم 1441ھ تا ذوالحجۃ الحرام 1441ھ) میں جبکہ مؤذن کو کیسا ہونا چاہئے؟ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ (صفر المظفر 1442ھ اور ربیع الاول 1442ھ) میں شائع ہوا ہے، یہ شمارے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ سے ھدیۃً طلب فرمائیے یا ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت ڈاؤنلوڈ کیجئے۔ ہر ماہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ گھر پر حاصل کرنے کے لئے اس نمبر 923131139278+ پر رابطہ کیجئے)

جرائم کی صورتِ حال پر ہمارے قومی رویے اور حقیقی حل (قسط:2)

مفتی محمد قاسم عطاری*

جرائم میں کمی کے لئے مختلف جہتوں سے کام کرنا ہو گا۔ یہاں نہ تو صرف وعظ و نصیحت کام آئے گی اور نہ ہی صرف قانون کا ڈنڈا ہر چیز صحیح کر دے گا۔ دونوں طریقوں کو بھرپور انداز میں استعمال کرنا ضروری ہے۔ یہاں یہ بھی ذہن نشین رکھیں کہ تربیت کا مطلب صرف مسجد و مدرسہ ہی نہیں ہے بلکہ جن ذرائع سے بھی لوگوں تک پیغام یا علم یا معلومات پہنچتی ہیں ان سب ذرائع کو بھی کماحقُّہ استعمال کرنا ہو گا۔ مثلاً اگر ہم اپنے ملک کے ٹی وی چینلز کی صورتِ حال دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ چند ایک مذہبی چینل ہیں جو وعظ و نصیحت، شرم و حیا، تعلیم و تربیت، خوفِ خدا، اصلاح و فلاح، تقویٰ و دینداری، حسنِ کردار، بلندیِ اخلاق، حقوقُ العباد، دوسروں کا احترام اور خواتین کا خیال وغیرہا امور کا درس دیتے ہیں لیکن کیا تربیت کی ذمہ داری صرف مذہبی چینلز کی ہے، آخر ان کے علاوہ چوبیس گھنٹے چیختے، دھاڑتے، للکارتے، پکارتے، لڑاتے بھڑاتے، بھڑکاتے دنیاوی چینلز کیا کر رہے ہیں؟ جو کر رہے ہیں، وہ غالباً سب کو معلوم ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا بقیہ چینلز اور ان پر کام کرنے اور بے بہا تنخواہیں لینے والے حضرات کی بھی کوئی ذمہ داری ہے یا نہیں؟ یقیناً ہے لیکن حالت یہ ہے کہ وہاں الٹا شرم و حیا کے خلاف بھاشن دیئے جاتے اور دینی احکام کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔

اگر معاشرے میں حقیقی بہتری لانی ہے تو ضروری ہے کہ تمام چینلز شرم و حیا، حسنِ کردار اور خدا کی بندگی کے ساتھ ساتھ حقوقُ العباد کا درس دیں۔

تربیت کے ذرائع کماحقُّہ استعمال کرنے میں دوسرا ضروری کام یہ ہے کہ لاکھوں کی تعداد میں جو اسکول، کالج، یونیورسٹیاں ملک کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی ہیں وہ بھی پیسے کمانے سے کچھ آگے کی سوچیں اور طلباء کو تعلیم سے زیادہ تربیت دیں۔ آخر قوم کی اکثریت انہی اداروں میں دس سے سولہ سال تک تعلیم حاصل کرتی ہے، وہاں کیوں تربیت نہیں ہوتی؟ وہاں جرائم، کرپشن اور بدکرداری سے نفرت کیوں نہیں پیدا ہوتی؟ لہٰذا پہلا ضروری کام یہ ہے کہ تربیت کے تمام ادارے فعال کئے جائیں اور بگاڑ پیدا کرنے والے اسباب کا قلع قمع کیا جائے خواہ وہ بگاڑ کلچر، تہذیب، جدیدیت کے نام پر ہے یا آزادی و روشن خیال کے بھوت کی صورت میں۔

جرائم میں کمی کے لئے دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہر چیز کا حل وعظ و نصیحت نہیں ہوتا اور ہر چیز صرف تربیت سے ٹھیک نہیں ہو جاتی، معاشرے اور قومیں ہر طرح کے افراد پر مشتمل ہوتے ہیں جن میں خیر بھی ہوتا ہے اور شر بھی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جنت و جہنم اور بشارت و وعید کے متعلق

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

سینکڑوں آیات کے ساتھ ساتھ حدود کی صورت میں سزاؤں کے دائمی قوانین بھی عطا فرمائے ہیں کیونکہ قانون کی سختی اور سزاؤں پر عمل درآمد کی ضرورت ہمیشہ پیش آتی رہتی ہے یہاں تک کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے بعد صحابہ کے زمانے کو بہترین زمانوں میں سے قرار دیا لیکن اُس خیر القرون یعنی بہترین زمانے میں بھی سزائیں دی جاتی اور حدود قائم ہوتی تھیں۔ کیا صحابۂ کرام وعظ و نصیحت نہیں کرتے تھے؟ کیا مسجدیں آباد نہیں تھیں؟ کیا اس وقت دین سیکھنے کا رجحان نہیں تھا؟ سب کچھ تھا، لیکن بات یہ ہے کہ لاکھوں کروڑوں کے معاشرے میں صرف تربیت سو فیصد نتیجہ نہیں دیتی۔

جدید زمانے کی مثال لینی ہو تو ترقی یافتہ ممالک دیکھ لیں۔ بظاہر یورپ میں تعلیم و تربیت کا بڑا شاندار نظام ہے، تعلیم بڑی اعلیٰ ہے، تربیت بڑی عمدہ ہے، لوگ مہذب، پڑھے لکھے اور ادب آداب سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔ ہر شہری تعلیم یافتہ ہے کیونکہ تعلیم لازم ہے، وغیرہا وغیرہا۔ لیکن اس ساری تعلیم، تربیت، تمیز، تہذیب، شائستگی، آداب کے باوجود کیا ان ملکوں میں منشیات نہیں ہے؟ کیا وہاں اسلحہ نہیں ہے؟ کیا وہاں قتل نہیں ہوتے؟ کیا وہاں عورتوں پر تیزاب نہیں پھینکے جاتے؟ کیا وہاں دنیا میں سب سے زیادہ جبری زیادتیاں نہیں ہوتیں؟ کیا وہاں پولیس نہیں ہے؟ اگر تعلیم و تربیت ہی سے ہر طرف بہار آجاتی ہے تو ان ممالک میں پولیس کا تو محکمہ ہی ختم کر دینا چاہئے، لیکن حیرت یہ ہے کہ اکثر ممالک میں ہم سے زیادہ پولیس ہے۔ ہمارے ہاں تو رونا ہی یہ ہوتا ہے کہ تھانوں کی نفری پوری نہیں۔

یونہی اگر تربیت سب کچھ ٹھیک کر دیتی ہے تو یورپ، امریکہ میں کورٹ کچہری تو نہیں ہونی چاہئیں، ججز کی سیٹیں تو مستقل خالی رہنی چاہئیں کیونکہ جج تو اس لئے ہوتے ہیں کہ لوگوں کے درمیان جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جیسے چوری ڈکیتی، لوٹ مار، غصب، کرپشن، ان میں فیصلہ کریں اور سزائیں دیں۔ یورپ ہو خواہ آسٹریلیا، امریکہ ہو یا افریقہ، وہاں جرائم بھی ہیں، پولیس بھی ہے، کچہریاں بھی ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ تربیت حسنِ معاشرہ کی خِشتِ اول ہے اور بہت مؤثر و مفید ہوتی ہے، لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ سارے چور، ڈاکو، لٹیرے، رشوت خور، پاپی، خونی، بدکار اسی سے سدھر جائیں، اس کا ریشو کم ہوتا ہے۔ نتیجہ یہی ہے کہ تعلیم و تربیت، وعظ و نصیحت کے ساتھ قانون کا کھڑا ہونا ضروری ہے۔

قانون پر عمل درآمد کے ساتھ یہ بات مزید ذہن میں رکھیں کہ صرف قانون اور ڈنڈے کے استعمال میں تربیت کی اہمیت سے صرفِ نظر نہیں کیا جاسکتا بلکہ تربیت بے حد ضروری ہے کیونکہ تنہا قانون بھی معاشرے کو نہیں سدھار سکتا، قانون ظاہر کو بدلتا ہے، اندر کو نہیں بدلتا۔ ایک آدمی کا گھر میں بیوی کے ساتھ کیا رویہ ہے، اپنے بچوں کے ساتھ کیا رویہ ہے، یا بچوں کا اپنے ماں باپ کے ساتھ کیا رویہ ہے؟ اس پر قانون کیا کرے گا؟

خلاصہ یہ ہے کہ قانون اور تربیت دونوں مل کر کام کرتے ہیں، لہٰذا ہر چیز کو اس پہ ڈال دینا کہ جناب! اتنی مسجدیں ہیں، اتنے مدرسے ہیں، تو اتنے جرائم کیوں؟ معاشرہ اتنا خراب کیوں؟ جواب یہ ہے کہ جناب! جرائم قانون کا مسئلہ ہے۔ قانون اگر مجرموں کو عبرتناک سزائیں دے، تو جرائم کم ہو جائیں گے، لیکن جہاں مجرم کو معلوم ہے کہ میں پکڑا بھی گیا، تو پیسہ دے کر تفتیشی افسر، وکیل بلکہ اس سے آگے والے کو بھی خرید لوں گا تو وہاں پر سدھار کیسے آسکتا ہے؟ لہٰذا جو معاملہ قانون کا ہے، اسے وعظ و نصیحت پر نہ ڈالا جائے۔ قرآنِ پاک نے قتل کے جرم پر جہنم کی شدید وعیدیں بیان کی ہیں لیکن اس کے ساتھ یہ نہیں فرمایا کہ قاتل کو بس وعظ و نصیحت کرتے رہنا بلکہ صاف صاف فرمایا کہ معاشروں کی زندگی اسی میں ہے کہ قصاص لیا جائے، قتل کے بدلے قتل کی سزا ہو۔

لہٰذا جرائم کم کرنے ہیں تو اسلامی تعلیم و تربیت کا نظام نافذ کرنا ہوگا اور قانون پر بھرپور طریقے سے عمل درآمد شروع کرنا ہوگا۔

رُموزِ اوقاف

ابو رجب عطاری مدنی*

مُنیر صاحب اُردو کے سینیئر ٹیچر تھے، انہوں نے کلاس 6 میں پڑھاتے ہوئے جب یہ کہا کہ اچھی تحریر کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں استعمال ہونے والی علامتوں کا خیال رکھا جائے تو دانش نے فوراً سوال کیا: سر! اگر ان علامتوں کو تفصیل سے بیان کر دیں تو مہربانی ہوگی۔ مُنیر صاحب نے مارکر سنبھالا اور وائٹ بورڈ کی مدد سے طلبہ کو سمجھانا شروع کیا:

عزیز طلبہ! جب ہم گفتگو کرتے ہیں تو کہیں ٹھہرتے ہیں اور کہیں نہیں ٹھہرتے، اسی طرح مختلف کیفیات مثلاً نرمی، سختی، خوشی، غم، تعجب (حیرانگی)، اِسْتِفْہام (سوال) خوف اور غصہ وغیرہ کا اظہار بولنے کی رفتار اور لہجے کے اُتار چڑھاؤ سے کرتے ہیں، تحریر میں یہی کام مختلف علامتوں سے لیا جاتا ہے جنہیں رُموزِ اوقاف (Punctuation) کہتے ہیں۔ ان علامتوں کے ذریعے پڑھنے والے کو تحریر کا مطلب سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ چند علامتیں یہ ہیں:

1 سکتہ ، 2 وقفہ ؛ 3 رابطہ : 4 خَتْمہ ۔ 5 سوالیہ ؟ 6 ندائیہ، فجائیہ ! 7 قوسین () 8 واوین ""

1 سکتہ (Comma)(،)

اس علامت کا انگریزی نام "کاما" زیادہ مشہور ہے۔ سکتہ کی علامت (،) کسی مقام پر ہلکا سا توقف کرنے کے لئے لکھی جاتی ہے۔ مثلاً 1 جب دو یا زیادہ ایک ہی قسم کے کلمے ایک ساتھ آئیں تو ایسی صورت میں عام طور پر پہلے ایک یا دو لفظوں کے بیچ میں کاما آتا ہے اور آخری لفظ سے پہلے "اور" "یا" آتا ہے جیسے: یہ کتاب مفید، نصیحت آموز اور آسان ہے۔ اسلم بہت سمجھدار، ذہین اور با اخلاق ہے 2 ندائیہ لفظوں کے بعد، جیسے: اے بوڑھو، جوانو، بچو! 3 ایک ہی قسم کے دو یا زیادہ چھوٹے جملوں کے درمیان، جو کسی بڑے جملے کے اجزاء ہوں، جیسے: "وہ گھر پہنچا، نہا کر کپڑے بدلے، چائے پی اور مدرسے چلا گیا۔"

2 وقفہ (Semicolon)(؛)

اس کا استعمال جملوں کے بڑے بڑے اجزا کے درمیان ہوتا ہے، جہاں سکتہ (،) کی نسبت زیادہ ٹھہراؤ کی گنجائش ہو، جیسے: مستقل مزاجی سے تھوڑا کام بھی بہتر ہے اس کام سے جو مستقل مزاجی سے نہ ہو؛ اس لئے کسی بھی فن میں کمال پیدا

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

کرنے کے لئے استقامت ضروری ہے۔

3 رابطہ (Colon) (:)

کسی کا قول نقل کیا جائے، کسی اقتباس کو لکھا جائے، نظم یا نثر کی تشریح کی جائے؛ ایسے موقعوں پر اس علامت کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مثالوں سے پہلے، شعر یا مصرعے کا حوالہ دینے سے پہلے، اس علامت کو لایا جاتا ہے، مثلاً: 1 فقہ کے چار ماخذ یہ ہیں: قراٰن، حدیث، اجماع اور قیاس 2 فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ** یعنی جو مسلمان کی عیب پوشی کرے گا اللہ پاک اس کے عیب چھپائے گا۔ (ابن ماجہ،3/218، حدیث:2544) 3 مقولہ ہے: **اَلْكِنَايَةُ اَبْلَغُ مِنَ الصَّرِيْحِ** کنایہ (یعنی اشارے میں کہی گئی بات) صریح (یعنی واضح بات) سے بھی بڑھ کر بلیغ (یعنی کامل ہوتی) ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح،4/786)

4 ختمہ (Full Stop) (۔)

یہ علامت جملے کے خاتمے پر لگائی جاتی ہے، جیسے: میں وہاں گیا تھا۔ انگریزی کے مُخَفَّفَات کے بعد بھی یہ علامت لگا دیتے ہیں، جیسے: پی۔ آئی۔ اے۔

5 سوالیہ (Question Mark) (؟)

سوالیہ جملے کے آخر میں یہ علامت آتی ہے، جیسے: کیا بات ہے؟ تم کہاں سے آرہے ہو؟ اُس نے کیا کہا؟ اب کس کی باری ہے؟

6 ندائیہ، فجائیہ (exclamation mark) (!)

یہ علامت مُنادیٰ (یعنی جسے پکارا جائے اس) کے ساتھ لائی جاتی ہے۔ جیسے: میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخرت کی فکر کیجئے۔ صورت میں اس کو "ندائیہ" کہیں گے۔ جب یہ علامت اُن الفاظ یا جملوں کے بعد آتی ہے جن سے کوئی جذبہ ظاہر کرنا ہوتا ہے، جیسے: غصہ، حقارت، نفرت، خوف، غم، خوشی، تعجب؛ تو اس کو "فجائیہ" کہا جاتا ہے، جیسے: افسوس! تم سے یہ امید نہیں تھی۔ جذبے کی شدت کی مناسبت سے، ایک سے زیادہ علامتیں بھی لگا دیتے ہیں، جیسے: بس صاحب! بس!! کبھی تنبیہ کے موقع پر بھی استعمال کرتے ہیں، جیسے: "خبر دار! دیکھ کر!"

7 قوسین (Brackets) ()

عام طور پر جملۂ مُعْتَرِضَہ (یعنی اصل کلام کے درمیان ضِمناً آنے والے جملے) کو قوسین میں لکھا جاتا ہے، جیسے: محمد جمیل عطاری (جو جامعۃُ المدینہ میں پڑھاتے تھے اُن) کا انتقال ہوگیا ہے۔

8 واوین (Inverted Commas) ""

جب کسی کا قول، اسی کے الفاظ میں نقل کیا جاتا ہے تو اس کے شروع اور آخر میں یہ علامت لاتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ حصہ، باقی عبارت سے الگ ہے اور کسی دوسرے سے تعلق رکھتا ہے جیسے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مولانا شاہ امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ جلد 21، صفحہ 579 پر فرماتے ہیں: "(جو) اپنی جھوٹی تعریف کو دوست رکھے (یعنی پسند کرے) کہ لوگ ان فضائل سے اس کی ثناء (یعنی تعریف) کریں جو اس میں نہیں جب تو صریح حرامِ قطعی ہے۔" اسی طرح کسی مشہور شعر کے کسی ٹکڑے کو، کسی خاص ترکیب کو، یا نثر کے کسی خاص ٹکڑے کو جب اپنی عبارت میں شامل کرتے ہیں تو اس کو ممتاز کرنے کے لئے "واوین" میں مقید کرتے ہیں، جیسے: "اللہ کرے دل میں اتر جائے مری بات" کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی لفظ یا مجموعۂ الفاظ کو ایک خاص معنیٰ میں، یا ایک خاص طرح استعمال کیا گیا ہے اور پڑھنے والوں کی توجہ کو اس خاص معنویت یا خاص اندازِ استعمال کی طرف مبذول کروانا مقصود ہے؛ اس صورت میں بھی ان الفاظ یا اس لفظ کو "واوین" میں لاتے ہیں، جیسے: جو خود "پستیوں" کی طرف محوِ سفر ہو دوسروں کو "بلندی" کا راستہ کیونکر دکھائے گا؟ کبھی بعض اصطلاحوں کو بھی "واوین" میں لکھا جاتا ہے، جیسے: غیبت "حرام" اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

عزیز طلبہ! تالیف و تصنیف کرنے اور تحریروں کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے مذکورہ رموزِ اوقاف اور ان کا استعمال خوب ذہن نشین کرلیجئے اِنْ شَآءَ اللہ بہت فائدہ ہوگا۔

دُرود شریف کے 5 عظیم فوائد

ابوالحسن عطاری مدنی*

پیارے اسلامی بھائیو! حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات، وجہِ تخلیقِ کائنات محمد مصطفےٰ احمدِ مجتبیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک و مقدّس و عظیم ذات پر دُرود شریف بھیجنا ایک مسلمان کے لئے بہت بڑی نعمت، اعزاز اور خوش قسمتی کی بات ہے۔

اللہ کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دُرود و سلام پڑھنے والوں کو عزّت، بخشش، وُسعتِ رزق، گھر میں برکت، درجات کی بلندی، حاجت روائی اور دیگر کئی فضائل و برکات کی بشارتیں عطا فرمائی ہیں۔

علمائے کرام نے دُرود شریف کے فضائل کے بارے میں باقاعدہ مختصر و مفصّل کتابیں تحریر فرمائی ہیں جن میں دُرود شریف کی فضیلت پر احادیثِ مبارکہ کے ساتھ ساتھ لطیف نِکات بھی ذِکر فرمائے ہیں، انہی نکات میں سے ایک لطیف و عظیم نکتہ ملاحظہ کیجئے:

حُضور سیّدِ عالَم شفیعِ معظّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک سیرت پر لکھی گئی عظیم کتاب "سُرُوْرُ الْقُلُوْبِ فِی ذِکْرِ الْمَحْبُوْب" میں اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت کے والدِ ماجد عظیم عاشقِ رسول، رئیسُ المتکلمین مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: "علمائے راسخین اور ائمۂ دین فرماتے ہیں: ایک دُرود دنیا وَمَا فِیْھَا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب) سے بہتر اور دونوں جہان کے لیے کافی ہے۔ ثواب اس کا طاعاتِ ہزار سالہ (ہزار سال کی عبادت) کے ثواب سے زیادہ اور رتبہ اس کا اکثر عباداتِ بدنیہ اور مالیہ اور قولیہ سے اعلیٰ ہے، اور یہ فضل و عنایت اس اُمّتِ بابرکت پر، اس صاحبِ دولت کے بدولت ہے، صلَّی اللہ علیہ وسلَّم ورنہ ہم کب لائق اس عنایت اور مستحق اس کرامت کے تھے۔"

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"شیخ ابوعبد اللہ ساحلی کہتے ہیں: بزرگ ترین ثمرات اور گرامی ترین فوائدِ صلوٰۃ یہ ہے، کہ جب آدمی برعایتِ آداب و محافظتِ شروط و خلوصِ نیت و تدبّرِ معانی دُرود کی کثرت کرتا ہے، محبت آنحضرت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس کے دل کو گھیر لیتی ہے۔ اور شجرہ طیبۂ محبت بحکم "اَلْمَرْءُ لِمَنْ یُحِبُّ مُطِیْعٌ" (یعنی آدمی جس سے محبت کرتا ہے اس کی اطاعت کرتا ہے) "ثمرۂ اتباع و طاعت بخشتا ہے اور بواسطہ اس محبت و طاعت کے بحکم "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (یعنی آدمی جس سے محبت کرے گا اسی کے ساتھ ہو گا)" اور بمفہوم ﴿مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓىٕكَ رَفِیْقًاؕ(۶۹)﴾ (ترجمۂ کنزُالایمان: جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ (پ5،

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

النسآء:69))ان مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کی معیتِ خاصہ سے کہ سردار اُن کے مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں، مشرف و ممتاز بلکہ بسبب اتباعِ آنحضرت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے محبوبیتِ الٰہی سے، کہ عمدۂ کمالات اور بہترین مقاصد و مراءات ہے، سرفراز ہوتا ہے۔" (سرور القلوب فی ذکر المحبوب، ص405، 414)

خلاصۂ کلام: اگر بندہ پوری توجہ اور دُرود شریف کے معانی پر غور کرتے ہوئے، خلوصِ نیّت اور ادب و تعظیم کے ساتھ دُرود شریف کی کثرت کرے تو اسے یہ 5 عظیم فائدے حاصل ہوتے ہیں:

1 رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت دل میں بیٹھ جاتی ہے۔

2 چونکہ بندہ اپنے محبوب کی اطاعت کرتا ہے، یوں جب دُرود شریف پڑھنے والے کے دل میں پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت بیٹھ جاتی ہے تو بندہ اپنے پیارے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت بھی کرتا ہے اور سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مطیع فرمانبردار بن جاتا ہے۔

3 بخاری شریف میں فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی بندہ جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔" (بخاری، 4/147، حدیث:6168) تو دُرود شریف پڑھنے سے چونکہ دل میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت بیٹھ جاتی ہے تو اس محبتِ رسول کی وجہ سے اِنْ شَآءَ اللہ قبر و حشر میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ساتھ نصیب ہوگا۔

4 دُرود شریف پڑھنے والا چونکہ محبتِ رسول کی بدولت سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کرتا ہے، اور اطاعتِ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا انعام اللہ کریم یہ عطا فرماتا ہے کہ وہ قیامت کے دن انبیا و صدّیقین و شُہَداء و صالحین کے ساتھ ہوگا، اور ان سب نفوسِ قدسیہ کے سردار خود حُضور سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں، تو نتیجہ یہ نکلا کہ دُرود پڑھنے والا ان سب مقبولانِ الٰہی کے ساتھ ہوگا۔

5 قراٰنِ کریم میں ہے کہ اطاعتِ رسولِ کریم اللہ پاک کا محبوب بناتی ہے: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہوجاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (پ3، اٰل عمرٰن:31) تو یوں دُرود شریف پڑھنے والا محبتِ رسولِ کریم میں اطاعتِ رسول بجالاتا ہے اور اطاعتِ رسول کے سبب اللہ کریم کا محبوب بن جاتا ہے۔

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے
اس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو

(ذوقِ نعت، ص206)

اللہ کریم پابندی کے ساتھ ہمیں درود شریف پڑھتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور تاحشر اس کی برکات نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نماز کی حاضری

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1442ھ" کے سلسلہ "نماز کی حاضری" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: محمد حسنین (میانوالی)، محمد شہیر (میانوالی)، بنتِ قیصر (کراچی)۔

جواب دیجئے!

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1442ھ" کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: "رضوان (صادق آباد)، محمد یار شاہ (لالہ موسیٰ)، مزمل علی عطاری (عارف والا)" انہیں مَدَنی چیک روانہ کردیا گیا ہے۔ **درست جوابات:** 1 یومِ رضا 25 صفر 1393 ہجری بمطابق 31 مارچ 1973 کو 2 حضرت ابوہَیثم مالک بن تَیِّہان رضی اللہ عنہ **درست جوابات بھیجنے والوں کے 12 منتخب نام:** (1) عرفان عطاری (جیکب آباد سندھ)، (2) بنتِ انور زیب (کراچی)، (3) محمد عدنان (کراچی)، (4) بنتِ عابد حسین (لاہور)، (5) باسط شہزاد (حافظ آباد)، (6) بنتِ شہزاد عطاریہ (کراچی)، (7) اسد احمد (کراچی)، (8) اُمِّ یحییٰ (فیصل آباد)، (9) امتیاز احمد (سرگودھا)، (10) بنتِ عبدالقیوم (ٹنڈو آدم)، (11) محمد اشفاق رضا عطاری (خانیوال)، (12) بنتِ احمد حسین (نارووال)۔

کنفیوژن
Confusion

محمد آصف عطاری مدنی*

بحری جہاز کے کیپٹن کی سلیکشن کے لئے انٹرویو کا سلسلہ جاری تھا، سلیکشن کمیٹی کا سربراہ ہر امیدوار سے ایک سُوال ضرور پوچھتا کہ اگر کبھی بپھرے ہوئے سمندری طوفان میں جہاز چھوڑ کر نکلنا پڑے تو آپ اپنی اور عملے کی جانیں بچانے کے لئے کونسی لائف بوٹ کا انتخاب کریں گے، انجن سے چلنے والی یا چپوؤں سے چلنے والی کشتی کا؟ اس کے جواب میں امیدوار کنفیوژن (اُلجھن) کا شکار ہو جاتا پھر وہ جو جواب دیتا تو سلیکشن کمیٹی کی طرف سے اس کی وجہ پوچھی جاتی تو وہ خاموش ہو کر رہ جاتا، یہ سُوال آخری امیدوار (جو تمام امیدواروں میں سینیئر تھا، اس) سے پوچھا گیا تو اس نے بغیر کنفیوژ ہوئے بڑے اعتماد سے جواب دیا: چپوؤں والی کشتی کا۔ سلیکشن کمیٹی کے ایک ممبر نے اس کی وجہ پوچھی تو امیدوار نے جواب دیا: اس لئے کہ انجن کی طاقت محدود ہوتی ہے جبکہ انسان کے اندر ربِّ کریم نے کتنی طاقت رکھی ہے یہ خود انسان کو بھی معلوم نہیں! اس لئے انسان غیر معمولی صورتِ حال میں غیر معمولی کارکردگی دکھا سکتا ہے چنانچہ میری رائے اور تجربہ ہے کہ طوفان میں انسانی طاقت زیادہ قابلِ بھروسا ہوتی ہے، اس واضح جواب کے بعد سلیکشن کمیٹی نے اس امیدوار کو بطورِ کیپٹن سلیکٹ کرلیا۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! ہم بھی اپنی زندگی میں کئی معاملات میں کنفیوژن کا شکار ہو جاتے ہیں، اس کنفیوژن کی کیفیت میں ہمارے خیالات اُلجھ جاتے ہیں، صحیح اور غلط، حقیقی اور افسانوی کا امتیاز مشکل ہو جاتا ہے، اس خَلط مَلط کی وجہ سے انسان کسی واضح فیصلے پر نہیں پہنچ پاتا مثلاً بچّے کو کون سے اسکول یا جامعہ میں داخل کروائیں؟ سائنس کے سبجیکٹ لیں یا آرٹس کے؟ کاروبار کریں یا نوکری؟ فلاں شخص پر رقم کے حوالے سے بھروسا کریں یا نہیں؟ ٹرین سے سفر کریں یا بس سے؟ کرائے کا مکان کون سے علاقے میں لیا جائے؟ اس رشتے کے لئے ہاں کہی جائے یا نہیں؟ وغیرہ۔

ٹھوس بنیاد پر رائے کی تبدیلی کوئی بُری بات نہیں لیکن ہمارے معاشرے میں ایسے افراد بھی پائے جاتے ہیں جن کی رائے ایسی کنفیوژ ہوتی ہے کہ جو چیز کچھ دیر پہلے انہیں زہر لگتی تھی تھوڑی دیر بعد وہ انہیں شہد دکھائی دینے لگتی ہے، وہ شخص جسے وہ مجرم ڈکلیئر کر دیتے ہیں تھوڑی دیر بعد انہیں بے قصور لگنے لگتا ہے۔ ایسا کنفیوژڈ شخص اگر کوئی فیصلہ کر بھی لیتا ہے تو اپنی رائے پر قائم نہیں رہتا، لہٰذا! دوسرے لوگ ان کے ساتھ کاروبار کرنے یا انہیں ملازمت پر رکھنے سے کتراتے ہیں۔

کنفیوژن کا حل: کنفیوژن سے نکلنے کے لئے چند چیزیں پیشِ نظر رکھنا بہت مُفید ہے:

1. خود تجربہ کر کے ٹھوکر کھانے سے بہتر ہے کہ کسی تجربہ کار سے مشورہ کر لیا جائے کیونکہ تجربہ کار (Expert) لوگوں سے مشورہ (Counselling) کرنے سے عموماً ایسا پہلو سامنے آجاتا ہے جو پہلے ہماری نگاہ میں نہیں ہوتا۔

2. اچھی طرح غور کر کے فیصلہ کیجئے اور نتیجہ اللہ پر چھوڑ دیجئے، اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ﴾ ترجَمۂ

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

کنزُالعرفان: اور اس پر بھروسہ کرو جو عزت والا، رحم فرمانے والا ہے۔ (پ19، الشعرآء: 217) حضرتِ علّامہ سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی تم اپنے تمام کام اس کو تفویض (یعنی سپرد) کرو۔ (خزائن العرفان، ص697)

اپنا معاملہ اللہ کریم کے حوالے کرنے کا فائدہ: حضرت امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جب تم اپنا معاملہ اللہ پاک کے سپرد کردوگے اور اس سے سُوال کروگے کہ وہ تمہارے لئے ایسی شے کا انتخاب کرے جس میں تمہاری بہتری ہو تو ضرور تمہیں خیر اور دُرستی ہی نصیب ہوگی اور تم نیک کام سے ہی ہمکنار ہوگے۔ اللہ پاک نے اپنے ایک صالح بندے کے الفاظ نقل کرتے ہوئے فرمایا: ﴿ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ اِلَى اللّٰهِؕ-اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ(۴۴) فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِۚ(۴۵) ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور میں اپنے کام اللہ کو سونپتا ہوں بے شک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے تو اللہ نے اسے بچالیا ان کے مَکر کی بُرائیوں سے اور فرعون والوں کو بُرے عذاب نے آگھیرا۔ (پ24، المؤمن: 44، 45) تم دیکھتے نہیں کہ ربِّ کریم نے کس وضاحت سے اپنے معاملات اس کے حوالے کرنے پر حفاظت، دشمنوں کے خلاف اِمداد اور بندے کے اپنی مراد میں کامیاب ہونے کا ذکر فرمایا ہے! اس میں خوب غور کرو، اللہ تمہیں بھلائی کی توفیق بخشے۔ (منہاج العابدین، ص114)

3 بعض اوقات دو چیزوں میں انتخاب (Selection) کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے اور دونوں دُرست ہوتی ہیں، ایسے میں فیصلہ نہ ہو رہا ہو تو استخارہ کرلیجئے۔ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ، وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ، وَلَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ یعنی جو اِستخارہ کرے وہ نقصان میں نہ رہے گا، جو مُشاورت سے کام کرے وہ پشیمان نہ ہوگا اور جس نے میانہ رَوی اختیار کی وہ محتاج نہ ہوگا۔ (مجمع الزوائد، 2/566، حدیث: 3670) استخارے کا طریقہ جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”بدشگونی“ کا صفحہ 47 تا 53 پڑھ لیجئے۔

اللہ کریم ہمیں خوامخواہ کی کنفیوژن سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلام کی روشن تعلیمات

سوتیلے رشتہ دار

شاہ زیب عطّاری مَدَنی*

صلۂ رحمی کرنا، رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آنا، سگے اور سوتیلے سبھی رشتہ داروں سے حسنِ سلوک کرنا دینِ اسلام کی روشن تعلیمات میں سے ہے۔ اللہ پاک قراٰنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِۙ ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور پاس بیٹھنے والے ساتھی اور مسافر (کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔)[1]

افسوس کہ ہمارے معاشرے میں سوتیلے رشتوں کو بہت کم ظرفی سے دیکھا جاتا ہے جبکہ دینِ اسلام کی روشن تعلیمات ہر رشتے کا احترام سکھاتی ہیں، اللہ کے نبی، محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور اُمّہاتُ المؤمنین کی مبارک سیرت سے بھی ہمیں سگے، سوتیلے کے فرق کے بغیر رشتوں کی محبت کا درس ملتا ہے۔ حضرت سیّدتنا فاطمۃُ الزّہراء رضی اللہ عنہا اُمُّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی حقیقی بیٹی ہیں لیکن پھر بھی اماں عائشہ صدیقہ اور شہزادیٔ کونین فاطمۃُ الزّہراء رضی اللہ عنہما کی باہمی ماں بیٹی والی محبت کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیے چنانچہ

*ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ماں کا واسطہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے دیکھ کر ارشاد فرمایا: میری بیٹی! مرحبا! پھر ان کو پاس بٹھایا، اور ان سے سَرگوشی کی جس کو سُن کر شہزادی بہت روئیں۔ جب آپ نے ان کی بے قراری دیکھی تو دوبارہ سرگوشی کی جس سے آپ ہنس پڑیں۔ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ جب حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لے گئے تو میں نے ان سے سرگوشی کے بارے میں پوچھا تو آپ بولیں کہ میں رسولُ اللہ کا راز اِفشا (ظاہر) نہیں کر سکتی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا جو کہ خاتونِ جنّت کی حقیقی والدہ نہ تھیں، فرماتی ہیں کہ جب رسولُ اللہ کا وصال ہو گیا تو میں نے خاتونِ جنّت سے کہا: میرا آپ پر جو حق ہے (یعنی ماں کا بیٹی پر حق ہوتا ہے) اس حق کا واسطہ دے کر کہتی ہوں، مجھے بتایئے! رسولُ اللہ نے آپ سے کیا فرمایا تھا؟ خاتونِ جنّت رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں! اب بتاتی ہوں، پہلی بار آپ نے سرگوشی کی تو مجھے یہ خبر دی کہ ہر سال جبرئیل مجھ سے ایک بار قراٰنِ پاک کا دور کیا کرتے تھے اس مرتبہ انہوں نے 2 بار دور کیا ہے، اب میرا یہی گمان ہے کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے، تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا، بے شک میں تمہارا اچھا پیشوا ہوں۔ یہ سن کر مجھ پر گریہ طاری ہوا (یعنی میں رونے لگی)۔ جب باباجان نے میری بے قراری دیکھی تو مجھ سے دوبارہ سرگوشی کی اور فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم تمام جنتیوں کی بیویوں یا مومنوں کی بیویوں کی سردار ہو۔ تو میں ہنس پڑی۔[2]

محبت کا حکم: ایک روز نبیِّ محتشم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خاتونِ جنّت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اے میری بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کرو گی جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ آپ نے جواباً کہا: کیوں نہیں۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تو اس (عائشہ صدیقہ) سے محبت کرو۔[3]

سوتیلے بچوں پر خرچ کرنا بھی باعث ثواب: اُمُّ المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی سوتیلی اولاد تھی آپ نے ان کے بارے میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کرتے ہوئے پوچھا: یَارسولَ اللہ! اگر میں ابو سلمہ کے بچوں پر جو گویا میرے ہی بچے ہیں خرچ کروں تو کیا مجھے ثواب ملے گا؟ فرمایا: ان پر خرچ کرو تمہیں ان پر خرچ کا ثواب ہے۔[4]

ایک بیٹے کے لئے سوتیلی ماں کے رشتے کی اہمیت و حقوق بیان فرماتے ہوئے امامِ اہلِ سنّت، سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: سوتیلی ماں تو ایک عظیم و خاص علاقہ اس کے باپ سے رکھتی ہے جس کے باعث اس کی تعظیم و حرمت اس پر بلاشبہ لازم، اسی حرمت کے باعث ربُّ العزّت جلّ وعلا نے اسے حقیقی ماں کی مثل حرام ابدی کیا۔[5]

ہاں! سوتیلی اور حقیقی ماں میں اتنا فرق ضرور ہے کہ حقیقی ماں بذاتِ خود ہر طرح کی خدمت و ادب و تعظیم و اطاعت کی حقدار ہے جبکہ سوتیلی ماں کا اپنا ذاتی کوئی حق نہیں جو کچھ ہے باپ کے ذریعہ سے ہے۔[6]

قارئین کرام!

ہمارے معاشرے میں لفظ "سوتیلا" بلاوجہ بدنام ہے وگرنہ یہ حقیقت ہے کہ بہت سے سوتیلے رشتوں والے سگے رشتوں سے بھی زیادہ محبت، چاہت اور اپنائیت رکھتے ہیں، ہمیں چاہئے کہ سوتیلے ماں باپ ہوں یا بچّے کسی کے ساتھ بھی بدتمیزی اور بدسلوکی کا معاملہ نہ برتیں کہ یہ تو پھر بھی رشتہ دار ہیں دینِ اسلام تو اجنبی کے ساتھ بھی حسنِ اخلاق کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیتا ہے۔ اگر کسی کی سوتیلی ماں یا باپ کسی بات پر ڈانٹ دیتا ہے تو سوتیلے رشتے کو بنیاد نہ بنائیں بلکہ یہ سوچیں کہ سگے ماں باپ بھی تو کئی بار بچّوں کو سدھارنے کے لئے ڈانٹتے ہیں، لہٰذا ہمیشہ ان کے ساتھ محبت و سلوک کے ساتھ پیش آئیں اور انہیں اپنے قول و فعل سے تکلیف پہنچانے سے گریز کریں۔

اللہ پاک ہمیں اسلامی تعلیمات حاصل کرنے اور اسلامی معاشرہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) پ5، النسآء:36 (2) مشکاۃ المصابیح، 2/435، حدیث:6138، مراٰۃ المناجیح، 6/453 (3) مسلم، ص1017، حدیث6290 (4) مشکاۃ المصابیح، 1/366، حدیث: 1933 (5) فتاویٰ رضویہ، 24/387 (6) فتاویٰ رضویہ، 24/368 مختصراً۔

جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو آپ کے عظمت والے رب نے ایسے کثیر فضائل اور امتیازات عطا فرمائے ہیں جن کے سبب آپ دیگر لوگوں سے ممتاز اور منفرد ہیں۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی 3 خصوصی شانیں پیشِ خدمت ہیں، اِنْ شَآءَ اللہ انہیں پڑھ کر آپ بے ساختہ پکار اٹھیں گے:

اب میری نگاہوں میں جچتا نہیں کوئی
جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی

1 نسب مُنْقَطِع نہ ہو گا: قیامت کے دن نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے علاوہ دیگر تمام لوگوں کے نسبی اور سسرالی رشتے مُنْقَطِع (Break) ہو جائیں گے۔(1)

اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَىٕذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ(۱۰۱)﴾ ترجَمۂ کنز العرفان: توجب صُور میں پھونک ماری جائے گی تو نہ ان کے درمیان رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے۔(2)

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: كُلُّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا سَبَبِیْ وَنَسَبِیْ فَاِنَّهَا مَوْصُوْلَةٌ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ یعنی ہر رشتہ اور ہر نسب قیامت کے دن ٹوٹ جائے گا مگر میرا رشتہ اور نسب باقی رہے گا کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں جوڑا ہوا ہے۔

حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس فرمانِ عالیشان کی برکتیں پانے اور حُضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ رشتے داری قائم کرنے کے لئے اُمِّ کُلثوم بنتِ علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے نکاح کیا۔(3)

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روزِ قیامت سب نسب اور رشتے مُنْقَطِع ہو جائیں گے، کوئی نہ پوچھے گا کہ فلاں کس کا بیٹا یا پوتا ہے، مگر صاحبِ لولاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نسبِ پاک اور آپ سے رشتہ و علاقہ وہ مضبوط تعلق ہے جو کبھی مُنْقَطِع نہ ہو گا۔(4)

2 سب سے بلند نظر آتے: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قد مبارک درمیانہ (Medium) تھا۔ اس کے باوجود جب کسی لمبے قد والے شخص کے ساتھ چلتے تو اس سے طویل نظر آتے، نیز جب کسی مجلس میں تشریف رکھتے تو مبارک کندھے (Blessed Shoulders) تمام حاضرین سے بلند ہوتے۔(5)

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ چھوٹے قد والے، جب اکیلے چلتے تو درمیانی قد والے نظر آتے تھے۔ اگر آپ کے ساتھ کوئی لمبے قد والا شخص چلتا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس سے بلند نظر آتے۔ بعض اوقات دو لمبے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

قد والے آدمی آپ کے ساتھ چلتے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان دونوں سے بلند نظر آتے، پھر جب وہ دونوں جدا ہو جاتے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم درمیانی قد والے نظر آتے تھے۔(6)

رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: جب آپ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کھڑے ہوتے یا چلتے، قدِ زیبا باوجود کمالِ اعتدال کے سب سے زیادہ بلند نظر آتا اور جب مَسندِ ارشاد وہدایت پر جلوہ فرماتے تمام جماعت میں سرِ مبارک اونچا معلوم ہوتا۔ کسی طرح سے غیرتِ الٰہی نے آپ کا ہمسر (یعنی برابر) پیدا نہ کیا۔(7)

اے عاشقانِ رسول! سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس خصوصی شان کی حکمت یہ بیان کی گئی ہے کہ جس طرح باطنی فضائل و کمالات میں کوئی آپ سے بڑھ کر نہیں ہے اسی طرح ظاہری صورت میں بھی کوئی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بڑا معلوم نہ ہو۔(8)

شیخُ الحدیث والتفسیر حضرت علّامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس پر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اتفاق ہے کہ آپ مِیانہ قد (یعنی درمیانے قد والے) تھے لیکن یہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کی معجزانہ شان ہے کہ میانہ قد ہونے کے باوجود اگر آپ ہزاروں انسانوں کے مجمع میں کھڑے ہوتے تھے تو آپ کا سرمبارک سب سے زیادہ اونچا نظر آتا تھا۔(9)

ترا قد تو نادرِ دَہر ہے، کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گُل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سروِ چماں نہیں(10)

3 سلسلۂ نسب بیٹی سے جاری ہوا: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بیٹیوں کی اولاد آپ کی اولاد کہلاتی ہے۔(11)

پیارے اسلامی بھائیو! اولاد کی نسبت باپ کی طرف کی جاتی ہے لیکن سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ کی شہزادیوں بالخصوص خاتونِ جنّت حضرت سیّدتنا فاطمہ زَہرا رضی اللہ عنہا کی پاک اولاد اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف منسوب ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: **كُلُّ بَنِيْ آدَمَ يَنْتَمُوْنَ اِلٰى عَصَبَةٍ اِلَّا وَلَدَ فَاطِمَةَ فَاَنَا وَلِيُّهُمْ وَاَنَا عَصَبَتُهُمْ** یعنی تمام انسان اپنے ددھیال کی طرف منسوب ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کی اولاد کے، کیونکہ ان کا ولی اور سرپرست میں ہوں۔(12)

اے عاشقانِ رسول! عام طور پر کسی شخص کی نسل اس کے بیٹوں اور پوتوں سے چلتی ہے لیکن رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک نسل آپ کے دونوں نواسوں امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما سے جاری ہوئی۔ کئی احادیث میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حَسَنَینِ کَرِیْمَیْن رضی اللہ عنہما کو اپنا بیٹا قرار دیا۔

حضرت سیّدُنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ سے متعلق ارشاد فرمایا: **اِبْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ** یعنی میرا یہ بیٹا سردار ہے۔(13)

ایک روایت میں فرمایا گیا: **هٰذَانِ ابْنَایَ** یہ دونوں (یعنی حسن اور حسین) میرے بیٹے ہیں۔(14)

مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی یہ خصوصیت ہے کہ آپ کی اولاد حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی نسل ہے اس سے حضور کی نسل چلی گویا حسن و حسین (رضی اللہ عنہما) حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی نسل بھی ہیں اور نسل کی اصل بھی، ورنہ نسب باپ سے ہوتا ہے نہ کہ ماں سے۔(15)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا(16)

---

(1) مواھب لدنیہ، 2/291 (2) پ18، المؤمنون: 101 (3) مجمع الزوائد، 8/398، حدیث: 13827 (4) مطلع القمرین، ص63 بتغیر (5) انموذج اللبیب، ص213 (6) تاریخ ابن عساکر، 3/356 (7) الکلام الاوضح، ص181 (8) زرقانی علی المواھب، 7/199 (9) سیرتِ مصطفیٰ، ص567 (10) حدائقِ بخشش، ص109 (11) مواھب لدنیہ، 2/291 (12) کنزالعمال، جز6، 12/53، حدیث: 34261 (13) بخاری، 2/509، حدیث: 3629 (14) ترمذی، 5/427، حدیث: 3794 (15) مراٰۃ المناجیح، 8/476 (16) حدائقِ بخشش، ص246۔

ثنائے سرکار ہے وظیفہ

ابو عاطر عطاری مدنی*

اس دُنیائے فانی میں مخلوق کو خالق سے مِلانے کے لئے بہت سے انبیائے کرام و رُسُلِ عِظام علیہمُ السَّلام تشریف لائے۔ اللہ پاک نے ان میں سے ہر نبی و رسول کو کئی کمالات و معجزات سے نوازا۔ مثلاً کسی نبی کو حُسن و جَمال میں کمال عطا فرمایا تو کسی کو جاہ و جَلال (شان و شوکت) میں۔ کسی کو سَلْطَنَت و مال سے نوازا تو کسی کو رِفْعَت و عَظَمَت کی دولتِ لازوال سے، مگر ربِّ لَمْ یَزَل نے جب اپنے محبوبِ بے مِثال صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو مبعوث فرمایا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نہ صِرف حُسْن و جَمال سے نوازا بلکہ جاہ و جَلال اور جُود و نَوال (عطا و بخشش) کی دولت سے بھی خوب مالا مال فرمایا۔ سَیِّدُ الْمَحْبُوبِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذِکْر نورِ ایمان و سُرورِ جان ہے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذِکْر بِعَیْنِہٖ ذِکْرِ رحمٰن ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

﴿وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔[1]

اللہ اللہ آپ کا رتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم　　　پڑھتی ہے دنیا رتبے کا خطبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

روایت میں ہے کہ اس آیتِ کریمہ کے نُزول کے بعد سیِّدُنا جبرائیل امین علیہ السَّلام حاضرِ بارگاہ ہوئے اور عرض کی: آپ کا ربّ فرماتا ہے: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے کیسے بُلند کیا تمہارے لئے تمہارا ذِکْر؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جواب دیا: اَللّٰہُ اَعْلَم۔ ارشاد ہوا: اے مَحْبُوب میں نے تمہیں اپنی یاد میں سے ایک یاد کیا کہ جس نے تمہارا ذِکْر کیا بے شک اس نے میرا ذِکْر کیا۔[2]

سلطانِ جہاں محبوبِ خُدا تِری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شے پہ لکھا ہے نام تِرا، تِرے ذِکْر کی رِفْعَت کیا کہنا

ہم اور آپ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ بے مثال کو بھلا کیا سمجھ سکتے ہیں؟ حضراتِ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جو دِن رات سَفَر و حَضَر میں ماہِ نُبوّت کی تجلّیاں دیکھتے رہے انہوں نے مَحْبُوبِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جَمالِ بے مِثال کے فَضْل و کمال کو جس طرح نعتیہ اشعار میں بیان کیا ہے وہ بھی اپنی مِثال آپ ہے۔

حضرت سیِّدُنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی کہی ہوئی نعتِ پاک کے دو شعر مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:

*ذمہ دار شعبہ فیضان اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ کراچی

(1) رَسُوْلٌ عَظِيْمُ الشَّانِ يَتْلُوْ كِتَابَهُ
لَهُ كُلُّ مَنْ يَبْغِي التِّلَاوَةَ وَامِقٌ
(2) مُحَبٌّ عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ طَلَاوَةٌ
وَاِنْ قَالَ قَوْلًا فَالَّذِيْ قَالَ صَادِقٌ

ترجمہ: (1) وہ عظیمُ المرتبت رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو اپنی کتاب کی تلاوت فرماتے ہیں کہ ہر پڑھنے والا اُس (کتاب) کا عاشق ہو جائے (2) وہ محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں جن کیلئے ہر روز تر و تازگی و خوبصورتی ہے اور اگر کوئی بات کہیں تو یقیناً وہ سچی ہے۔(3)

حضرت سیّدُنا حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اپنے قصیدہ میں ”جَمالِ نبوّت“ کی شانِ بے مِثال کو اشعار کی صورت میں یوں بیان فرمایا:

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ — وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

(یارسولَ اللہ!) آپ سے زِیادہ حُسن و جَمال والا میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہے نہ آپ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے جَنا ہے۔

خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ — كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا آپ ایسے ہی پیدا کئے گئے جیسے آپ چاہتے تھے۔(4)

مَکّی مَدَنی سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِضاعی (یعنی دودھ شریک) بہن حضرت سیّدَتُنا شَیماء رضی اللہ عنہا سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اپنی مَحبّت کا اظہار یوں فرماتی ہیں:

مُحَمَّدٌ خَيْرُ الْبَشَرْ — مِمَّنْ مَّضٰى وَمَنْ غَبَرْ
مَنْ حَجَّ مِنْهُمْ اَوِ اعْتَمَرْ — اَحْسَنُ مِنْ وَّجْهِ الْقَمَرْ
مِنْ كُلِّ اُنْثٰى وَذَكَرْ — مِنْ كُلِّ مَشْبُوْبٍ اَغَرْ

(1) یعنی حضرت سیّدنا محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام انسانوں سے افضل ہیں چاہے وہ پہلے گزر چکے یا مستقبل میں آنے والے ہیں (2) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام حج و عمرہ کرنے والوں سے بھی افضل ہیں اور چاند سے زیادہ خوبصورت ہیں (3) آپ تمام مَردوں اور عورتوں سے زیادہ حسن و جمال والے اور سب نوجوانوں سے بڑھ کر غیرت والے ہیں۔(5)

اُمُّ الْمؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سے نعتیہ کلام پر مُشتَمِل یہ اَشعار مَروِی ہیں:

فَلَوْ سَمِعُوْا فِيْ مِصْرَ اَوْصَافَ خَدِّهٖ
لَمَا بَذَلُوْا فِيْ سَوْمِ يُوْسُفَ مِنْ نَّقْدٍ
لَوَامِيْ زُلَيْخَا لَوْ رَاَيْنَ جَبِيْنَهٗ
لَآثَرْنَ بِالْقَطْعِ الْقُلُوْبَ عَلَى الْاَيْدِيْ

اگر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رُخسارِ مُبارَک کے اَوصاف اَہْلِ مِصر سن لیتے تو سیّدُنا یوسُف علیہ السَّلام کی قیمت لگانے میں سیم و زر نہ بہاتے اور اگر زُلیخا کو مَلامت کرنے والی عورتیں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جبینِ اَنْوَر دیکھ لیتیں تو ہاتھوں کے بجائے اپنے دِل کاٹنے کو ترجیح دیتیں۔(6)

ثنائے سرکار کا یہ خوب صورت سلسلہ آگے چلا بعد میں بھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدح سرائی میں نعتیں کہیں گئیں، اس کی چند مثالیں سُنتے ہیں:

ایک شاعر نے کمالاتِ مصطفےٰ کو اس نعتیہ شعر میں یوں بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔

حُسنِ یُوسُف دَمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خُوباں ہمہ دارند تُو تنہا داری

یعنی سرورِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت سیّدُنا یُوسُف علیہ السَّلام کا حُسْن، حضرت سیّدُنا عیسیٰ علیہ السَّلام کی پھونک اور روشن ہاتھ رکھتے ہیں، (یہی نہیں بلکہ) جو کمالات دیگر سارے نبی و رسول رکھتے تھے وہ آپ اکیلے رکھتے ہیں۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے نعتیہ اشعار میں فرماتے ہیں:

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

ترجمہ: (1) وہی حبیب لبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں کہ آنے والی ہر شدت و مصیبت میں ان سے شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔

2 حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دنیا و آخرت، جن و انس، اور عرب و عجم دونوں فریقوں کے سردار ہیں۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی نعتیہ شاعری قراٰن و حدیث سے مطابقت، خوب صورت الفاظ کے انتخاب اور صحابہ، تابعین اور جلیلُ القدر اولیا و علما کے نعتیہ کلام کا عکسِ جمیل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نعتیہ دیوان "حدائقِ بخشش" میں فصاحت و بلاغت کے وہ دریا بہائے کہ زمانے کے کئی نامی گرامی شاعر و ادیب، حدائقِ بخشش کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان کی عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں اور وہ داد و تحسین دیئے بغیر نہیں رہ پاتے۔ امامِ اہلِ سنّت نے اپنی مختلف نعتوں میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جسمِ اقدس کے مختلف اعضا (Body Parts) کا ذکرِ خیر کچھ یوں بیان فرمایا ہے۔

مُبارک بالوں کی شان

ہم سیہ کاروں پہ یاربّ تپشِ محشر میں
سایہ اَفگن ہوں ترے پیارے کے پیارے گیسو[7]

نورانی پیشانی کی عظمت

جس کے ماتھے شَفاعت کا سہرا رہا
اس جَبینِ سَعادَت پہ لاکھوں سلام[8]

مُبارک ابروؤں کی شان

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جُھکی
ان بَھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام[9]

مقدس آنکھوں کا حسن

سُرگیں آنکھیں حَریمِ حق کے وہ مُشکیں غَزال
ہے فَضائے لامکاں تک جن کا رَمْنا نُور کا[10]

ناک مبارک کا مقام و مرتبہ

بنیِ پُر نُور پر رَخشاں ہے بُکّہ نُور کا
ہے لِواءُ الْحَمْد پر اُڑتا پھریرا نُور کا[11]

عظمت و شان والے کان

دُور و نزدیک کے سُننے والے وہ کان
کانِ لَعلِ کرامَت پہ لاکھوں سلام[12]

مبارک منہ کی شان

وہ دَہن جس کی ہر بات وَحْیِ خُدا
چشمۂ عِلم و حِکمت پہ لاکھوں سلام[13]

تھوک مبارک کا معجزہ

جس کے پانی سے شاداب جان و جِناں
اس دَہن کی طَراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کُنویں شِیرۂ جاں بنے
اُس زُلالِ حَلاوت پہ لاکھوں سلام[14]

مقدس کلام اور زبان کی شان

وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں
اُس کی نافِذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لَذّت پہ لاکھوں دُرُود
اس کے خُطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام[15]

عظمت والے ہاتھوں کا مقام

جن کو سُوئے آسماں پھیلا کے جَل تَھل بھر دیئے
صَدْقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی دَرکار ہے[16]

نورانی قدموں کی عظمت

گورے گورے پاؤں چمکا دو خُدا کے واسطے
نُور کا تڑکا ہو پیارے گور کی شب تار ہے[17]

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں بھی ثنائے سرکار کو وظیفہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ30، الم نشرح:4 (2) ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 23/752 بحوالہ الشفا، 1/20 ملخصاً (3) سیرت ابن اسحاق، ص180 (4) دیوان حسان بن ثابت، ص21 (5) سبل الھدیٰ والرشاد، 1/380، 381 (6) زرقانی علی المواھب، 4/390، تاریخ الخمیس، 1/70 (7) حدائقِ بخشش، ص119 (8) سابقہ حوالہ، ص300 (9) سابقہ حوالہ (10) سابقہ حوالہ، ص248 (11) سابقہ حوالہ، ص243 (12) سابقہ حوالہ، ص300 (13) سابقہ حوالہ، ص302 (14) سابقہ حوالہ (15) سابقہ حوالہ (16) سابقہ حوالہ، ص176 (17) سابقہ حوالہ، ص177۔

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

کمیٹی ڈالنا کیسا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ کمیٹی ڈالنا جائز ہے یا ناجائز؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: عام طور پر کمیٹی اس طرح ڈالی جاتی ہے کہ ہر مہینے کچھ افراد مقررہ مقدار میں پیسے جمع کرواتے ہیں اور کسی ایک کا نام منتخب کرکے جمع شدہ پیسے اسے دے دیتے ہیں، یوں آگے پیچھے تمام افراد کو ایک ایک کرکے اپنے جمع کروائے ہوئے پیسے مل جاتے ہیں۔ اس انداز پر رہ کر یہ کمیٹی ڈالنا، جائز اور درست ہے۔ البتہ کچھ کمیٹیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن میں بولی لگائی جاتی ہے اور جو سب سے کم بولی لگاتا ہے بولی شدہ رقم اس کو دے دی جاتی ہے اور باقی جو رقم بچتی ہے وہ دیگر شرکاء میں تقسیم ہوجاتی ہے۔ مثلاً کمیٹی کی جمع شدہ مجموعی رقم دو لاکھ روپے ہے اب اگر کسی نے سب سے کم بولی ایک لاکھ اسی ہزار روپے لگائی تو ان دو لاکھ روپے میں سے ایک لاکھ اسی ہزار روپے بولی لگانے والے کو مل جائیں گے اور بقیہ بیس ہزار روپے دیگر ممبران میں تقسیم کردیئے جائیں گے لیکن کمیٹی لینے والے ممبر کو مجموعی طور پر دو لاکھ روپے ہی جمع کروانے پڑیں گے۔ یہ سود کی صورت ہے، ایسی کمیٹی ڈالنا حرام و گناہ ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

میڈیکل کا لائسنس کرایہ پر دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے پاس میڈیکل کا لائسنس ہے۔ کیا میں اس لائسنس کو کرائے پر دے سکتا ہوں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی نہیں! لائسنس کو کرایہ پر دینا جائز نہیں کیونکہ فقہی طور پر لائسنس کرائے پر دینا، گھر کرائے پر دینے کی طرح نہیں، بلکہ یہ ایک حق (Right) ہے جسے کرائے پر دے کر آپ فائدہ اٹھارہے ہیں اور محض حق (Right) کو کرائے پر دینا جائز نہیں۔ اگر میڈیکل اسٹور کو چلانے کے قانونی تقاضے پورے ہوتے ہوں تو جواز کا راستہ یہ ہو سکتا ہے کہ دکان میں فرنیچر ڈلوادے اور اس فرنیچر کا کرایہ وصول کرے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

میت کو غسل دینے کی اُجرت لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں میت کو غسل دینے کا کام کرتا ہوں اور اس کام کی اُجرت لیتا ہوں، کیا اس کام کی اُجرت لینا میرے لیے جائز ہے؟

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اگر وہاں آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص موجود ہو جو میت کو نہلا سکتا ہے تو آپ کے لیے غسلِ میت کی اُجرت لینا جائز ہے لیکن اگر کوئی دوسرا موجود نہ ہو جو میت کو غسل دے سکتا ہو تو آپ پر میت کو غسل دینا واجب و متعین ہو گا، لہٰذا اس صورت میں آپ کے لئے غسلِ میت کی اجرت لینا جائز نہیں ہو گا۔ یہ یاد رہے کہ یہاں غسل دینے والے سے مراد پیشہ ور غاسل نہیں، نہ ہی یہاں دل نہ ماننے یا مرضی نہ ہونے یا پہلے کبھی غسل نہ دینے کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شخص غسل نہیں دے سکتا، بلکہ یہاں صحت مند اور عاقل شخص مراد ہے جو عملاً میت کو غسل دے سکتا ہے۔

فقہائے کرام نے تو یہاں تک لکھا کہ اگر میت کے پاس صرف عورتیں اور ایک چھوٹا بچہ ہو جو میت کو نہلا سکتا ہے تو اس بچے کو غسل کا طریقہ بتایا جائے گا تاکہ وہ میت کو غسل دے یعنی اس صورت میں بھی غسل دینا ساقط نہیں ہو گا۔ تو کسی کا یہ کہنا کہ میں نے کبھی غسل نہیں دیا میں کیسے دوں گا اس بات کو لازم نہیں کہ اس شخص کو غسل دینے کے لئے نااہل شمار کیا جائے۔

بہار شریعت میں ہے: "جنازہ اٹھانے یا میت کو نہلانے کی اجرت دینا وہاں جائز ہے جب ان کے علاوہ دوسرے لوگ بھی اس کام کے کرنے والے ہوں اور اگر اس کے سوا کوئی نہ ہو تو اُجرت پر یہ کام نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ شخص اس صورت میں اس کام کے لیے متعین ہے۔" (بہارِ شریعت، 3/149)

اسی میں ہے: "چھوٹا لڑکا اس قابل ہو کہ نہلا سکے تو اسے بتائے اور وہ نہلائے۔" (بہارِ شریعت، 1/814)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خرید و فروخت میں تول کر یا گِن کر بیچنے کا معیار کیا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بعض چیزیں مختلف علاقوں میں مختلف انداز سے بیچی جاتی ہیں جیسے کیلا اور مالٹا بعض جگہوں پر درجن کے حساب سے یعنی گن کر بکتے ہیں جبکہ بعض جگہ وزن سے بکتے ہیں۔ اس بارے میں شریعتِ مطہرہ کیا فرماتی ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: شریعتِ مطہرہ نے فریقین کو اس بات کا اختیار دیا ہے کہ جس چیز کی خرید و فروخت ہو رہی ہے اس کا وہ کوئی بھی پیمانہ مقرر کر سکتے ہیں۔ لہٰذا مالٹا، کیلا گن کر بھی بیچا جا سکتا ہے اور تول کر بھی۔ پھر وزن کے مختلف پیمانے ہوتے ہیں سیر، کلو گز، میٹر، لیٹر ہر چیز کی کیفیت کے اعتبار سے فریقین کسی ایک واضح پیمانہ پر اتفاق کریں تو درست ہے بلکہ اگر بوری میں بھر کر فی بوری کے حساب سے بیچنا چاہتے ہیں کہ فی بوری اتنی قیمت ہے تو بھی جائز ہے اور اگر کسی ڈبے یا برتن کو مقرر کر کے بیچتے ہیں کہ فی ڈبہ یا فی برتن اتنی قیمت ہے تو بھی جائز ہے۔ ہاں پیمانہ ایسا ہو کہ جس میں جہالت نہ ہو مثلاً کسی برتن کو پیمانہ بنایا ہو تو وہ برتن دکھا دیا جائے کہ اس کے حساب سے مال ملے گا یا پھر اس برتن کا مکمل وصف بیان کر دیا جائے کہ اس میں اتنے کلو مال آتا ہے وغیر ذٰلک۔

لہٰذا جب پہلے سے دونوں کو معلوم ہے کہ پیمانے کا معیار کیا ہو گا اور چیز تول کر بیچی جائے گی یا گن کر، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں: "گیہوں، جَو اگرچہ کیلی (ماپ سے بکنے والی چیزیں) ہیں مگر سَلَم میں ان کی مقدار وزن سے مقرر ہوئی مثلاً اتنے روپے کے اتنے من گیہوں یہ جائز ہے کیونکہ یہاں اس طرح مقدار کا تعیّن ہو جانا ضروری ہے کہ نزاع باقی نہ رہے اور وزن میں یہ بات حاصل ہے۔۔۔ جو چیزیں عددی ہیں اگر سَلَم میں ناپ یا وزن کے ساتھ ان کی مقدار کا تعین ہوا تو کوئی حرج نہیں۔ (بہارِ شریعت، 2/799)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
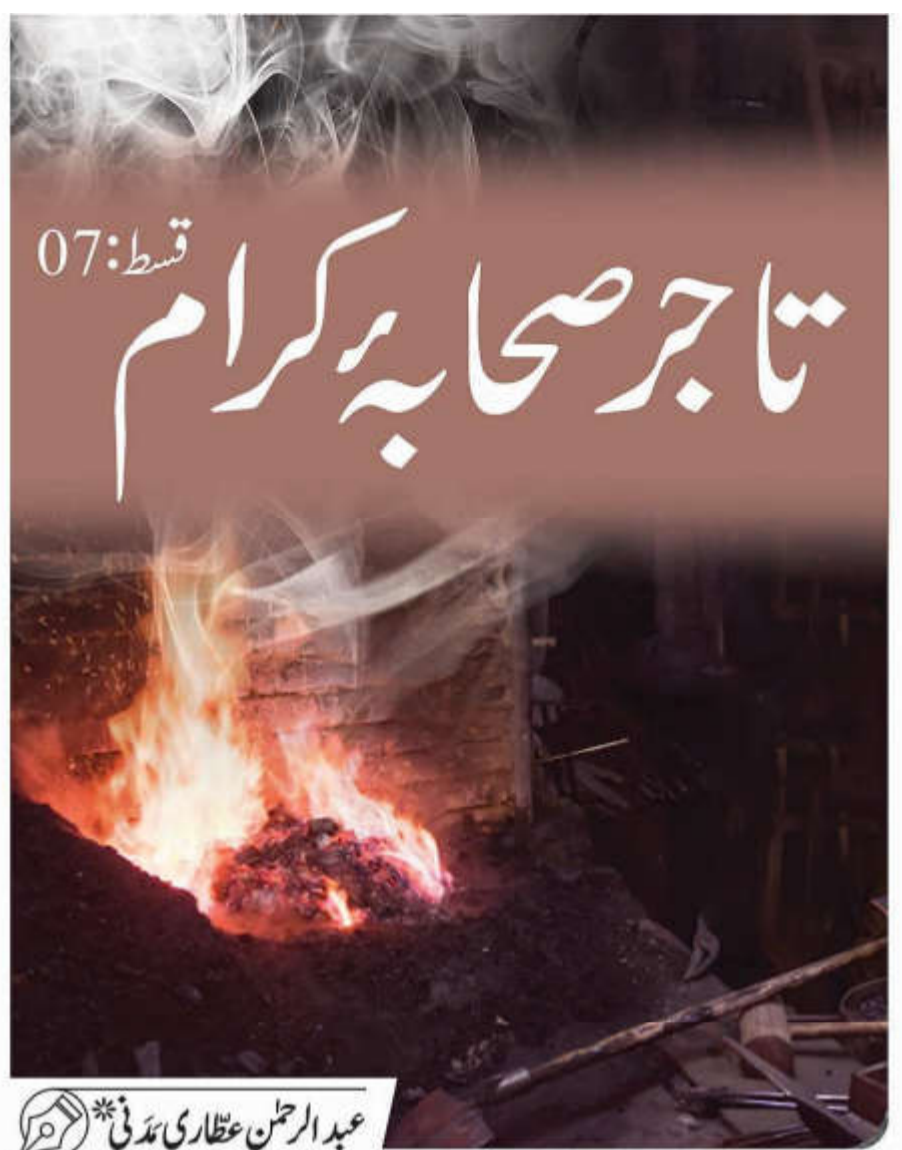
عبد الرحمٰن عطاری مَدَنی*

حضرت ابو سَیف بَراء بن اَوْس رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدُنا ابو سَیف بَراء بن اَوْس رضی اللہ عنہ پیشے کے اعتبار سے لوہار تھے، آپ شہزادۂ رسول حضرت سیّدُنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے رضاعی والد تھے کیونکہ آپ کی اہلیہ نے ان کو دودھ پلایا تھا۔ مسلم شریف میں ہے: حضرت سیّدُنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آج رات میرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے اپنے والد حضرت ابراہیم (علیہ السّلام) کے نام پر رکھا ہے، پھر آپ نے اس صاحبزادے کو ابو سَیف حضرت سیّدُنا بَراء بن اَوْس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اُمِّ سَیف کو (دودھ پلانے کے لئے) دے دیا، حضرت سیّدُنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ابو سَیف کے پاس تشریف لے جانے لگے تو میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا، جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ بھٹی کو دھونک رہے تھے اور گھر دھوئیں سے بھر گیا تھا، میں جلدی سے ان کے پاس گیا اور کہا کہ ابو سَیف! ٹھہر جاؤ! رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے ہیں، چنانچہ وہ رُک گئے۔[1]

حضرت سیّدُنا حاطِب بن اَبی بَلْتَعَہ رضی اللہ عنہ

تاجر صحابہ میں حضرت سیّدُنا حاطِب بن اَبی بَلْتَعَہ رضی اللہ عنہ بھی ہیں، آپ ماہر تیر انداز اور قریش کے شہسواروں میں سے ایک تھے۔ تمام غزوات میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ شریک رہے اور بالآخر 65 سال کی عمر میں مدینے میں آپ کا وصال ہوا اور نمازِ جنازہ حضرت سیّدُنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ منقول ہے کہ آپ غلے وغیرہ کی وسیع پیمانے پر تجارت کرتے تھے اور بوقتِ وصال آپ نے چار ہزار اشرفیاں، دَراہم، گھر اور دیگر اشیا بطور میراث چھوڑیں۔[2]

حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بازار سے گزر رہے تھے اور حضرت حاطِب بن ابی بَلْتَعَہ رضی اللہ عنہ وہاں مال بیچ رہے تھے ان کے سامنے کشمش سے بھری دو بوریاں رکھی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھ کر رُک گئے۔ پوچھا: کشمش کیسے بیچ رہے ہیں؟ جواب ملا: ایک دِرہم کے دو مُد۔[3] یہ سُن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طائف کی طرف سے کشمش لے کر ایک تجارتی قافلہ آیا تھا۔ میں اس سے ملا وہ قافلہ بھی وہی ریٹ بتا رہا تھا جس پر تم بیچ رہے ہو۔ اب یا تو تم اپنا ریٹ بڑھا دو یا پھر اپنی کشمش لے کر گھر لوٹ جاؤ اور جیسے چاہو بیچو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھر لوٹے تو اپنی بات کے بارے میں سوچا پھر حضرت حاطِب کے گھر تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: میں نے جو کچھ بھی تم سے کہا وہ کوئی حکم ہے نہ ہی فیصلہ۔ وہ ایک ایسی بات تھی جسے میں نے اپنے شہر والوں کے فائدے کے لئے کہا تھا۔ تم جہاں چاہو بیچو اور جیسے چاہو بیچو۔[4]

---

(1) مسلم، ص974، حدیث6025 (2) طبقات ابن سعد، 3/84، 85، الاعلام للزرکلی، 2/159 (3) ایک پیمانہ جو وزن میں دو رطل ہوتا ہے۔ (4) سنن کبریٰ للبیھقی، 6/48، حدیث:11146۔

*تاجر اسلامی بھائی

حضرت ابو امامہ باہلی کا مزار مبارک اس علاقے میں واقع ہے

حضرت ابو اُمامہ باہِلی رضی اللہ عنہ

عدنان احمد عطاری مَدَنی*

ایک صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیتِ کریمہ ﴿لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے۔[1] کا نُزول ہوا تو میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں بھی ان میں سے ہوں جنہوں نے اس پیڑ کے نیچے آپ کی بیعت کی ہے، سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے ابو اُمامہ! تم مجھ سے ہو اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ کا اصل نام صُدَی بن عَجْلان ہے لیکن اپنی کنیت و قبیلہ کی نسبت سے حضرت ابو اُمامہ باہِلی کے نام سے مشہور ہیں۔[3] **خواب میں دودھ سے سیراب ہوئے:** جناب رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو آپ کی قوم باہِلہ میں اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے بھیجا، جب آپ اپنے قبیلے میں پہنچے تو وہاں کے لوگ حرام غذا کھا رہے تھے، انہوں نے آپ کو کھانے کی پیشکش کی مگر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کھانے سے تمہیں منع کرنے آیا ہوں اور میں پیارے رسولِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قاصد ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تم ان پر ایمان لے آؤ، یہ دیکھ کر قوم نے آپ کو جھٹلایا اور جھڑک دیا، آپ رضی اللہ عنہ بھوکے پیاسے وہاں سے چل پڑے اور ایک جگہ بہت زیادہ تھک ہار کر سو گئے، خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ ایک فرشتے نے دودھ سے بھرا ہوا برتن آپ کے ہاتھ میں تھما دیا جسے آپ نے جی بھر کر پیا۔ دوسری جانب قبیلے کے کچھ لوگوں نے قوم کو ملامت کی: اپنے ہی قبیلے کا ایک معزز آدمی گاؤں میں آیا اور تم نے اسے واپس کر دیا۔ یہ سُن کر قبیلے والوں کو سخت ندامت ہوئی، لہٰذا کھانا پانی لے کر آپ کے پاس پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے کھانے اور پانی کی اب کوئی ضرورت نہیں ہے مجھ کو تو میرے پاک پروردگار اللہ نے کھلا پلا کر سیراب کر دیا ہے اور پھر اپنا خواب بیان کر دیا۔ قبیلے والوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی حالت دیکھی اور غور و فکر کیا کہ واقعی آپ کھا پی کر سیراب ہو چکے ہیں (تو نہایت متأثر ہوئے) اور کلمہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔[4] **بکثرت روزے رکھتے:** ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے: مجھے کسی نیک کام کا حکم فرما دیجئے، ارشاد فرمایا: روزے کو لازم پکڑ لو، اس کی مثل کوئی عمل نہیں، اس کے بعد سے آپ اور آپ کی اہلیہ، کنیز اور غلام سبھی روزے رکھا کرتے تھے یہاں تک کہ دن کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کے گھر میں کھانا پکتا یا دھواں نکلتا تو لوگ سمجھ جاتے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے گھر میں کوئی نہ کوئی مہمان ضرور ٹھہرا ہے کہ جس کے لئے کھانا پک رہا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رَبِّ جلیل کے فضل و کرم سے میرا اس پر عمل رہا لہٰذا ایک بار پھر بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ نے روزہ رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا تھا اب اللہ پاک نے میرے لئے اس میں برکت رکھ دی ہے لہٰذا مجھے دوسرے عمل کے بارے میں بھی حکم فرما دیجئے، ارشاد فرمایا:

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

تم اللہ کے لئے ایک سجدہ کروگے تو وہ تمہارا ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک خطا مٹادے گا۔[5] **سائل خالی ہاتھ نہ جاتا:** آپ رضی اللہ عنہ غریبوں، مسکینوں اور محتاجوں پر خوب صَدَقہ خیرات کرتے تھے ان کے لئے دِرہم و دِینار اور کھانے پینے کی چیزیں جمع کرکے رکھتے یہاں تک کہ صَدَقہ کے لئے جب کوئی چیز نہ ملتی تو پیاز، کھجور یا اسی کی مثل کم قیمت کی کوئی چیز سائل کے ہاتھ پر رکھ دیتے اور اسے خالی ہاتھ جانے نہ دیتے تھے۔ **خیر ہی خیر:** ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس صرف تین دینار تھے، دروازے پر سائل آیا تو آپ نے اسے ایک دینار دے دیا، پھر دوسرا سائل آیا تو اسے بھی ایک دینار دے دیا پھر تیسرا سائل آیا تو اسے آخری دینار بھی دے دیا۔ یہ دیکھ کر خادمہ نے عرض کی: آپ نے ہمارے لئے تو کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ سوگئے ظہر کے وقت خادمہ نے آپ کو جگایا تو آپ رضی اللہ عنہ وُضو کرکے مسجد کی طرف چل پڑے، خادمہ کہتی ہیں: مجھے آپ پر بڑا ترس آیا کہ آپ روزہ دار ہیں (اور گھر میں کچھ بھی نہیں ہے) اس لئے میں نے کسی سے قرض لیا اور رات کے لئے کھانا تیار کرلیا پھر (وقتِ مناسب پر) آپ رضی اللہ عنہ کے لئے چراغ روشن کردیا، پھر بستر ٹھیک کرنے کے لئے آئی تو وہاں تین سو دینار پڑے ہوئے دیکھے۔ خادمہ مزید کہتی ہیں: جب آپ رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز کے بعد گھر میں تشریف لائے اور بچھے ہوئے دستر خوان اور روشن چراغ کو دیکھا تو مسکرادیئے اور فرمانے لگے: یہ اللہ کریم کی طرف سے خیر ہی خیر ہے۔ میں ان کے کھانا کھانے تک وہیں کھڑی رہی پھر میں نے عرض کی: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے آپ بے توجہی میں ان دیناروں کو چھوڑ کر چلے گئے اور مجھے بتایا بھی نہیں کہ میں ان کو اٹھالیتی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حیران ہوکر پوچھا: کیسے دینار؟ میں تو گھر میں کچھ بھی چھوڑ کر نہیں گیا۔ یہ سُن کر میں نے آپ رضی اللہ عنہ کا بستر اٹھادیا، آپ رضی اللہ عنہ ان دیناروں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اس پر بڑے حیران بھی ہوئے۔[6] **علم کی کرنیں پھیلادو:** آپ رضی اللہ عنہ سے 250 احادیثِ کریمہ مروی ہیں جن میں سے صحیح بخاری شریف میں پانچ اور صحیح مسلم شریف میں تین مذکور ہیں۔[7] آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو جمع کرتے اور علمِ دین کی نورانی محفل سجایا کرتے تھے جس میں احادیثِ رسول بیان کرتے، سنتِ نبوی پر عمل پیرا ہونے کا ذہن دیتے، پیارے آقا محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری اداؤں اور حُلیہ مبارکہ کو بیان کرتے اور محبتِ رسول کے جام بھر بھر کر پلایا کرتے تھے۔[8] آپ رضی اللہ عنہ پیارے آقا و مولیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کثیر احادیث روایت کرتے اور شاگردوں سے فرماتے جاتے: توجہ سے سنو اور اچھی طرح سمجھو پھر اسے آگے پہنچاتے جاؤ۔[9] **سلام کو عام کرو:** تابعی بزرگ حضرت محمد بن زیاد الھانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان کے ساتھ ان کے گھر کی جانب چلنے لگا، راستے میں جو بھی مسلمان بچّہ یا بڑا قریب سے گزرتا تو حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ اسے سلام ضرور کرتے، گھر کے دروازے پر پہنچ کر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حکم ارشاد فرمایا ہے کہ ہم سلام کو عام کریں۔[10] **وصال مبارک:** حضرت سیّدُنا ابو اُمامہ صُدَی بن عجلان باہِلی رضی اللہ عنہ نے 81 یا 86 ہجری میں 91 برس کی طویل عمر پاکر شام کے شہر حمص کے ایک دور اُفتادہ گاؤں "دُنوہ" میں وصال فرمایا۔[11] آپ رضی اللہ عنہ ملک شام میں وصال فرمانے والے آخری صحابیِ رسول ہیں۔[12]

---

(1) پ26، الفتح:18 (2) تاریخ ابن عساکر، 24/61 (3) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 3/339 (4) معجم کبیر، 8/286، حدیث:8099 ملخصاً (5) مسند احمد، 8/269، حدیث:22202 (6) حلیۃ الاولیاء، 10/134 ملخصاً (7) تھذیب الاسماء واللغات، 2/468 (8) تاریخ ابن عساکر، 3/300 ملخصاً (10) سنن دارمی، 1/146، رقم: 544، سیر اعلام النبلاء، 4/458 (11) تاریخ ابن عساکر، 24/75 (12) تاریخ ابن عساکر، 24/59۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

ربیعُ الآخر اسلامی سال کا چوتھا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور عُلَمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے 45 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ربیعُ الآخر 1439ھ تا 1441ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا۔ مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان: شہدائے سَریۂ محمد بن مَسلَمَہ: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ربیعُ الآخر 6ھ میں حضرت محمد بن مَسلَمَہ رضی اللہ عنہ کو 10 صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے ساتھ ذُوالقَصَّہ (مدینے سے 24 میل کے فاصلے پر موجود ایک مقام) کے قبائل بنی مَعوِیہ، بنی عُوَال اور بنی ثَعْلَبہ کی سرکوبی کے لئے بھیجا۔ اس سریہ میں اکثر صحابہ شہید ہوگئے۔[1]

اولیاو مشائخ کرام رحمہم اللہ السَّلام: 1 شیخِ طریقت حضرت سیّد سکندر ترمذی مَنگلوری رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے، علمِ شریعت و طریقت میں کمال حاصل کرنے کے بعد خلافت سے نوازے گئے، سلطان فیروز شاہ کی فوج میں خدمات سرانجام دیں، مخدوم پور (منگلور، کرناٹک ہند) میں مسجد و خانقاہِ سہروردیہ بنائی، آپ کا وصال 10 ربیعُ الآخر 825ھ میں ہوا۔[2] 2 بالا پیر حضرت شیخ عبدُالکبیر بن شیخ عبدالقدوس چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ ولی ابنِ ولی، اپنے والد صاحب کے مرید و خلیفہ اور صاحبِ کرامات تھے، آپ کا وصال 26 ربیعُ الآخر 947ھ کو ہوا، مزار دہلی ہند میں ہے۔[3] 3 جد آل عطاس الاکبر حضرت حبیب عمر بن عبد الرحمٰن راتب العطاس

مزار حضرت حبیب عمر بن عبد الرّحمٰن العطاس رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت پیر سیّد واحد علی شاہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

باعلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 992ھ کو موضع اَللِّسْک (عَیْنات) یمن میں ہوئی اور وصال نفحون ضلع حریضہ میں 23 ربیعُ الآخر 1072ھ کو فرمایا۔ یہیں مزار مرجع خلائق ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، مصلحُ الاُمّت اور کثیر عُلما و مشائخ کے استاذ و شیخ ہیں۔[4] 4 جدِّ امجد اولیائے بیجاپور و اورنگ آباد حضرت مولانا قاضی ابوالحسن صدیقی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ جیّد عالمِ دین، ولیِ کامل اور مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی افواج کے قاضی تھے۔ آپ کا وصال 11 ربیعُ الآخر 1097ھ میں ہوا، آپ کا مزار محلہ غازی پور احمد آباد گجرات ہند میں ہے۔[5] 5 دریائی پیر حضرت سیّد علی اصغر شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت بارھویں صدی ہجری میں ہوئی اور 28 ربیعُ الآخر 1200ھ کو دریائے سندھ میں فوت ہوئے، آپ کا مزار درگاہ نورائی شریف (ضلع ٹنڈو محمد خان سندھ) میں دعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ آپ خاندانِ غوثیہ رزّاقیہ کے چشم و چراغ، صاحبِ کرامات ولیُّ اللہ اور صاحبِ مجاہدہ تھے۔[6] 6 پیرِ طریقت حضرت پیر سیّد واحد علی شاہ قادری چشتی رحمۃ اللہ علیہ 1305ھ

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

کو خاندانِ شاہِ ولایت امروہی مراد آباد میں پیدا ہوئے، تعلیم و تربیت "اُلْوَر" میں ہوئی، آپ عالمِ دین، پیرِ طریقت اور عظیم روحانی شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کا وصال 11 ربیعُ الآخر 1366ھ کو کراچی میں ہوا، مزار بارگاہِ واحدیہ (سخی حسن چورنگی، نارتھ ناظم آباد) کراچی میں ہے۔[7]

عُلَمائے اسلام رحمھم اللہ السّلام: 7 شیخُ الاسلام حضرت ابوالولید ہشام بن عبد الملک باہلی بصری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 133ھ میں ہوئی اور ربیعُ الآخر 238ھ میں وصال فرمایا، آپ تبع تابعی حضرت شعبہ بن حجاج کے شاگرد، ثقہ راوی حدیث، امامِ زمانہ، فقیہ و محدث، استاذُ المحدثین اور ذہین ترین افراد میں سے تھے۔[8] 8 امامُ الحدیث حضرت تقیُّ الدّین ابو عَمْرو عثمان کردی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت شہرزور کردستان عراق میں 577ھ کو ہوئی اور دمشق میں 25 ربیعُ الآخر 643ھ کو وصال فرمایا، آپ کو صوفیہ قبرستان میں باب النصر کے باہر دفن کیا گیا، آپ علمِ تفسیر، حدیث، فقہ اور اَسماءُ الرِّجال کے عظیم عالمِ دین تھے، دمشق کے کئی مدارس میں استاذ رہے، آپ کی 12 کتب میں "مقدمۃ ابن الصلاح فی علوم الحدیث" کو عُلما میں بہت پزیرائی حاصل ہوئی۔[9] 9 خطیب دمشق حضرت امام احمد بن ابو بکر رومی خَربیری نے 14 ربیعُ الآخر 719ھ کو وصال فرمایا، آپ جیّد حنفی عالم، استاذُ العلماء اور شیخ کبیر تھے۔[10] 10 قطبُ المِلّت والدین حضرت علّامہ مولانا حکیم خواجہ محمد قطبُ الدّین جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع پیر کوٹ سدانہ ضلع جھنگ میں ہوئی اور 25 ربیعُ الآخر 1379ھ کو وصال فرمایا، مزار قطب آباد چک 232 جو تیانوالہ ضلع جھنگ میں ہے۔ آپ جیّد عالمِ دین، حاذِق طبیب، جامعِ اصول و فروع، مناظرِ اہلِ سنّت، مصنفِ کُتب، مرید و خلیفہ امیرِ مِلّت اور استاذُ العلماء ہیں، بانیِ جامعہ قطبیہ رضویہ حضرت علّامہ محمد عبدالرشید جھنگوی آپ کے جانشین تھے۔[11] 11 شیخُ الحدیث و التفسیر حضرت مولانا مفتی عبدُ الحمید قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1319ھ کو قصبہ آنولہ (ضلع بریلی یوپی) ہند میں ہوئی اور وصال 2 ربیعُ الآخر 1393ھ کو نواب شاہ (سندھ) پاکستان میں ہوا، آپ حافظِ قراٰن، جیّد عالمِ دین، فاضلِ بریلی شریف، اچھے مقرّر و مُدرّس اور امام و خطیب جامع مسجد نواب شاہ تھے۔[12] 12 استاذُ العُلَماء حضرت مولانا مفتی محمد نعمان غور غشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1332ھ کو موضع ڈھیری سرا (غور غشتی، ضلع اٹک) کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں 5 ربیع الآخر 1436ھ میں وصال فرمایا۔ آپ جید عالمِ دین، مفتیِ اسلام اور شیخُ الحدیث تھے۔[13]

مزار دریائی پیر حضرت سیّد علی اصغر شاہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت علّامہ مولانا حکیم خواجہ محمد قطبُ الدّین جھنگوی رحمۃ اللہ علیہ

---

(1) مغازی الواقدی، جز2، ص551، زرقانی علی المواھب، 3/121 (2) تذکرۃ الانساب، ص208 تا 210 (3) انسائیکلو پیڈیا اولیائے کرام، 3/80 (4) رحلۃ الاشواق القویۃ الی مواطن السادۃ العلویۃ، ص109 تا 112 (5) تذکرۃ الانساب، ص59 (6) تذکرۂ اولیاءِ سندھ، ص237 (7) اللہ والے، کلیاتِ مناقب، ص689 (8) طبقات ابن سعد، 7/227، تاریخ اسلام، 16/437 تا 449 (9) وفیات الاعیان، 3/212، شذرات الذھب، 5/343 (10) الجواھر المضیہ، 1/62 (11) تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت پاکستان، ص401 (12) تذکرہ اکابرِ اہلِ سنّت پاکستان، ص215 (13) تذکرہ علماءِ اہلِ سنّت، ضلع اٹک، ص294 تا 296۔

اشعار کی تشریح

پنج تن پاک کی برکتوں کا شاہکار

راشد علی عطاری مدنی*

غوثُ الاَغواث، قُطبُ الاَقطاب، غوثِ اعظم سیّدنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدِ ماجد کی نسبت سے حَسَنی اور والدہ مُحترمہ کی طرف سے حُسینی سیّد ہیں۔ (بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار، ص171) یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ ”نجیبُ الطرَفَین“ سیّد ہیں اور پنج تن پاک کا نسبی و رُوحانی فیضان لیتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ پیارے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، جنابِ علیُّ المرتضیٰ، سیّدہ فاطمہ بتول اور حضراتِ حَسن و حُسین رضی اللہ عنہم اجمعین کے بیٹے اور شہزادے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہ علیہ نے پنج تن پاک کی برکات و کمالات کے شاہکار اور وارثِ سیّدُنا غوثِ اعظم رحمۃُ اللہ علیہ کی اِس نسبی شان کو بڑی پیاری تشبیہات کے ساتھ اَشعار کی صورت میں بیان فرمایا ہے۔ مگر اس کمال کے ساتھ کہ ہر ہر شعر میں پنج تن پاک کی ضیاوَرعنائی کی جلوہ نُمائی ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نَبوی مینھ عَلَوی فَصل بَتُولی گلشن
حَسَنی پھول حُسینی ہے مہکنا تیرا

الفاظ و معانی: **نَبَوی:** نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے نِسبت رکھنے والا۔ **مینھ:** بارش۔ **عَلَوی:** حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے نسبت رکھنے والا، ان کی اَولاد۔ **فَصل:** موسم۔ **بَتولی:** سیّدَتُنا فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا سے نسبت رکھنے والا، ان کی اَولاد۔ **حَسَنی:** امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی اَولاد۔ **حُسینی:** امامِ حُسین رضی اللہ عنہ کی اَولاد۔

شرح: غوثِ اعظم رحمۃُ اللہ علیہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جُود و کرم کی بارش ہیں، فیضانِ علی رضی اللہ عنہ کی فصلِ بہار (Spring) ہیں اور خاتونِ جنّت، بتولِ زہرا رضی اللہ عنہا کے گلستان میں کھلنے والے حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ کے وہ پھول ہیں جو سیّدُنا حُسین رضی اللہ عنہ کی خوشبو کی طرح مہکتا ہے۔

نَبوی ظِل عَلوی بُرج بتولی منزِل
حَسنی چاند حُسینی ہے اُجالا تیرا

الفاظ و معانی: **ظِل:** سایہ، عکس۔ **بُرج:** سیارے کا دائرۂ گردش جسے اُس کا مقام یا گھر کہتے ہیں۔ **منزِل:** سیارے کے دَور کا ایک درجہ، چاند کا گھر۔

شرح: غوثُ الثَّقَلَین رحمۃُ اللہ علیہ جانِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رحمتوں کا سایہ ہیں، ولایتِ مولا علی رضی اللہ عنہ کے مقدّس بُرج (یعنی دائرۂ کرم) اور سیّدتُنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رحمتوں سے معمور منزل میں رہنے والے حضرتِ حسن رضی اللہ عنہ کے وہ چاند ہیں جس میں سیّدنا حُسین رضی اللہ عنہ کے فیض کی مبارک روشنی ہے۔

نَبوی خُور عَلوی کوہ بتولی مَعْدن
حَسنی لعل حُسینی ہے تجلّا تیرا

الفاظ و معانی: **خُور:** سورج۔ **کوہ:** پہاڑ۔ **مَعدِن:** کان، دھات وغیرہ کے نکلنے کی جگہ۔ **لعل:** سرخ قیمتی پتھر، یاقوتِ سرخ۔ **تجلّا:** روشنی، چمک۔

شرح: پیرانِ پیر سیّدُنا شیخ عبدُ القادر حَسنی حُسینی جیلانی رحمۃُ اللہ علیہ نبیِّ اَنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نُور کا سورج ہیں، شیرِ خُدا مولا علی رضی اللہ عنہ کی شان و شُجاعت کا عظیم پہاڑ ہیں، سیّدۃُ النّساء رضی اللہ عنہا کی برکتوں کی کان (Mine) ہیں اور امامِ حسن رضی اللہ عنہ کے وہ یاقوت و ہیرے ہیں جس میں امامِ حُسین رضی اللہ عنہ کے نورانی جلوے کی چمک دَمک ہے۔

* مُدرِّس جامعۃ المدینہ، فیضانِ اولیا، کراچی

تعزیت وعِیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اورغم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت خواجہ محمد حمیدُ الدّین سیالوی صاحب کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی[1] جانب سے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

مجھے یہ افسوس ناک خبر ملی کہ سجّادہ نشین حضرت خواجہ ضیاءُ الحق سیالوی اور صاحبزادہ محمد قاسم سیالوی کے والدِ محترم، جگر گوشۂ حضور شیخُ الاسلام، پیرِ طریقت حضرت الحاج خواجہ محمد حمیدُ الدّین سیالوی صاحب ہارٹ اٹیک کے سبب 29 مُحَرَّمُ الْحَرام 1442 سِنِ ہجری کو تقریباً 70 سال کی عمر میں آستانہ عالیہ سیال شریف پنجاب پاکستان میں وِصال فرماگئے، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْن۔

میں تمام سوگواروں سے تعزیت اور صبر وہمّت سے کام لینے کی تلقین کرتا ہوں۔ یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلَالُہٗ وَصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت الحاج خواجہ محمد حمیدُ الدّین سیالوی کو غریقِ رحمت فرما، اے اللہ! ان کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِین! ان کے درجات بلند فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِین! ان کی دینی خدمات قبول فرما، مولائے کریم! ان کی قبر تاحدِّ نظر وسیع ہوجائے، رحمت و رضوان کے پھولوں کی بارشیں ہوں، ان کی قبر پر انوار و تجلیات کی برسات ہو، مولائے کریم! نورِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے، اے اللہ! انہیں بے حساب مغفرت سے مشرف فرما کر جنّتُ الفِردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِین! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، یااللہ! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عنایت فرما، بوسیلۂ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا ثواب حضرت الحاج خواجہ محمد حمیدُ الدّین سیالوی صاحب سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تمام سوگواروں کو چاہئے کہ صبر وہمت سے کام لیں، مولیٰ کی رحمت پر نظر رکھیں، جو بھی دنیا میں آیا اس کو یہاں سے جانا تو ہوگا، جس نے دنیا میں خوشیوں کے گنج پائے انہیں موت کے رنج نے آلیا، جس نے یہاں زندگی کے پھول چُنے اسے

(1) جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے بھی 25 ستمبر 2020 بروز جمعۃُ المبارک کو آستانہ عالیہ سیال شریف پنجاب جاکر حضرت الحاج خواجہ محمد حمید الدین سیالوی صاحب کے صاحبزادگان اور دیگر حضرات سے تعزیت اور دعائے مغفرت کی۔

موت کے خار یعنی کانٹے نے بالآخر زخمی کیا، جانے والے سے ہمیں اپنے لئے درسِ عبرت لینا اَنْسَب کہ جس طرح یہ چلا گیا کل میری باری ہے۔

ے جنازہ آگے بڑھ کر کہہ رہا ہے اے جہاں والو!
مِرے پیچھے چلے آؤ! تمہارا رہنما میں ہوں

اللہ کریم ہمیں ایمان کی سلامتی کے ساتھ مدینۂ منوّرہ میں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت وہ بھی محبوب کے جلووں میں نصیب فرمائے، جنّتُ البقیع میں مَدفن اور جنّتُ الفِردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوسی بنائے، جب تک جئیں اللہ و رسول کی محبت کے دَم بھرتے رہیں، شریعت اور سنّت کی پابندی کرتے رہیں، گناہوں سے بچتے رہیں، گناہ میں ہلاکت بڑی ہے، گناہ کو کُفر کا قاصد کہا گیا ہے، پاک پروردگار! ہمیں ایک لمحے کے کروڑویں حصّے کے لئے بھی ایمان سے محروم نہ فرمائے، ہر وقت ایمان ہمارے ساتھ رہے اور کُفر ہم سے ہمیشہ کے لئے دور رہے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(اس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایصالِ ثواب کے لئے یہ حدیثِ پاک بیان فرمائی:) فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: عالِم کی موت ایسی مصیبت ہے جس کا اِزالہ نہیں ہوسکتا اور ایک ایسا خَلا ہے جو پُر نہیں ہوسکتا، وہ ایک ستارہ تھا جو بُجھ گیا۔ (شعب الایمان، 2/264، حدیث: 1699)

سیالوی صاحبان سے بھی مدنی التجا ہے کہ ہوسکے تو ایصالِ ثواب کے لئے سب تھوڑا تھوڑا حصّہ ملا کر "فیضانِ حمیدُ الدّین سیالوی" کے نام سے ایک مسجد تعمیر کریں، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کا دیا رائیگاں نہیں جائے گا، اللہ کا یہ گھر جب تک آباد رہے گا صدقۂ جاریہ ہوگا، ظاہر ہے مسجد ایک بار بَن گئی تو اب قیامت تک کے لئے تحت الثَّریٰ سے عَرشِ عُلا تک مسجد ہے، ضرور مسجد بنایئے اور آخرت کی بہتری اکٹھی کیجئے، بخاری شریف میں اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مدنی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: "جو اللہ پاک کی رضا کے لئے مسجد بنائے گا اللہ پاک اس کے لئے جنّت میں گھر بنائے گا۔"

(بخاری، 1/171، حدیث: 450)

مُحَرَّمُ الْحَرام 1442ھ میں وفات پانے والوں کے نام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے (1) حضرت علّامہ مولانا عبدُ الرّشید رضوی (مانسہرہ)[2] (2) حضرت علّامہ مولانا پیر نور محمد چشتی (بڑیلہ شریف، ضلع گجرات)[3] (3) حضرت علّامہ مولانا اسماعیل حسینی قادری ابوالعلائی (کھاردہ (Khardaha) کولکاتا، ہند)[4] (4) حضرت مولانا لامُ الدّین قادری مصباحی (بسکھاری (Baskhari)، امبیڈکر نگر، ہند)[5] (5) حضرت پیر سیّد اصغر علی شاہ گیلانی (میانی کوٹلی، ضلع نارووال، پاکستان)[6] (6) حافظِ احادیثِ کثیرہ حضرت مولانا حسین صدیقی ابوالحقانی مصباحی (دربھنگہ بہار، ہند)[7] (7) حضرت مولانا قاری حافظ حبیبُ الرّحمٰن شہزاد سعیدی (ملتان شریف)[8] (8) حضرت مولانا فاروق کھتری (بمبئی، ہند)[9] (9) ڈاکٹر سیّد اسدُ اللہ شاہ (پشاور)[10] (10) پیرِ طریقت، حضرت سیّد غلام محمد گیلانی کی اہلیہ (کشمیر) (11) پیرِ طریقت، حضرت سیّد اکسیر حسین شاہ کی ہمشیرہ (نکیال، کشمیر) کے انتقال پر لواحقین اور جملہ سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کیلئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کے علاوہ بھی کئی عاشقانِ رسول کے انتقال پر تعزیت، دعائے مغفرت و ایصالِ ثواب کی ترکیب کی، جبکہ کئی بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت و عافیت فرمائی ہے، تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ، "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" news.dawateislami.net کا وزٹ فرمایئے۔

---

(2) تاریخِ وفات: 14 مُحَرَّمُ الْحَرام 1442ھ (3) تاریخِ وفات: 3 محرم الحرام 1442ھ (4) تاریخِ وفات: 17 محرم الحرام 1442ھ (5) تاریخِ وفات: 15 محرم الحرام 1442ھ (6) تاریخِ وفات: 24 محرم الحرام 1442ھ (7) تاریخِ وفات: 23 محرم الحرام 1442ھ (8) تاریخِ وفات: پہلی محرم الحرام 1442ھ (9) تاریخِ وفات: 8 محرم الحرام 1442ھ (10) تاریخِ وفات: 19 محرم الحرام 1442ھ۔

تربیتی اجتماع کا دوسرا دن: 22دسمبر2019ء بروز اتوار مدنی مرکز فیضانِ مدینہ برمنگھم یوکے میں نمازِ فجر کے بعد مدنی حلقہ اور پھر آرام کا سلسلہ ہوا۔ نمازِ ظہر کے بعد تربیتی اجتماع کے دوسرے دن کی نشست کا آغاز ہوا۔ آج کے دن یوکے بھر کے ذیلی سطح کے ذمّہ داران بھی تربیتی اجتماع میں شریک تھے اس لئے شُرَکا کی تعداد میں کافی اِضافہ ہوچکا تھا۔ نمازِ ظہر سے عِشا تک نمازوں کے وقفے کے علاوہ تربیت کا سلسلہ جاری رہا۔ اس دوران سُوال وجواب ہوئے، گزشتہ ایک سال میں انگلش مدنی چینل کی کارکردگی بیان کی گئی، جامعۃُ المدینہ اور مدرسۃُ المدینہ کے ذمّہ داران نے اپنے شعبہ جات سے متعلّق Presentation پیش کی نیز گزشتہ ایک سال میں کارکردگی کے لحاظ سے اوّل نمبر پر آنے والے استاد صاحب اور ناظم صاحب کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامات پیش کئے گئے۔

نمازِ عشا کے بعد تربیتی اجتماع کی آخری نشست کا آغاز ہوا جس میں یوکے بھر کے تمام ریجن ذمّہ داران نے اپنے اپنے ریجن کی گزشتہ ایک سال کی کارکردگی اور مدنی کاموں میں اضافے سے متعلق بریفنگ پیش کی۔ اللہ پاک کے کرم سے یوکے میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں دن گیارھویں رات بارھویں ترقّی کا سلسلہ جاری ہے۔

تربیتی اجتماع کی اسی نشست میں دارُالمدینہ کی اہمیت (Importance) پر بھی کافی گفتگو ہوئی اور ذمّہ داران نے یوکے میں مزید 18 دارُالمدینہ کھولنے کی نیتیں کیں۔ یوکے جیسے ملک میں تمام قواعد وضوابط کی پابندی کرتے ہوئے دارُالمدینہ کا آغاز ایک مشکل کام ہے لیکن اِنْ شَآءَ اللہ یہ مشکل بھی آسان ہوجائے گی۔

تاریخ ساز لمحات: اس تربیتی اجتماع سے قبل بھی یوکے سے جامعۃُ المدینہ کے طلبۂ کرام اور چند دیگر اسلامی بھائی 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کرچکے ہیں لیکن اب نگرانِ شوریٰ نے دعوتِ اسلامی کے ذمّہ داران کو ترغیب دلائی کہ وہ اپنے آپ کو 12 ماہ راہِ خدا میں سفر کے لئے پیش کریں۔ اس موقع پر میں بھی سوچ میں پڑگیا کہ کیا یہاں کے رہائشی اور نوکری پیشہ یا کاروباری اسلامی بھائی 12 ماہ مدنی قافلے میں سفر کے لئے تیار ہوجائیں گے؟ نگرانِ شوریٰ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے 12 ماہ کے کم از کم 3 مدنی قافلے درکار ہیں۔ مَا شَآءَ اللہ فیضانِ عطّار کی بدولت اور نگرانِ شوریٰ کی پُراثر ترغیب کی برکت سے پہلے ایک اسلامی بھائی کھڑے ہوئے، پھر دوسرے اور ایک ایک کرکے 19 اسلامی بھائیوں نے خود کو 12 ماہ کے لئے پیش کردیا۔ تربیتی اجتماع کے بعد نگرانِ شوریٰ نے ان اسلامی بھائیوں کا مشورہ فرمایا جس میں ان کے سفر کی تاریخوں اور سَمت پر بھی مشاورت فرمائی۔

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل
https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

عام طور پر یہ تأثّر (Concept) پایا جاتا ہے کہ یورپی ممالک کے رہائشی افراد بہت مصروف ہوتے ہیں اور دین کے کام کے لئے زیادہ وقت نہیں نکال سکتے لیکن نگرانِ شوریٰ نے یہ ثابت کر دیا کہ اخلاص کے ساتھ کوشش کی جائے تو ہر مشکل آسان ہو سکتی ہے۔

تربیتی اجتماع ختم ہونے کے بعد رات دیر تک یو کے مشاورت کے ذمّہ داران کا مدنی مشورہ ہوا اور اس موقع پر یو کے مشاورت میں کئی اسلامی بھائیوں کا اضافہ بھی کیا گیا۔

انگلش مدنی چینل: 23 دسمبر 2019 بروز پیر نمازِ ظہر کے بعد فیضانِ مدینہ برمنگھم میں انگلش مدنی چینل پر سلسلہ (Program) کرنے والے مبلغین اور مدنی چینل کے ٹیکنیکل اسٹاف کا مدنی مشورہ ہوا جس میں بذریعہ انٹرنیٹ پاکستان سے انگلش مدنی چینل کی مجلس کے اسلامی بھائی بھی شریک تھے۔ یہ مدنی مشورہ نمازِ مغرب تک جاری رہا اور اس میں انگلش مدنی چینل کے سلسلوں میں بہتری لانے اور نئے سلسلے شروع کرنے وغیرہ سے متعلق مشاورت (Discussion) ہوئی۔

نمازِ مغرب کے بعد ہم ایک تاجر اسلامی بھائی کے گھر گئے جنہوں نے ہمارے لئے خیر خواہی (Feast) کا انتظام کیا تھا۔ یہاں نیکی کی دعوت کے ساتھ ساتھ صاحبِ خانہ کو بالخصوص Kids Madani Channel کے لئے مدنی عطیات دینے کی ترغیب دلائی گئی۔

طَلَبہ اجتماع: نمازِ عشا کے بعد ایک عظیمُ الشّان طلبہ اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں برمنگھم اور اطراف کے اسکولوں، کالجوں اور آسٹن یونیورسٹی، کیمبرج یونیورسٹی اور برمنگھم یونیورسٹی سمیت کئی یونیورسٹیز کے طلبہ کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ نگرانِ شوریٰ نے ”احتیاط علاج سے بہتر ہے (Prevention is better than cure)“ کے موضوع پر بیان فرمایا، بیان کے ساتھ ساتھ انگلش ٹرانسلیشن بھی جاری رہی۔ بیان کے بعد کئی طلبہ نے مختلف عنوانات پر سوالات کئے جن کے نگرانِ شوریٰ نے تسلی بخش جوابات عنایت فرمائے۔ اجتماع کے بعد نگرانِ شوریٰ نے طلبہ سے ملاقات فرمائی۔ اجتماع کی میڈیا کوریج کے لئے مختلف نیوز چینلز کے نمائندے بھی موجود تھے جنہوں نے بعد میں نگرانِ شوریٰ کے تأثرات بھی ریکارڈ کئے۔

طلبہ میں مدنی کام کی ضرورت: پیارے اسلامی بھائیو! طلبہ کسی بھی ملک یا قوم کا مستقبل (Future) ہوتے ہیں۔ مختلف اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں زیرِ تعلیم طلبہ نے ہی مستقبل میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کی باگ ڈور سنبھالنی ہے۔ قانون ساز اسمبلیوں میں جاکر مختلف قوانین بنانے والے اراکینِ قومی و صوبائی اسمبلی، نظامِ حکومت چلانے والے بیوروکریٹس، ملکی سرحدوں کی حفاظت کرنے والے بری، بحری اور فضائی افواج کے نوجوان اور دیگر شعبہ جات میں خدمات انجام دینے والے تقریباً تمام افراد ان ہی تعلیمی اداروں میں عصری علوم حاصل کرنے کے بعد عملی زندگی (Practical Life) کا آغاز کرتے ہیں۔ اگر یہ طلبہ شریعت پر عمل کرنے والے، نمازی اور سنّتوں کے پیکر بن جائیں تو ہمارا معاشرہ حقیقی معنی میں اسلامی معاشرہ بن سکتا ہے۔

اللہ پاک کے فضل و کرم سے دعوتِ اسلامی تعلیمی اداروں میں بھی نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔ تمام طلبہ سے میری مدنی التجا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے منسلک ہو کر سنّتیں سیکھنے اور سکھانے میں مصروف ہو جائیں، اِنْ شَآءَ اللہ دین و دنیا کی بے شمار برکات حاصل ہوں گی۔

مدنی کلینک و روحانی علاج

یادداشت کے مسائل اور ڈیمنشیا

ڈاکٹر اُمِّ سارب عطاریہ*

نِسیان یعنی بھول جانا ایک قُدرتی عمل (Natural Process) ہے، ہم سب ہی کبھی نہ کبھی کُچھ نہ کُچھ بُھول جاتے ہیں، تقریباً پچاس برس کی عمر کے بعد یہ مسئلہ کسی نہ کسی حد تک سب کو متأثر کرسکتا ہے۔

9 مسائل جو یادداشت کو متأثر کرسکتے ہیں: 1 ڈپریشن (ذہنی دباؤ) اور اینگزائٹی (Anxiety): ڈپریسڈ مریض سوچتے ہیں کہ ان کی یادداشت ختم ہوتی جارہی ہے، لیکن ایسے کُچھ مریض دراصل ڈپریشن میں مُبتلا ہوتے ہیں 2 عمر (Aging): بوڑھے افراد کو بنیادی باتیں اور چیزیں یاد رکھنے اور لوگوں کو اُن کے ناموں سے پہچاننے میں مشکل پیش آتی ہے 3 جسمانی صحت (Physical Health): طویل عرصے کا درد، خراب سماعت یا بصارت، شراب نوشی اور نیند کی دوائیں یادداشت کو متأثر کرسکتی ہیں 4 نیند کی کمی، بوریت اور تھکن: نیند پوری نہ ہونا، تھکاوٹ اور بوریت جیسی کیفیات بھی یادداشت کو متأثر کرسکتی ہیں 5 دل (Heart) اور پھیپھڑوں (Lungs) کی بیماریاں: اسی طرح دل اور پھیپھڑوں کی بیماریاں جن میں دماغ میں آکسیجن کی کمی ہوجاتی ہے 6 ذیابیطس: شوگر کا کم ہونا یا بہت زیادہ ہونا دماغ کے فعل کو متأثر کرتا ہے 7 سینے یا پیشاب کا انفیکشن 8 غیر مناسب خوراک 9 تھائی رائیڈ غدود کا صحیح کام نہ کرنا: اگر گلے کے یہ غدود صحیح کام نہ کریں تو جسم اور دماغ سُست ہوجاتے ہیں۔

ڈیمنشیا (Dementia) اور اس کی اقسام: ڈیمنشیا ایک ایسا مرض ہے جو بڑھاپے میں انسانی دماغ اور اعصاب کو بری طرح متأثر کرتا ہے۔ بڑھاپے میں لاحق ہونے والی اس بیماری کے باعث انسان دماغی اور اعصابی طور پر کمزور ہوجاتا ہے۔ 80 برس سے زائد عمر کے تقریباً 20 فیصد افراد کو یادداشت کے مسائل کا سامنا ہوتا ہے، ان میں ایک اہم مسئلہ الزائمر (Alzheimer) کی بیماری ہے، یہ خراب یادداشت کے ساتھ فیصلے کی صلاحیت، اپنے روز مرّہ کے کاموں میں مشکل، شخصیت میں تبدیلی، غصہ، چڑچڑاپن، جن چیزوں میں پہلے دلچسپی تھی ان میں دلچسپی کم ہوجانا، شکوک و شبہات پیدا ہونا، اپنے ہی گھر کا راستہ بھول جانا، اپنے گھر والوں کو نہ پہچاننا، گھبراہٹ اور اس بات کو نہ ماننا کہ اب ان کی ذہنی صلاحیت پہلے جیسی نہیں رہی۔ تقریباً تمام مریضوں میں یہ بیماری آہستہ آہستہ شدید بھی ہوجاتی ہے اور یہ عمل تیزی سے بھی ہوسکتا ہے۔

مَلٹی انفارکٹ ڈیمنشیا (Multi infarct Dementia): بعض دفعہ فالج کے یکے بعد دیگرے ہونے والے معمولی حملے بھی ملٹی انفراکٹ ڈیمنشیا کا سبب بن سکتے ہیں۔

ڈیمنشیا کی 4 وجوہات: ہمیں زیادہ تر اقسام کی حقیقی وجہ معلوم نہیں ہوتی البتہ چند وجوہات یہ ہیں: 1 سر پر شدید چوٹ لگنے کے بعد، فالج کے بار بار حملے، ہائی بلڈ پریشر، کولیسٹرول، ذیابیطس (Diabetes)، سگریٹ نوشی اور موٹاپے

*نیوروا سپیشلسٹ، کراچی

سے بھی ڈیمنشیا کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، کیونکہ ان مسائل کی وجہ سے دماغ تک خون کی سپلائی متأثر ہوتی ہے (2) وٹامنز کی کمی جو کہ نامناسب خوراک استعمال کرنے والوں اور شراب نوشی کرنے والوں میں ہوتی ہے اس سے بھی ڈیمنشیا کا خطرہ بڑھ جاتا ہے (3) رعشہ یا پارکسن کی بیماری میں مبتلا مریضوں کو بھی اس مرض کے ہو جانے کا خطرہ رہتا ہے (4) بعض انفیکشن جیسے AIDS اور CJD بھی دماغ کو متأثر کرتے ہیں۔

ڈیمنشیا کے مریضوں کے لئے 9 مددگار علاج: (1) ذہنی اور جسمانی صحت (Mental and physical health): چاک و چوبند (Fit) رہیں، باقاعدہ ورزش (Exercise) کریں، کھانے پینے میں میانہ روی سے کام لیں، سگریٹ نوشی (Smoking) سے پرہیز کریں، سب سے زیادہ اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ صحیح عینک یا آلۂ سماعت (Hearing aid) استعمال کر رہے ہیں (2) جسمانی چیک اپ اور ٹیسٹ: باقاعدگی سے جسمانی چیک اپ سے نہ صرف امراض کی جلدی تشخیص ہو جاتی ہے بلکہ ادویات استعمال کرنے سے الزائمر کی بیماری اور ڈپریشن کا علاج تجویز ہو سکتا ہے (3) توجّہ (Concentration): حال ہی میں ملنے والے شخص اور پیغام کو لکھ لینا اور یاد رکھنا، اس کے لئے ڈائری کا استعمال مددگار ثابت ہوتا ہے (4) مُنظّم طرزِ زندگی: استعمال کی ہر چیز کو اپنی جگہ پر رکھنا (5) دماغ کا زیادہ استعمال: معلوماتِ عامہ کے مُقابلے (General Knowledge Competitions)، مُطالعہ کرنا اور ایسی سرگرمیاں جن میں ذہن پر زور پڑے، مددگار ثابت ہوتی ہیں (6) حقائق کی یاد دہانی کراتے رہنا: ڈیمنشیا کے مریض کے سامنے ضروری معلومات بیان کر کے مشق کروانا (7) وٹامن ای (Vitamin:E) وٹامن ای اناج، مچھلی کے جگر کے تیل اور جَو کے علاوہ کچھ بیجوں میں پایا جاتا ہے، روزانہ اس کے دو سو یونٹ (یعنی 200mg) کا استعمال مفید ثابت ہو سکتا ہے (8) جنکو بائلوبا: یہ ایک جُزء ہے جو کہ ایک درخت سے کشید کیا جاتا (یعنی نکالا جاتا) ہے، یہ جسم میں زہریلے مادوں کو صاف کرتا ہے اور دماغ میں خون کے بہاؤ (Blood Circulation) کو تیز کرتا ہے، تاہم ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے مریض جو خون پتلا کرنے کی اَدویات جیسے ایسپرین (Aspirin) یا وارفیرن (Warfarin) وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں انہیں یہ استعمال نہیں کرنا چاہئے (9) مدد طلب کرنا: اگر آپ کو ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ آپ کی یادداشت خراب ہوتی جارہی ہے، تو اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کریں، طبّی معائنہ اور خون کے ٹیسٹ کے بعد طبّی یا نفسیاتی مسئلہ کی تشخیص (Diagnose) ہو جائے گی، اور اگر کوئی میڈیکل پرابلم ہے تو ڈاکٹر آپ کو فزیشن / سائیکاٹرسٹ / نیورولاجسٹ یا سائیکولوجسٹ سے رجوع کرنے کا مشورہ بھی دے سکتے ہیں اور مسئلہ نہ ہونے کی صورت میں وہ آپ کو مُطمئن کر سکتے ہیں۔

یادداشت کا روحانی علاج

❁ یَا قَوِیُّ 11 بار، پانچوں نمازوں کے بعد سر پر داہنا (سیدھا) ہاتھ رکھ کر پڑھئے ❁ رات کو سوتے وقت "یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام" تین مرتبہ پڑھ کر تین باداموں پر دم کیجئے، ایک بادام اُسی وقت، ایک صُبح نہار مُنہ، اور ایک دوپہر کے وقت کھائیے۔ (مُدت 21 دن) (بیمار عابد، ص41)

نوٹ: مزید تفصیل جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "حافظہ کیسے مظبوط ہو؟" پڑھئے۔

آپ کے تاثرات (منتخب)

عُلَمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات

1 مفتی غلام مرتضیٰ ساقی صاحب (مہتمم جامعہ اجمیریہ مجددیہ، گوجرانوالہ): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اُمّتِ مسلمہ پر دعوتِ اسلامی کی جہاں دیگر نوازشات ہیں، وہیں ایک اور کاوِش "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بھی ہے، اس ماہنامہ کے ذریعے بہت علم سیکھنے کو ملتا ہے اور مزید جو نئے مسائل آتے ہیں وہ بھی بہت دل چسپ ہوتے ہیں 2 مولانا رفاقت نقشبندی صاحب (خطیب جامع مسجد غوثیہ رضویہ، گوجرانوالہ): اللہ کے کرم سے وقتاً فوقتاً "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے، ہر مہینے کے اعتبار سے اس میں بہت ہی پیارے مضمون آتے ہیں، اُمّت کے لئے بہت ہی فائدہ مند ہے، مَاشَآءَ اللہ اس کی ہر ہر تحریر میں امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی یہ سوچ جھلکتی ہے کہ مسلکِ اعلیٰ حضرت پر ہماری آنکھیں بند ہیں۔ اللہ کریم دعوتِ اسلامی کو دن 11 ویں اور رات 12 ویں ترقی عطا فرمائے اور تمام حاسدین سے محفوظ رکھے، اٰمین۔

متفرق تاثرات

3 میری ہر ماہ کوشش ہوتی ہے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پورا پڑھوں، اس کے سارے ہی مضامین قابلِ تعریف ہیں بالخصوص مجھے سب سے اچھا "دارالافتاء اہلِ سنّت" لگتا ہے۔ (محمد منیر عطاری، اٹک پنجاب) 4 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں اور میرے گھر والے بڑے شوق سے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا مطالعہ کرتے ہیں اور ہمیں "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے آنے کا ہر مہینے شدت سے انتظار رہتا ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شروع میں نیتیں بھی شامل ہوجائیں تو مدینہ مدینہ۔ (محمد یاسر عطاری، کورنگی کراچی) 5 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا سلسلہ "آخر دُرست کیا ہے؟" عصرِ حاضر کی ایک بہت بڑی ضرورت پوری کررہا ہے۔ اس سلسلے میں لبرلز اور سیکولرز کی طرف سے دینِ اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کے دلائل کی روشنی میں تسلی بخش جوابات پڑھنے کو ملتے ہیں جس سے دینِ اسلام کی حقانیت واضح ہوتی ہے۔ (اویس اسلم، سیالکوٹ) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں "بچّوں کی کہانیاں" میرے بچّے بہت شوق سے پڑھتے ہیں، یہ بچّوں کے لئے بہت فائدہ مند ہیں۔ (اُمِّ ایمن، فیصل آباد) 7 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا سلسلہ "اشعار کی تشریح" بہت پسند ہے، اس سے عشقِ رسول میں اضافہ ہوتا ہے۔ (بنتِ عبدالمجید، فیصل آباد) 8 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، اس سے ہمیں بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ (اُمِّ ریان، فیصل آباد)

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تاثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

نئے لکھاری (New Writers)

جامعاتُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

فرد سے افراد اور افراد سے معاشرہ بنتا ہے۔ معاشرے میں زندگی گزارتے ہوئے ہمارا مختلف لوگوں مثلاً والدین، بہن بھائی، اولاد رشتے دار پڑوسی دوست احباب اور دیگر لوگوں سے میل جول رہتا ہے۔

ہمارے پیارے دینِ اسلام نے ہر ایک کے حقوق تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک حق جو سب کے مابین مشترک ہے اور جس کی بڑی اہمیت ہے وہ ہے صلۂ رحمی۔

صلۂ رحمی کا مطلب ہے رشتہ داروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنا، یہ بہت بڑی نیکی اور بڑے ثواب کا کام ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے سے صلۂ رحمی کا خاتمہ ہوتا چلا جا رہا ہے، اس کے نظارے عام طور پر گھروں اور خاندانوں میں واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ خواتین اگر اپنی سوچ اور عمل میں تبدیلی لائیں تو معاشرے میں صلۂ رحمی کو بڑھا سکتی ہیں مثلاً:

- عورت اگر ماں ہے تو اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو ان کے محرم رشتے داروں یعنی چچا تایا، خالہ، ماموں، پھوپھی، دادا اور دادی وغیرہ سے ملنے سے نہ روکے، بلکہ اگر بچے ان کی طرف کم جاتے ہوں تو ان کو خود بھیجے۔
- عورت اگر بہو ہے تو اپنی ساس کے ساتھ ساتھ اس کی بیٹیوں، بہنوں وغیرہ کے ساتھ اچھا سلوک رکھے تاکہ وہ لوگ اس گھر میں محبت و الفت سے آتے جاتے رہیں اور باہم صلۂ رحمی کی فضا عام ہو۔
- عورت اگر بہن ہے تو بھائیوں اور ان کی بیویوں سے مثبت رویہ رکھے، بھائیوں اور بہنوں کے بچوں کو اپنے بچوں کی طرح عزیز رکھے اور صلۂ رحمی کے شرعی حکم پر عمل کرے۔
- عورت اگر ساس اور گھر کی سربراہ ہے تو سبھی بیٹوں، بیٹیوں، بہوؤں اور ان کے محرم رشتوں کا اکرام کرے، سب بیٹیوں اور بیٹوں کو یکساں توجہ دے یوں نہ ہو کہ اگر ایک بیٹی اس کا خیال رکھتی ہے تو یہ بھی صرف اسی کا خیال رکھے، بلکہ سب محرم رشتوں کا لحاظ رکھے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔
- عورت اگر مُدرّسہ یا معلّمہ ہے تو اپنی طالبات اور درس و بیان میں شرکت کرنے والیوں کو صلۂ رحمی کا درس دے، انہیں محارم رشتوں کی قدر سکھائے، شادی بیاہ یا لین دین کے جھگڑوں کی وجہ سے جو لوگ رشتے داروں کو چھوڑ دیتے ہیں ان کے اس عمل کی حوصلہ شکنی کرے۔
- عورت کو اگر کبھی کوئی ایک یا دو خاندان کسی معاملے میں فیصلہ کرنے، راہنمائی لینے کے لئے بلائیں تو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے صلۂ رحمی کو پروان چڑھانے والی بات کرے، ایسی کوئی بات نہ کرے کہ جس سے دو گھرانے یا خاندان دور ہو جائیں۔

اُمِّ حسن عطاریہ، کراچی

خواتین صلۂ رحمی کیسے بڑھا سکتی ہیں؟

②

اللہ پاک کا ارشاد ہے:

﴿وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔ (پ4، النسآء:1)

اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں اور اس کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے مبارک فرامین میں صلۂ رحمی کا حکم فرمایا ہے، صلۂ رحمی کا مطلب ہے محرم رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ ماں باپ، بہن بھائی، بیٹا بیٹی، پھوپھی، خالہ، ماموں اور چچا تایا محارم رشتے داروں میں شامل ہیں۔ ہمارے معاشرے میں نااتفاقی اور محبت و الفت میں کمی کی ایک بہت بڑی وجہ رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کی کمی بھی ہے۔

خواتین کا گھر میں ایک اہم کردار ہوتا ہے بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ خواتین ہی مکان کو گھر میں تبدیل کرتیں اور اس کو سنوارتی ہیں۔ صلۂ رحمی کو فروغ دینے میں ایک خاتون بہت اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔

عورت بحیثیت ماں اولاد کی پرورش میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے، بے شک یہ بات حقیقت ہے کہ ماں کی گود بچوں کی پہلی درسگاہ ہوتی ہے اگر ماں اپنے بچّوں کو سکھائے کہ اپنے بھائی بہن، چچا تایا، ماموں خالہ اور پھوپھی وغیرہ سے صلۂ رحمی کا معاملہ رکھنا ہے، ہر مصیبت و پریشانی کے وقت ان کے کام آنا ہے، بلاعذرِ شرعی ان سے تعلقات کو کمزور نہیں کرنا ہے تو یہی اولاد آگے جاکر ایک بہترین اور پُرامن گھرانے اور معاشرے کی بنیاد رکھنے والی ہوگی جہاں رشتوں کی قدر اور صلۂ رحمی کی فضا ہوگی۔

اسی طرح عورت بیوی کی حیثیت سے شوہر کا یہ ذہن بنا سکتی ہے کہ وہ اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں اور دیگر محرم رشتہ داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھے۔ شوہر کے گھرانے کو صلۂ رحمی کے رنگ میں رنگنا صرف سسرال ہی نہیں بلکہ خود اس کے لئے بھی بہت مفید، امن کا باعث، گھریلو خوشیوں کا ذریعہ اور اچھّے بُرے وقت میں کام آنے والے لوگ مہیا کرنے والا ہوگا۔

نیز عورت ایک بہن کی حیثیت سے اپنی بہنوں اور بھائیوں کے گھروں کو آباد کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرسکتی ہے، بھائیوں کی طرف سے بہن کے حقوق کی ادائیگی میں کبھی کوئی غفلت ہوجائے تو بحیثیت بہن تعلقات کو ختم نہ کرے بلکہ صلۂ رحمی سے کام لے، تعلقات کو جوڑے، بھائیوں اور بہنوں کی کوتاہیوں کو نظر انداز کرے۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمیں صلۂ رحمی کا جذبہ عطا فرمائے اور رشتے داروں کے ساتھ قطع تعلقی سے بچائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بنتِ منصور

(درجۂ ثالثہ جامعۃُ المدینہ، کراچی)

جملے تلاش کیجئے!

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفر المظفر 1442ھ“ کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجئے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: ”بنتِ رمضان عطّاریہ (فیصل آباد)، محمد فیضان (سرگودھا)، محمد مسعود الحسن (سیالکوٹ)“ انہیں ”مدنی چیک“ روانہ کردیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** 1 اچھے بنیں سچّے بنیں: ص49، 2 تکلیف نہ دیجئے: ص49، 3 بھڑیے کی آنکھ: ص51، 4 کلر پنسل باکس: ص54، 5 زندگی کا پہلا رسالہ: ص50 **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 12 منتخب نام:** (1) قاسم علی (حافظ آباد)، (2) احمد رضا (کراچی)، (3) بنتِ طیب (پشاور)، (4) بنتِ رحمت علی (گھکڑ منڈی)، (5) بنتِ ریاض (لاہور)، (6) بنتِ عمران (میانوالی)، (7) بنتِ وسیم (کراچی)، (8) محمد فرقان علی (ٹوبہ ٹیک سنگھ)، (9) عبدالرحمٰن (اٹک)، (10) محمد یوشع (پنڈی گھیپ)، (11) عبدالباسط (گجرات)، (12) بنتِ محمد سلیم (سیالکوٹ)۔

③

خواتین صلۂ رحمی کیسے بڑھا سکتی ہیں؟

دورِ حاضر میں جہاں دیگر بہت سے مسائل نے اپنا ڈیرہ جمایا ہوا ہے وہاں ایک بڑا مسئلہ صلۂ رحمی کی کمی بھی ہے۔ صلۂ رحمی کی کمی کو دور کرنے میں خواتین ایک اچھا کردار ادا کرسکتی ہیں اور یہ مسئلہ آسانی سے حل ہوسکتا ہے۔

پہلے صلۂ رحمی کو سمجھیں، صلۂ رحمی کے معنی رشتے کو جوڑنا ہے یعنی رشتہ داروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی پر مشتمل سلوک کرنا۔ ساری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلۂ رحمی واجب ہے اور قطع رحمی یعنی (رشتہ توڑنا) حرام ہے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: رشتہ کاٹنے والا جنّت میں نہیں جائے گا۔ (احترام مسلم، ص8)

خواتین صلۂ رحمی بڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔ خواتین کو چاہئے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں اور ذرا ذرا سی باتوں پر جھگڑنے کے بجائے درگزر سے کام لیں۔ ماں خوش اخلاق ہوگی تو بیٹی بھی اپنے گھر کو خوش اخلاقی کے ساتھ چلائے گی۔

ایک عورت اگر بہو کی حیثیت سے ساس اور اس کے محارم رشتے داروں کا اکرام کرے، ساس کے رشتے داروں کے خلاف باتیں نہ کرے اور کبھی وہ آئیں تو انہیں بوجھ نہ سمجھے اسی طرح ساس بھی بہو کی ماں، بہن اور دیگر محرم رشتے داروں کے معاملے میں بلاوجہ مخالفت سے کام نہ لے تو ایک نہیں بلکہ کئی گھرانے سکون میں آجاتے ہیں۔ ہمارے معاشرے کے کئی جھگڑے ایسے ہوتے ہیں کہ بہو کو ساس پر اعتراض ہے کہ میری بہن یا ماں کا آنا ان کو برداشت نہیں اور کہیں ساس کو اعتراض ہے کہ بہو ہر دوسرے ہفتے ماں سے ملنے چلی جاتی ہے۔ اسی طرح نند اور بھابھی بھی اگر ایک دوسرے کے لئے مثبت سوچ رکھیں تو صلۂ رحمی کرنے کا بہترین موقع ملے گا، مثلاً نند بھائی اور بھابھی کے معاملات میں دخل نہ دے اور بھابھی شوہر اور اس کے رشتہ داروں کے تعلقات کو کمزور یا ختم کرنے میں نہ لگی رہے۔

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں، گھر میں مدنی ماحول بنا کر رکھیں، اِنْ شَآءَ اللہ نااتفاقی دور ہوگی، آپس میں محبت بڑھے گی اور صلۂ رحمی کرنے کا جذبہ ملے گا۔

عبد الباسط عطّاری بن سرفراز عطاری
(درجۂ رابعہ، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی)

ٹھہریئے! پہلے اجازت لیجئے

اویس یامین عطّاری مَدَنی*

پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا:

اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَہٗ فَلْیَرْجِعْ

ترجمہ: جب کوئی تین بار اجازت مانگ لے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔ (بخاری،4/170، حدیث:6245)

پیارے بچّو! پتا چلا کہ کسی کے گھر میں بغیر اجازت داخل نہیں ہونا چاہئے، بعض سمجھ دار بچّے اپنے دوست یا کسی رشتے دار کے گھر جاتے ہیں تو بغیر اجازت گھر میں داخل ہو جاتے ہیں، اگر دروازہ اندر سے Lock ہوتا ہے تو زور زور سے دروازہ بجاتے ہیں، بار بار Door Bell بجاتے ہیں، گھر کے اندر جھانکتے ہیں، آوازیں لگاتے ہیں جو کہ اچھی بات نہیں ہے۔

اچھے بچّو! جب بھی کسی کے گھر جائیں تو گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کے لئے مناسب انداز سے Door Bell بجائیں یا دروازہ کھٹکھٹائیں، اگر گھر کے اندر سے کوئی پوچھے: کون ہے؟ تو "میں ہوں" یا "دروازہ کھولو" کہنے کے بجائے اپنا نام بتایئے، گھر میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے تو سلام کرتے ہوئے داخل ہوں۔ اسی طرح جب کوئی ہمارے گھر پر آئے اور دروازہ یا بیل بجائے تو ہمیں بھاگ کر فوراً دروازہ نہیں کھولنا چاہئے بلکہ پہلے اندر سے ہی پوچھنا چاہئے: کون ہے؟ جب آنے والا اپنا نام بتادے اور آپ ان کو اچھی طرح جانتے ہوں تو دروازہ کھول دیجئے ورنہ دروازہ کھولنے سے پہلے اپنے امّی ابّو کو آکر نام بتایئے، اگر آپ کے امّی ابّو اجازت دیں تو دروازہ کھولئے۔

اللہ پاک ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

بچّوں کے امیرِ اہلِ سنّت

ٹافیاں، چاکلیٹ وغیرہ کھانے کا نقصان

اچھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

اکثر بچّے ٹافیاں، چاکلیٹ، گولا گنڈا اور دیگر رنگ برنگی میٹھی چیزیں کھانے کے شوقین ہوتے ہیں جن کے سبب ان کے دانتوں، گلے، سینے، معدے اور آنتوں وغیرہ کو نقصان پہنچنے کا خطرہ رہتا ہے۔ (رسالہ بیٹا ہو تو ایسا!، ص26 بتغیر)

پیارے بچّو! صحت مند اور تندرست (Healthy) رہنے کے لئے ہمیں ان چیزوں کو نہیں کھانا چاہئے۔ بعض بچّے بازار کی غیر معیاری چیزیں جیسے تلے ہوئے پاپڑ، برگر، فنگر چپس وغیرہ کھاتے ہیں اور بیمار ہو کر امّی ابو کی پریشانی کا سبب بنتے ہیں لہٰذا ہمیں ایسی چیزیں کھانے سے بچنا چاہئے۔

*ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ارشد اسلم عطاری مَدَنی*

دعوت سے واپسی پر کار میں سوار ہوتے ہی داداجان نے بچّوں اور ڈرائیور کو سفر کی دُعا پڑھائی۔ داداجان بچّوں کے ساتھ گفتگو کررہے تھے کہ اچانک موبائل کی بیل بجی، داداجان نے سلام دعا کے بعد مختصر سی بات کی اور اللہ حافظ کہہ کر فون بند کردیا۔

خُبَیب نے کہا: داداجان! آپ نے ابھی فون پر ایک لفظ بولا تھا ”مُعْجِزَہ“ یہ معجزہ کیا ہوتا ہے؟ یہ سُن کر داداجان مسکرا کر کہنے لگے: خُبَیب میاں! صرف آپ کو بتاؤں؟ یاصُہَیب اور اُمِّ حبیبہ بھی معجزے کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں؟ یہ سُن کر تینوں بہن بھائی ایک ساتھ بول پڑے: داداجان! ہم سب کو بتائیے۔

داداجان نے معجزے کی یہ تعریف بتائی: اعلانِ نبوت کے بعد نبی سے ایسا کام ظاہر ہونا جو عام طور پر ممکن نہیں ہوتا۔ جیسے مُردوں کو زندہ کرنا، چاند کے دو ٹکڑے کرنا وغیرہ۔ معجزہ نبی کی نُبُوَّت کی دلیل ہوتا ہے، معجزے کے ذریعے سچے اور جھوٹے نبی کی پہچان ہوتی ہے۔ داداجان رکے، گہرا سانس لیا اور کہا: یادرکھو بچّو! ”کوئی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرکے ہرگز معجزہ نہیں دِکھا سکتا۔“

داداجان جیسے ہی خاموش ہوئے اُمِّ حبیبہ فوراً بولی: کیا ہر نبی کو ایک جیسے ہی معجزے دیئے گئے تھے؟ نہیں بیٹا! داداجان نے نفی میں سَر ہلاتے ہوئے کہا: اللہ پاک نے ہر نبی کو اس وقت کے حالات کے مطابق معجزے عطا کئے جیسے:

1 حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے زمانے میں جادوگروں کے کارنامے بہت مشہور تھے، اللہ پاک نے ان کے مطابق آپ علیہ السّلام کو معجزات دیئے 1 آپ علیہ السّلام اپنے ہاتھ کو جب چاہتے روشن فرماتے 2 ایک ”لاٹھی“ تھی جب اسے زمین پر پھینکتے تو کبھی وہ سانپ بن جاتی اور کبھی بہت بڑا اژدہا۔ اس کے علاوہ لاٹھی کبھی رسی بن جاتی تو کبھی سایہ دار درخت۔

2 حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے زمانے میں کچھ بیماریاں ایسی بھی تھیں جن کا علاج کرنے میں ڈاکٹر فیل ہوگئے تھے۔ اللہ پاک نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو اندھوں کی آنکھیں ٹھیک کرنے، لاعلاج مریضوں کو صحت مند اور مُردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ دیا۔

داداجان نے مزید گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا: پیارے بچو! ایک بہت بڑے عالمِ دین مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے معجزے کی تین قسمیں بتائی ہیں: 1 ضروری معجزہ جیسے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خوشبودار پسینہ 2 عارضی اختیاری یعنی اپنی مرضی سے کچھ دیر کے لئے معجزہ ظاہر کرنا جیسے لاٹھی کا اژدہا بن جانا 3 عارضی غیر اختیاری یعنی مرضی کے بغیر کچھ وقت کے لئے معجزہ کا ظاہر ہونا جیسے قراٰنِ پاک کی آیات کا نازل ہونا۔

صُہَیب نے اپنی خاموشی توڑی اور داداجان سے کہا: ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کتنے معجزات دیئے گئے؟ داداجان نے صہیب کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا: صُہَیب! میں جانتا تھا آپ بھی کوئی نہ کوئی سُوال ضرور کریں گے، مَاشَآءَ اللہ بہت اچھا سوال کیا ہے۔

پیارے بچّو! یہ تو آپ جانتے ہیں کہ ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام نبیوں سے افضل اور اعلیٰ ہیں، اللہ پاک نے آپ کو پہلے نبیوں کے تمام معجزات عطا فرمائے اور بے شمار ایسے معجزات بھی دیئے جو کسی نبی یا رسول کو عطا نہیں کئے تھے۔

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سب سے بڑا معجزہ قراٰنِ مجید ہے کیونکہ دیگر معجزات تو اپنے وقت پر ظاہر ہوئے اور آپ کے زمانے ہی کے لوگوں نے دیکھے مگر ”قراٰنِ مجید“ قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہے۔

گھر پہنچنے سے کچھ دیر پہلے داداجان نے کہا: امید ہے کہ آپ معجزے کے بارے میں بنیادی باتیں جان چکے ہوں گے، اب میں چاہتا ہوں کہ ہر جمعہ آپ لوگوں کو ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک معجزہ بتاؤں، آپ لوگوں کا اِس بارے میں کیا خیال ہے؟ یہ سُن کر اُمِّ حبیبہ، صُہَیب اور خُبَیب خوش ہوگئے اور ”بالکل بالکل“ کہہ کر تینوں نے دادا کی بات کی تائید کی اور اِتنے میں گاڑی گھر پہنچ گئی۔

* شعبہ فیضانِ قراٰن، المدینۃ العلمیہ، کراچی

پُرانا تالاب (قسط:01)

ابو معاویہ عطاری مَدَنی*

ایک تو سفر کی تھکاوٹ اور اوپر سے بارش کی آمد! بہتر ہے کہ ابھی یہیں رُکا جائے، سفری مینڈک نے دل ہی دل میں فیصلہ کیا اور راستہ سے ہٹ کر ایک طرف بیٹھ گیا۔ کچھ ہی دیر میں تیز ہواؤں کے ساتھ چمک والی ایسی تیز بارش ہوئی کہ چند منٹوں ہی میں ہر طرف پانی جمع ہو گیا اور لمبے لمبے درخت گر گئے۔

ہائے افسوس! اب کیسے جاؤں گا؟ درخت گر جانے سے تو راستے کے نشانات بھی مٹ چکے ہیں اور نقشہ بھی سارا بھیگ گیا ہے، اوپر سے اندھیرا بھی ہو رہا ہے، بارش کے رک جانے کے بعد حالات کا جائزہ لیتے ہوئے سفری مینڈک پریشان ہو رہا تھا۔

ٹر ٹر! ٹر ٹر!! ٹر ٹر!!! کی آوازیں کچھ دور سے سفری کو سنائی دینے لگیں تو اس کی جان میں جان آئی اور تنہائی میں اپنائیت محسوس ہوئی، اس نے بھی زور زور سے ٹر ٹر کرنا شروع کر دیا اور اپنی زبان میں دوسرے مینڈکوں کو اپنی حالت کے بارے میں بتایا۔

کچھ دیر بعد چند مینڈک اس کے سامنے کھڑے تھے، مگر سفری مینڈک انہیں دیکھ کر اور وہ اسے دیکھ کر حیرت میں پڑ گئے، کچھ دیر تک تو خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے پھر کنفرم کرنے کے لئے ٹر ٹر کی آوازیں نکالیں تو تسلی ہوئی کہ یہ بھی مینڈک ہے۔

ان میں سے ایک بڑی عمر کا مینڈک آگے بڑھ کر کہنے لگا: مجھے سب یہاں خبری کہتے ہیں اور یہ باقی جوان سب میرے ساتھی ہیں، میں نے اپنی پوری زندگی میں آپ جتنا لمبا اور موٹا مینڈک نہیں دیکھا، آپ تو ہمارے سردار سے بھی بڑے ہیں، آپ ہمارے ساتھ پُرانے تالاب چلیں، ہماری طرح باقی سب بھی آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوں گے۔

سفری مینڈک نے اپنے حیران ہونے کی وجہ بتاتے ہوئے کہا: میں نے بھی اپنی زندگی میں اتنے چھوٹے اور پتلے مینڈک نہیں دیکھے! مگر سوال یہ ہے کہ میں آپ کے ساتھ وہاں کیوں جاؤں؟ اور پرانا تالاب کون سی جگہ ہے؟ میں نے تو کبھی اس کا نام نہیں سنا۔

خبری نے کہا: بالکل صحیح کہا آپ نے! پُرانا تالاب اپنے نام کی طرح بہت پُرانا ہے مگر گھنے درختوں کے بیچ میں ایسی جگہ پر ہے کہ کسی بھی جانور کو اس کے بارے میں پتا نہیں، وہاں صرف ہمارے جتنے مینڈک ہیں اور کوئی نہیں۔ پُرانا تالاب یہاں سے زیادہ دور نہیں ہے، وہاں آرام سے آپ ٹھہر سکتے ہیں، باقی آپ کی مرضی ہے کہ یہاں اکیلے بے یار و مددگار رکیں یا ہمارے ساتھ چلیں۔

امید ہے وہاں خیر ہی ہو گی! پھر جلدی چلئے! لگتا ہے تھوڑی دیر میں پھر تیز بارش ہونے والی ہے، سفری نے ساتھ جانے میں ہی عافیت سمجھی تو اٹھتے ہوئے کہا۔

پیارے بچّو! سفری کے ساتھ تالاب پر کیا ہوا؟ یہ جاننے کے لئے انتظار کیجئے اگلے ماہ کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا!

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

گُڈ بوائے

ابوعُبید عطاری مدنی*

دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد امی نے برتن سمیٹے اور دستر خوان صاف کیا پھر برتن دھونے کے لئے کچن میں آئیں مگر یہ کیا برتن دھونے کا صابن کہیں نظر نہیں آیا پھر یاد آیا کہ صبح ختم ہو گیا تھا، چلو کیبنٹ سے دوسرا صابن نکال لیتی ہوں، جب کیبنٹ کو کھولا تو وہاں بھی صابن نہیں تھا۔ اتنے میں دادی کچن میں داخل ہوئیں: ارے بیٹی! کیا ڈھونڈ رہی ہو؟ دادی نے پوچھا۔ امی! صبح برتن دھونے کا صابن ختم ہو گیا تھا اور میں سمجھی کہ ابھی کیبنٹ میں اور صابن ہوں گے اب دیکھا تو یہاں بھی موجود نہیں، اب برتن کیسے دھوؤں؟ ارے پریشان کیوں ہو رہی ہو ننھے میاں کو 20 روپے دو وہ ابھی بھاگ کر کونے والی دکان سے صابن لا دیں گے۔ دادی نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

امی سے پیسے لے کر ننھے میاں دکان پر پہنچ گئے، دکان پر کئی کسٹمرز تھے، دکاندار جلدی جلدی پیسے لیتا اور شاپنگ بیگ میں چیزیں ڈال کر دے دیتا۔ آپ کے پاس برتن دھونے کا صابن ہے؟ ننھے میاں نے تیسری بار پوچھا تو وہ کہنے لگا: جی ہاں! کتنے چاہئیں؟ ننھے میاں نے کہا: ایک چاہئے، کتنے کا ہے؟ ننھے میاں کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی اس نے ایک صابن ننھے میاں کے ہاتھ میں تھما دیا، ننھے میاں نے بھی 20 روپے اس کی طرف بڑھا دیئے، دکان دار نے 20 کا نوٹ اپنے گلّا میں ڈالا اور جلدی سے 10 روپے ننھے میاں کو واپس دیتے ہوئے کہا: پکڑو۔ اور خود دوسرے کسٹمر کو سامان دینے لگا، ننھے میاں 10 روپے پکڑے ہوئے کچھ دیر سوچتے رہے کیونکہ صابن کو جب دیکھا تو اس پر 20 روپے لکھا تھا، سمجھ گئے کہ دکاندار سے غلطی ہوئی ہے لہٰذا ڈرتے ڈرتے خاموشی سے دکان سے باہر آگئے، گھر میں داخل ہو کر 10 روپے اور صابن امی کو دیتے ہوئے بولے: یہ لیں امی! آپ کے ننھے میاں 10 روپے میں صابن لائے ہیں۔ امی نے صابن ہاتھ میں لیا اور قیمت دیکھی تو 20 روپے لکھی تھی حیران ہو کر پوچھا: آپ کو 10 روپے میں کیسے مل گیا؟ دکاندار نے بھولے سے دے دیئے، ننھے میاں نے جواب دیا۔ امی نے کہا: آپ نے کیوں لئے؟ اتنے میں دادی بھی قریب آگئیں۔ کیا ہوا، کیا غلط صابن آگیا ہے؟ امی نے کہا: صابن تو صحیح ہے مگر دکاندار نے غلطی سے 10 روپے ان کے ہاتھ پر رکھ دیئے اور یہ جانتے بوجھتے ہوئے انہیں گھر لے آئے، دادی نے ننھے میاں کو کہا: جاؤ بیٹا! دکاندار کو 10 روپے واپس کر کے آؤ۔ ننھے میاں نے کہا: مگر دادی! دکاندار نے اپنی مرضی سے دیئے ہیں، دادی نے ننھے میاں کو سمجھاتے ہوئے کہا: بیٹا کسی کی غلطی سے فائدہ اُٹھانا بُری بات ہے دکاندار کو جب یاد آئے گا تو وہ آپ کے بارے میں کیا سوچے گا کہ کیسا گندا بچہ تھا 10 روپے لے کر چلا گیا۔ اللہ پاک کے ایک نیک بندے سوٹ بیچا کرتے تھے، اس دور کے حساب سے کسی سوٹ کی قیمت 5 سکّے تھی تو کسی کی قیمت 10۔ ایک مرتبہ وہ دکان پر موجود نہیں تھے، نوکر نے ایک دیہاتی کو 5 سکّوں والا سوٹ 10 سکوں میں بیچ دیا، بعد میں انہیں پتا چلا تو وہ دیہاتی کو بہت دیر تک تلاش کرتے رہے جب وہ دیہاتی ملا تو کہنے لگے: نوکر نے غلطی سے

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

آپ کو 5 سکوں والا سوٹ 10 میں دے دیا، دیہاتی بولا: کوئی بات نہیں! مجھے 10 میں بھی قبول ہے، وہ نیک بندے کہنے لگے: جو بات مجھے اپنے لئے اچھی نہیں لگتی دوسروں کے لئے بھی اسے اچھا نہیں سمجھتا آپ یا تو 10 سکوں والا سوٹ لیں یا یہ سوٹ اپنے پاس رکھیں اور 5 سکے واپس لے لیں، دونوں نہیں کرسکتے تو مجھے میرا سوٹ واپس کردیں اور اپنے 10 سکے واپس لے لیں، آخر کار اس دیہاتی نے وہ سوٹ رکھا اور 5 سکے واپس لے لئے۔ جاتے ہوئے اس نے کسی سے پوچھا: یہ نیک بندے کون ہیں؟ جواب ملا: یہ حضرت محمد بن مُنکَدِر رحمۃُ اللہِ علیہ ہیں۔ دیہاتی حیرت سے بولا: یہ تو وہ ہیں کہ جب ہمارے گاؤں میں بارش نہیں ہوتی تو ہم ان کا وسیلہ دے کر اللہ پاک سے بارش مانگتے ہیں۔ (کیمیائے سعادت، 1/333) دیکھا ننھے میاں آپ نے! دوسروں کے لئے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو، کیا آپ کو یہ پسند ہے کہ کوئی اور آپ کی غلطی سے فائدہ اٹھائے؟ ننھے میاں نے اپنا سر ہلاتے ہوئے "نہیں" کہا تو دادی کہنے لگیں: جب ایسا نہیں ہے تو آپ بھی دوسروں کی غلطی سے فائدہ اٹھا کر انہیں نقصان مت پہنچایئے، اب آپ دکاندار کو 10 روپے واپس کرکے آیئے۔ دادی! واقعی میں نے بُرا کام کیا وہ انکل میرے بارے میں کیا سوچیں گے۔ دادی! میں 10 روپے واپس کرنے جاؤں گا تو وہ ناراض تو نہیں ہوں گے اور مجھے ماریں گے تو نہیں نا! ننھے میاں نے گھبراتے ہوئے دادی سے پوچھا تو دادی کہنے لگیں: ارے نہیں! جب آپ انہیں یہ بتائیں گے: انکل! آپ نے غلطی سے مجھے 10 روپے واپس دے دیئے تھے اور اب میں انہیں واپس کرنے آیا ہوں۔ تو وہ بہت خوش ہوں گے اور آپ کو کچھ بھی نہیں کہیں گے۔

جب ننھے میاں نے دکاندار کو 10 روپے واپس کئے تو اس نے خوش ہو کر ننھے میاں کو شاباشی دی اور "گُڈ بوائے" کہا پھر 5 روپے کا ایک سکہ نکال کر ننھے میاں کے ہاتھ پر رکھ دیا اور کہا: یہ آپ کا انعام ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

محمد صفدر علی عطّاری مَدَنی*

سوال: زمین پر سب سے پہلے کون سا پہاڑ پیدا کیا گیا؟

جواب: جبلِ ابو قُبیس۔ (شعب الایمان، 3/431، حدیث: 3984)

سوال: کپڑے کی کون سی قسم مرد کے لئے حرام ہے؟

جواب: ریشم کا کپڑا۔ (ابو داود، 4/71، حدیث: 4057)

سوال: کس وقت سونا عقل کے لئے نقصان دہ ہے؟

جواب: عصر کے بعد۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل چلی جائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ (مسند ابی یعلی، 4/278، حدیث: 4897)

سوال: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کتنی انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے؟

جواب: تین انگلیوں سے۔ (مسلم، ص864، حدیث: 5297)

سوال: کون سی چیز کھانا اور پانی دونوں کے قائم مقام ہے؟

جواب: دودھ۔ (شعب الایمان، 5/104، حدیث: 5957)

سوال: حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی انگوٹھی کا نقش کیا تھا؟

جواب: ایک سطر میں محمد، دوسری میں رسول، تیسری میں اللہ۔ (بخاری، 2/343، حدیث: 3106)

سوال: کون سے نام اللہ پاک کو زیادہ پیارے ہیں؟

جواب: عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔ (مسلم، ص908، حدیث: 5587)

سوال: جنت میں سب سے بڑی نعمت کیا ملے گی؟

جواب: اللہ پاک کا دیدار ہوگا۔ (مسلم، ص95، حدیث: 449)

سوال: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خاندانی پیشہ کیا تھا؟

جواب: تجارت۔ (سیرتِ مصطفےٰ، ص103)

* شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، المدینۃ العلمیہ، باب المدینہ کراچی
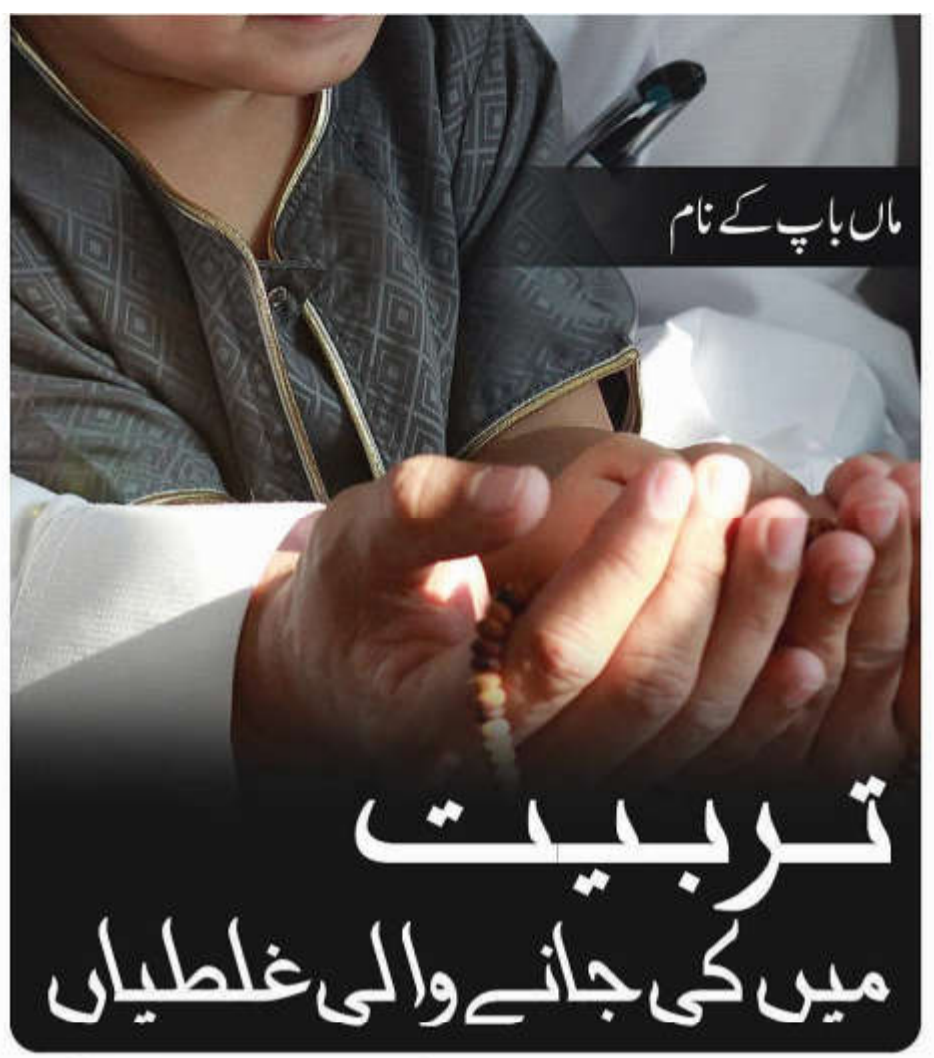
تربیت میں کی جانے والی غلطیاں

بلال حسین عطّاری مدنی*

ماں یا باپ کے رتبے پر فائز ہونے والے ہر شخص کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے بچّے کی اچھی تربیت کرنے میں کامیاب ہوجائے مگر انجانے میں والدین (Parents) کچھ ایسی غلطیاں کررہے ہوتے ہیں جن کا بچّوں پر اچھا اثر نہیں پڑتا اور آگے چل کر یہ غلطیاں بچّوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔ نیچے اس حوالے سے کچھ نِکات (Points) لکھے گئے ہیں خود بھی پڑھیں اور دوسروں کے ساتھ بھی شیئر کریں۔

❁ بچّوں کو جب تھوڑا بہت پریشان دیکھیں تو فوراً سے ان کی مدد نہ کریں بلکہ انہیں خود سامنا کرنے کا موقع دیں تاکہ بچّے میں پریشانی کا سامنا کرنے کی صلاحیت پیدا ہو ❁ بچّے کا دوسرے دوستوں، رشتہ داروں یا بھائی بہنوں سے تقابُل (Compare) کرتے رہنا ان کی خود اعتمادی کو نقصان پہنچا سکتا ہے لہٰذا اس سے گریز کریں ❁ ہر طرح کی کارکردگی اور کام پر ایک جیسے تأثرات ہرگز نہ دیں ❁ والدین اپنے تجربات (Experiences) اور ماضی کی چھوٹی موٹی غلطیاں بچّوں کے ساتھ شیئر کریں تاکہ بچے وہی غلطیاں دہرانے سے محفوظ رہیں ❁ بچّے کے ذہین ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنے اچھے بُرے کا فیصلہ بھی خود کرسکتا ہے، لہٰذا ذہانت پر انحصار (Rely) کرنے کے بجائے بچّوں کو اپنی نگاہ میں رکھیں ❁ جو باتیں بچّوں کو کہیں خود بھی ان پر عمل کریں، اگر آپ کے قول و فعل میں تضاد ہوا یعنی آپ کہیں کچھ اور کریں کچھ! تو بچّے پر آپ کی بات اثر نہیں کرے گی ❁ بچّوں کے لئے نہ تو بالکل شفیق بنیں اور نہ ہی ہمیشہ سختی سے پیش آئیں بلکہ بیچ کا راستہ اختیار کرتے ہوئے نرمی و سختی حسبِ موقع دونوں چیزوں کا سلسلہ رکھیں ❁ بچّوں کو بہت زیادہ آزادی نہ دیں کہ اس طرح مستقبل میں بچّہ کسی بھی طرح کے رُول اور ڈسپلن کو فالو کرنے میں مشکل کا شکار ہوگا، اور نہ ہی حد سے زیادہ پابندیاں (Restrictions) عائد کریں کیونکہ بچّوں کے ساتھ اس طرح کا رویّہ ان کو بغاوت کی طرف بھی لے جاسکتا ہے ❁ بچّوں کے ساتھ ہر معاملے میں ایک کنسلٹنٹ (Consultant) کی طرح پیش آئیں نہ کہ کسی باس کی طرح ❁ بچّوں کو دوسروں کے سامنے سزا دینے سے گریز کریں کیونکہ یہ بچے کی خود اعتمادی (Self Confidence) کو متأثر کرسکتا ہے اور بچّے میں منفی جذبات بھی پروان چڑھا سکتا ہے ❁ بعض والدین بچّوں کی ضرورت سے زیادہ نگہداشت کرکے انہیں بہت نازک مزاج بنادیتے ہیں، ایسا ہرگز نہ کریں کیونکہ انہوں نے بھی اسی معاشرے میں رہنا ہے اگر وہ نازک مزاج ہوئے تو آنے والی پریشانیوں کا سامنا حوصلے کے ساتھ نہیں کرسکیں گے ❁ بچّوں کو غیر معتدل (Unbalanced) ٹائم ٹیبل میں پھنسا کر روبوٹ بنانے کے بجائے ان کے لئے مناسب جدول (Schedule) ترتیب دیں جس میں پڑھائی کے ساتھ دیگر مناسب سرگرمیاں بھی شامل ہوں ❁ ویسے تو ہر حال ہی میں اور بالخصوص بچّوں کے سامنے غیر اخلاقی گفتگو کرنے سے پرہیز کریں ❁ والدین کا بچّوں کے سامنے فون پر بات کرتے ہوئے جھوٹ بولنا یا کوئی باہر بلانے آئے تو والد صاحب کا یوں کہنا کہ کہہ دو ”ابو گھر پر نہیں ہیں“ یہ جھوٹ بولنے کی تربیت دینے کی طرح ہے۔

* شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب خلفاء کی حکومت ہوا کرتی تھی، عُلَما (Islamic Scholar) اور دانشور لوگ ان کے پاس موجود ہوتے تھے۔ ایک روز خلیفہ کے دربار میں محفل سجی ہوئی تھی۔ اہلِ علم اور دانشمند لوگوں کا ہجوم تھا کہ حسن بن فضل نامی ایک کم سِن بچہ آگے بڑھا اور گفتگو کرنا چاہی تو اُسے ٹوک دیا گیا اور کہا گیا:

اے بچّے! کیا تم اس جگہ پر بولو گے؟

حسن نے کہا: امیرُ المؤمنین! میں بچہ ضرور ہوں لیکن میں حضرت سلیمان علیہ السّلام کے ہُدہُد پرندے سے چھوٹا نہیں ہوں اور نہ آپ حضرت سلیمان علیہ السّلام سے بڑے ہیں۔ (یعنی اللہ کے نبی، انسانوں اور جنوں کے بادشاہ حضرت سلیمان علیہ السّلام سے جس طرح ایک چھوٹا سا پرندہ بات کر سکتا ہے تو میں بھی آپ کے سامنے بول سکتا ہوں)۔ (المستطرف، 1/83 ماخوذاً)

سمجھدار بچّو! آپ کو معلوم ہے؟ اللہ پاک کی اس چھوٹی سی مخلوق ہُدہُد پرندے میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ زمین کے اندر موجود پانی بھی دیکھ لیتا ہے اور پانی کے قریب یا دور ہونے کے بارے میں بھی جان لیتا ہے۔

اور اس واقعہ سے پتا چلا کہ علم اور چیزوں کی سمجھ ہونے میں معیار عمر نہیں، حقیقت میں فضیلت والے عُلَما یعنی علم والے ہیں چاہے وہ بچے ہوں یا بڑے۔ ہمیں بھی چاہئے علم حاصل کریں، عُلَما کے پاس بیٹھیں اور ان سے دین کے بارے میں سوالات کریں اور خود کو سمجھدار بنائیں۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! ہمارے غوثِ پاک تمام ولیوں کے سردار ہیں۔ غوثِ پاک کا نام عبد القادر ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد کا نام موسیٰ اور والدہ کا نام فاطمہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف کے قریب قصبہ جیلان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بہت سے القابات ہیں جیسے: محیُ الدین، محبوبِ سبحانی، غوثُ الثّقلین وغیرہ۔

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر 5 نام تلاش کرنے ہیں جیسے: ٹیبل میں لفظ "غوث" کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ **تلاش کئے جانے والے 5 نام:** 1 عبد القادر 2 موسیٰ 3 فاطمہ 4 بغداد 5 محی الدین۔

ا	ط	و	ف	ا	م	ک	ع	ت
ع	ب	د	ا	ل	ق	ا	د	ر
غ	ق	ن	ط	ڈ	ح	د	ی	ث
و	ز	ڈ	م	و	س	ی	گ	ا
ث	چ	ہ	ہ	ب	غ	د	ا	د
م	ح	ی	ا	ل	د	ی	ن	ت
ا	ز	ع	ی	پ	م	ھ	ج	ف

*ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

نماز کی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچوں اور 9 سال سے کم عمر بچیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوا عَلٰی اَبْنَائِكُمْ فِی الصَّلَاةِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچّوں پر توجّہ دو۔

(مصنف عبد الرزاق، 4/120، رقم: 7329)

اپنے بچّوں کی اَخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنائیے۔ والدیا مَرد سرپرست بچوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر اگلے اسلامی مہینے کی 10 تاریخ تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔

ربیعُ الآخر 1442ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						
9						
10						
11						
12						
13						
14						
15						

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

(1) "قراٰنِ مجید" قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہے۔ (2) کسی کے گھر میں بغیر اجازت داخل نہیں ہونا چاہئے۔ (3) اور یہ باقی جوان سب میرے ساتھی ہیں۔ (4) ہر طرح کی کارکردگی اور کام پر ایک جیسے تأثرات ہرگز نہ دیں۔ (5) کسی کی غلطی سے فائدہ اُٹھانا بُری بات ہے۔ ◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (ربیعُ الآخر 1442ھ)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 1: پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خاندانی پیشہ کیا تھا؟ سوال 2: زمین پر سب سے پہلے کون سا پہاڑ پیدا کیا گیا؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ 923012619734+ کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں یا رسائل وغیرہ لے سکتے ہیں)

ربیعُ الآخر 1442ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
16						
17						
18						
19						
20						
21						
22						
23						
24						
25						
26						
27						
28						
29						
30						

نام-------- ولدیت-----------

عمر-------- والد یا سرپرست کا فون نمبر-----------

گھر کا مکمل پتا-----------

بذریعۂ قرعہ اندازی تین بچوں کو تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

نوٹ:90فیصد حاضری والے بچّے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان رجبُ المرجب 1442ھ کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچوں میں سے 12 نام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام "دعوتِ اسلامی کے شب و روز (news.dawateislami.net)" پر دیئے جائیں گے۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 18 ربیعُ الآخر 1442ھ)

نام مع ولدیت:---------- عمر:---- مکمل پتا:----------

موبائل نمبر:---------- (1) مضمون کا نام:---------- صفحہ نمبر:------

(2) مضمون کا نام:---------- صفحہ نمبر:------ (3) مضمون کا نام:---------- صفحہ نمبر:------

(4) مضمون کا نام:---------- صفحہ نمبر:------ (5) مضمون کا نام:---------- صفحہ نمبر:------

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جُمادَی الاُخریٰ 1442ھ کے "ماہنامہ فیضان مدینہ" میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (ربیعُ الآخر 1442ھ)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 18 ربیعُ الآخر 1442ھ)

جواب 1:.......... جواب 2:..........

نام.......... ولدیت.......... موبائل / واٹس اپ نمبر..........

مکمل پتا..........

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

مدرسۃُ المدینہ مُنڈیر (گجرات)

قراٰنِ کریم وہ عظیم کتاب ہے جو رہتی دنیا تک مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ اس کی تعلیم عام کرنے کے لئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ **"دعوتِ اسلامی"** بھی اپنا کردار احسن طریقے سے ادا کررہی ہے۔ پاکستان کے شہر گجرات کے علاقے "کھاریاں" میں واقع **"مدرسۃُ المدینہ منڈیر"** بھی اس کی ایک کڑی ہے۔

"مدرسۃُ المدینہ منڈیر (گجرات)" کی تعمیر کا آغاز 2010 میں ہوا اور اللہ پاک کے فضل سے اسی سال تعلیمِ قراٰن کا سلسلہ بھی شروع ہوگیا۔ اس مدرسۃُ المدینہ میں ناظرہ کی 2 جبکہ حفظ کی 5 کلاسز ہیں۔ اب تک (یعنی 2020ء تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 46 طَلَبہ قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پاچکے ہیں جبکہ 126 بچّے ناظرہ قراٰنِ کریم مکمّل کرچکے ہیں۔ اس مدرسۃُ المدینہ سے فارغ ہونے والے تقریباً 8 طلبہ نے درسِ نظامی میں داخلہ لیا۔ اللہ پاک **"مدرسۃُ المدینہ منڈیر (گجرات)"** سمیت دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی ستارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیَّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، **"مدرسۃُ المدینہ منڈیر (گجرات)"** میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے 14 سالہ ارمان امجد بن امجد علی کے تعلیمی واخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمایئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! 30 دنوں میں ناظرہ مکمل کیا اور 8 ماہ میں قراٰنِ کریم مکمل حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ حفظ کی دہرائی کے ساتھ ساتھ 7 ماہ سے نمازِ پنجگانہ اور تہجد کے پابند ہیں۔ علمِ دین حاصل کرنے کے لئے 43 کے قریب کُتب و رَسائل کا مطالعہ کیا، 44 احادیث و دعائیں یاد کیں، علم کی پیاس بجھانے کے لئے جامعۃُ المدینہ میں داخلہ کے بعد تَخَصُّص فِی الْفِقْہ (مفتی کورس) کرنے کے خواہش مند بھی ہیں۔

ان کے استاذِ محترم ان کے بارے میں تاثرات دیتے ہوئے فرماتے ہیں: مَا شَآءَ اللہ! دورانِ تعلیم ان کی کوئی غیر حاضری نہیں، سنجیدہ، اساتذہ کا ادب کرنے والے اور اچّھے اخلاق و کردار کے مالک ہیں۔

عورت

ماں کا کردار بحیثیت پہلی درس گاہ

اُمِّ میلاد عطاریہ*

ایک قافلہ گیلان سے بغداد کی طرف رَواں دَواں تھا، جیسے ہی جنگل شروع ہوا ڈاکوؤں کا ایک گروہ نمودار ہوا اور قافلے والوں سے مال و اسباب لوٹنا شروع کر دیا۔ اس قافلے میں ایک کم سِن نوجوان بھی تھا، ایک ڈاکو اس نوجوان کے پاس آیا اور کہنے لگا: صاحبزادے تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ نوجوان بولا: میرے پاس چالیس دینار ہیں جو کپڑوں میں سلے ہوئے ہیں۔ راہزن نے دیکھا تو حیران رہ گیا، نوجوان کو اپنے سردار کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ سنایا۔ سردار: لوگ تو ڈاکوؤں سے دولت چھپاتے ہیں مگر تم نے سختی ہوئے بغیر اپنی دولت ظاہر کر دی! نوجوان: میری ماں نے گھر سے چلتے وقت مجھ سے ہر حال میں سچ بولنے کا وعدہ لیا تھا، وہ وعدہ نبھا رہا ہوں۔ سردار شرمندگی سے بولا: تم کتنے خوش نصیب ہو اپنی ماں سے کیا ہوا وعدہ نبھا رہے ہو اور میں کتنا ظالم ہوں کہ اپنے خالق سے کئے ہوئے وعدے کو پامال کر رہا ہوں! یہ کہنے کے بعد وہ ساتھیوں سمیت سچے دل سے تائب ہو گیا اور لوٹا ہوا سارا مال بھی واپس کر دیا۔ (بہجۃ الاسرار و معدن الانوار، ص167 ملخصاً)

یہ نوجوان ہمارے پیارے مرشد سیّدنا غوثِ اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

پیاری اسلامی بہنو! ماں کا کردار اولاد کے لئے زبردست ترغیب ہوتا ہے اور ماں کی ابتدائی تربیت اولاد کے ساتھ مرتے دَم تک رہتی ہے۔ ابتدائی عمر میں بچے کا دل پاک صاف اور ذہن سادہ تختی کی مثل ہوتا ہے، جو چیز بھی اس کے سامنے آتی ہے اس کو قبول کرتا ہے، اس عمر کی اچھی تربیت اُسے اچھا اور غلط تربیت بُرا انسان بنا دیتی ہے۔ مثل مشہور ہے: "بچپن کی تعلیم کے اثرات اس طرح دیرپا ہوتے ہیں جیسے کہ پتھر پر نقش۔"

والدین بچّوں کی اس عمر میں تعلیم و تربیت سے غفلت کر کے سنگین نتائج بھگت سکتے ہیں۔

یاد رکھیں! بچّے والدین کے عمل کی پیروی کرتے ہیں۔ والدین محبتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رکھنے والے، شریعت کے پابند، دین سیکھنے کے شوقین ہوں گے تو اولاد میں بھی یہ عادات منتقل ہوں گی۔ اولاد والدین کے لئے دنیا میں باعثِ عزّت اور آخرت میں بخشش و نجات کا سبب بنے گی ورنہ والدین کی بُری عادات اگر اولاد میں منتقل ہوئیں تو دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کا باعث ہوگی۔ والدین اپنے علم و عمل پر توجہ دیں، دین کے پیروکار بنیں گے تو اولاد کی صحیح معنیٰ میں نیک تربیت کر سکیں گے۔

جیسے حضرت سیّدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ اس قدر کثرت سے تلاوتِ قراٰنِ پاک کرتی تھیں کہ مبارک ماں کے بطنِ اطہر میں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اٹھارہ پارے یاد کر لئے تھے۔ آپ کی والدہ کا کردار ہماری خواتین کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ گھر بیٹھے دُرست تجوید کے ساتھ قراٰنِ پاک سیکھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے شعبے مدرسۃُ المدینہ آن لائن سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

زندگی اسلامی طریقوں کے مطابق گزارنے کے لئے آن لائن شارٹ کورسز اور درسِ نظامی کی سہولت بھی موجود ہے۔ ہمیں ان سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خوب علمِ دین سیکھنے کی کوششیں کرنی چاہئیں تاکہ ہماری نسلیں دینِ اسلام کی تعلیمات سے آراستہ ہو کر اپنی دنیا و آخرت کی بہتری کا سامان کر سکیں۔

مِری آنے والی نسلیں ترے عشق ہی میں مچلیں
انہیں نیک تم بنانا مَدَنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش، ص429)

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

حضرت سیِّدَتُنا اسماء بنتِ یزید رضی اللہ عنہا

محمد بلال سعید عطاری مدنی*

ایک مرتبہ ایک خاتون حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر ہُوئیں اور کہنے لگیں: یَا رسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں بہت سی عورتوں کی نمائندہ بن کر آپ کی بارگاہ میں آئی ہوں، اللہ پاک نے آپ کو مَردوں اور عورتوں دونوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے، چنانچہ ہم عورتیں آپ پر ایمان لائی ہیں اور آپ کی پیروی کا عہد کیا ہے، اب معاملہ یہ ہے کہ ہم عورتیں پردہ نشین ہو کر گھروں میں رہتی ہیں، ہم اپنے شوہروں کی خدمت کرتی ہیں، ان کے گھروں کی رکھوالی کرتی ہیں اور ان کے مالوں اور سامانوں کی حفاظت کرتی ہیں، جبکہ مرد جمعہ کی نماز اور جنازوں میں شرکت کر کے اجرِ عظیم حاصل کرتے ہیں، تو سُوال یہ ہے کہ ان مَردوں کے ثوابوں میں سے کچھ ہم عورتوں کو بھی حصّہ ملے گا یا نہیں؟ یہ سُن کر آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف مُتوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا: دیکھو اس عورت نے اپنے دِین کے بارے میں کتنا اچھا سُوال کیا ہے، پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس خاتون سے فرمایا کہ تم سُن لو اور جا کر عورتوں سے کہہ دو: عورتیں اگر اپنے شوہروں کی خدمت گزاری کر کے اُن کو خوش رکھیں، ہمیشہ اپنے شوہروں کی خُوشنودی طلب کرتی رہیں اور ان کی فرمانبرداری کرتی رہیں تو مَردوں کے اعمال کے برابر عورتوں کو بھی ثواب ملے گا، یہ سُن کر وہ خاتون بہت زیادہ خُوش ہوئیں۔ (استیعاب، 4/350 ملتقطاً)

کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ عظیم اور دانِشوَر خاتون کون تھیں؟ وہ کوئی اور نہیں بلکہ جلیلُ القدر صحابی حضرتِ سیّدُنا مُعاذ بن جَبل رضی اللہ عنہ کی پھوپھی زاد بہن اور انصاری صحابیہ حضرت سیّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ اسماء بنتِ یزید رضی اللہ عنہا تھیں۔ (جنتی زیور، ص534) آپ کو "خَطِیبَۃُ النِّسَاءِ" (یعنی عورتوں کی نمائندہ) کے پیارے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابۃ، 8/21) کیونکہ آپ رضی اللہ عنہا اکثر عورتوں کے سوالات رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کرتی تھیں۔

فضائل ومناقب: حضرتِ سیّدَتُنا اَسْماء بنتِ یزید رضی اللہ عنہا نے بیعتِ رِضوان میں شریک ہو کر پیارے آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بیعت ہونے کا شَرَف حاصل کیا اور جنّت کی خوش خبری پانے والوں میں شامل ہوگئیں، آپ کو حضورِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کئی احادیثِ کریمہ روایت کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/532) اسی طرح آپ رضی اللہ عنہا کو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوتی رہی۔ (مسند احمد، 10/443، حدیث: 27673) آپ رضی اللہ عنہا کو یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ حضرت سیّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دُلہن بنانے میں جن خوش نصیب صحابیات نے حصّہ لیا، ان میں آپ بھی شامل تھیں۔ (اسد الغابہ، 7/23)

تبرُّکِ مصطفٰے: آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ایک بار حضورِ اَکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے گھر میں مغرب کی نماز ادا فرمائی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ 40 صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بھی تھے، میں نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں تھوڑا سا سالن اور چند روٹیاں پیش کیں، سب نے وہ کھانا تناوُل فرمایا، لیکن پھر بھی وہ کھانا ختم نہ ہوا پھر رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے مشکیزے سے پانی نوش فرمایا۔ ہم اُس مشکیزے سے بیماروں کو پانی پلاتے تھے تو اُنہیں شِفا حاصل ہوتی تھی اور ہم خود بھی کبھی کبھی اُس مشکیزے سے بَرَکت کے لئے پانی پیتے تھے۔ (طبقات ابن سعد، 8/244)

* شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت المدینۃ العلمیہ کراچی

قطعِ تعلّقی نہ کیجئے

بنتِ محمد یعقوب عطّاریہ

فاطمہ آپی! میں آج بہت خوش ہوں، خالہ کی بیٹی کی شادی ہے اور سب سے زیادہ خوشی یہ کہ ابو نے ہمیں وہاں جانے کی اجازت دے دی ہے، میں امی سے اپنی پسند کا، فینسی سوٹ، میچنگ جیولری، سینڈلز، منگواؤں گی کہ سب کزنیں دیکھتی رہ جائیں گی۔ اب بس! دادی جان اجازت (Permission) دے دیں، زینب ایک ہی سانس میں اپنی بڑی بہن سے بولتی چلی گئی۔

زینب کی گفتگو پر فاطمہ کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ دادی جنہوں نے زینب کی باتیں سُن لی تھیں بولیں: خبر دار! جو جانے کا نام بھی لیا، میں نے پہلے اپنے بیٹے پھر اپنی بیٹی کی شادی پر تمہاری خالہ کو بُلایا لیکن وہ نہیں آئیں، اُنہیں اگر اپنی دولت پر ناز (فخر) ہے تو ہمارے پاس بھی کسی چیز کی کمی نہیں۔

دادی کے غصّے سے فاطمہ سہم (ڈر) گئی، اب مجھے کیا دیکھے جارہی ہو، کچھ غلط تو نہیں کہا میں نے! مجھے ٹی وی آن کر کے دو۔

فاطمہ نے ڈرتے ہوئے جی جی دادی جان کہا، ریموٹ (Remote) اُٹھایا، مدنی چینل لگایا اور اپنے کمرے میں آگئی۔

صبح کے خُوبصورت لمحات میں مدنی چینل پر "کُھلے آنکھ صَلِّ علٰی کہتے کہتے" پروگرام میں اِتفاق سے قطعِ رحمی کے موضوع پر مبلغین گفتگو فرمارہے تھے کہ قراٰن پاک میں ہے: اور کاٹتے ہیں اُس چیز کو جس کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا۔ (پ1، البقرۃ:27)

ہماری حالت تو یہ ہے کہ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر رنجشیں (ناراضیاں) پیدا کرلیتے ہیں، ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کُفّارِ مکہ نے کتنی اذیتیں اور تکلیفیں دیں، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مکّہ سے تشریف لے گئے لیکن اس کے باوجود فتحِ مکّہ کے موقع پر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مُعافی کا عام اِعلان فرمایا اور سب کو معاف فرمادیا۔ مگر ہم تو ذرا سی بات پر پوری زندگی کے لئے روٹھ جاتے ہیں، پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: رشتہ کاٹنے والا جنّت میں نہیں جائے گا۔

(مسلم، ص1062، حدیث:6520)

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

ترجمہ: تُو اِس دُنیا میں جوڑ پیدا کرنے آیا ہے نہ کہ توڑ پیدا کرنے آیا ہے۔

مبلغین کی ایمان افروز گفتگو سُن کر دادی کو احساس ہورہا تھا کہ وہ غلطی پر ہیں، دادی جان دل ہی دل میں اللہ پاک سے مُعافی طلب کررہی تھیں کہ یااللہ مجھے معاف کردے۔

پروگرام ختم ہونے کے ساتھ دادی کا دل بھی صاف ہوچکا تھا۔ دادی نے ٹی وی آف کیا اور فاطمہ کو آواز دی، فاطمہ! فاطمہ!

جی دادی جان! فاطمہ بھاگی بھاگی آئی۔

اپنی والدہ سے کہو میرا سوٹ بھی اِستری (Press) کردیں، کل ہم سب تمہاری خالہ کے گھر جائیں گے۔

فاطمہ کہنے لگی: دادی جان! ابھی تو آپ کہہ رہی تھیں کہ نہیں جانا! دادی کہنے لگیں: بیٹی! وہ نہیں آئیں تو کیا ہوا، ہم اللہ کی رضا کے لئے جائیں گے۔

فاطمہ خوشی سے "میری پیاری دادی جان" کہتے ہوئے دادی کے گلے لگ گئی۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

عدت کہاں گزارنا ضروری ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے دو شادیاں کی تھیں، دونوں بیویوں کو اس نے الگ الگ گھر لے کے دیا ہوا تھا، دونوں بیویاں اپنے بچّوں کے ساتھ اسی الگ الگ گھر میں ہی رہتی تھیں، البتہ شوہر دوسری بیوی کے پاس رہتا تھا۔ اب شوہر کا انتقال ہو گیا ہے تو پہلی بیوی چاہتی ہے کہ چونکہ میرا شوہر دوسری بیوی کے پاس رہتا تھا لہٰذا دوسری بیوی کے گھر جا کر عدت گزارے، کیا اس کی اجازت ہو گی یا نہیں؟ دونوں کا گھر زیادہ دور نہیں ہے، اور کوئی جھگڑا بھی نہیں ہے، دوسری بیوی بھی اس بات پر راضی ہے کہ پہلی بیوی اس کے گھر میں آکر عدت گزارے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ہر بیوی اسی گھر میں عدت گزارے گی جو گھر شوہر نے اسے رہائش کیلئے دیا ہوا تھا۔ شوہر اگرچہ دوسری بیوی کے پاس رہتا تھا، مگر اس نے پہلی بیوی کو رہائش کیلئے الگ گھر لے کے دیا تھا تو پہلی بیوی اپنی رہائش والے گھر میں ہی عدت گزارے گی، دوسری بیوی کے گھر میں جا کر عدت گزارنے کی اجازت نہیں ہے، شرعاً یہ اس کیلئے ناجائز و گناہ ہو گا۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: عدت میں انھیں ان کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں۔

(پ28، الطلاق:1)

اس آیت کی تفسیر میں تفسیرات احمدیہ میں ہے: ”بُیُوْتِهِنَّ“ کے لفظ میں صراحت ہے کہ یہاں عورتوں کے گھروں سے مراد وہ گھر ہیں جس میں ان عورتوں کی رہائش ہو، لہٰذا اس آیت کی وجہ سے عورت پر لازم ہے کہ طلاق یا شوہر کی موت کے وقت، عدت اسی گھر میں گزارے گی جو گھر عورت کی رہائش کی وجہ سے عورت کی طرف منسوب ہو۔ (تفسیرات احمدیہ، ص496)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

مصدق	مجیب
مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی	ابو محمد محمد فراز عطّاری مدنی

عدت میں کانچ کی چوڑیاں پہننا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عدّتِ وفات میں عورت کانچ کی چوڑیاں پہن سکتی ہے؟ سائل: غلام یاسین عطاری (نیا آباد، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی نہیں! عدّتِ وفات میں عورت کانچ والی چوڑیاں نہیں پہن سکتی کیونکہ عدّتِ وفات میں عورت کو سوگ کا حکم ہے اور سوگ یہ ہے کہ عورت ہر طرح کی زیب وزینت کو ترک کردے اور اسی زیب وزینت میں چوڑیاں پہننا بھی داخل ہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، 1/533، بہار شریعت، 2/242 ملتقطاً)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

کتبـــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی

یومِ دعوتِ اسلامی

دعوتِ اسلامی جب سے بنی ہے ایک لمحہ پیچھے نہیں ہٹی، امیرِ اہلِ سنّت

کراچی (مانیٹرنگ ڈیسک) 02 ستمبر 2020ء کو یومِ دعوتِ اسلامی کے سلسلے میں مدنی چینل پر براہِ راست خصوصی پروگرام نشر کیا گیا جس میں بانیِ دعوتِ اسلامی علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے خصوصی شرکت فرمائی۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک اور نعتِ رسولِ مقبول سے ہوا جس کے بعد امیرِ اہلِ سنّت سے سوالات و جوابات کا سیشن کیا گیا۔ دعوتِ اسلامی کے ابتدائی ایام کے بارے میں بات کرتے ہوئے امیرِ اہلِ سنت کا کہنا تھا کہ میں سن 1981ء میں نور مسجد کھارادر میں امامت کرتا تھا، ایک روز علّامہ شاہ احمد نورانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے مرحوم نعت خوان یوسف میمن کے چھوٹے بھائی میرے پاس ایک دعوت نامہ لے کر آئے، اس میں لکھا تھا کہ ہم نے دعوتِ اسلامی کے بارے میں فلاں دن اجلاس رکھا ہے جس میں رئیس التحریر علامہ ارشدُ القادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سمیت دیگر علما و عمائدین شرکت کررہے ہیں، آپ نے بھی آنا ہے۔ الغرض میں بھی وہاں پہنچا، نورانی میاں اور علامہ ارشدُ القادری علیہما الرحمۃ کی تنظیمی سوچ مدینہ مدینہ!! اِن صاحبان کا یہی ذہن تھا کہ سیاست سے مکمل پاک ایک تحریک کا قیام عمل میں لایا جائے جو خالص دین کا کام کرے، نیکی کی دعوت دے، اُس تنظیم کا سیاست سے کوئی لینا دینا نہ ہو! بس تبلیغِ دین واحد مشن ہو۔ اس اجلاس میں غزالیِ زماں علامہ سیّد احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سمیت کئی علما و عمائدینِ اہلِ سنّت بھی موجود تھے، مگر اس اجلاس کا کوئی خاص نتیجہ نہ نکلا۔ بعد میں کئی اور مشورے بھی ہوئے اور مجھے دعوتِ اسلامی کا اَمیر مقرر کردیا گیا۔ امیرِ اہلِ سنّت نے مزید فرمایا کہ مولانا محمد شفیع اوکاڑوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی محسنِ دعوتِ اسلامی ہیں، ان کے ہم پر بڑے احسانات ہیں، اوکاڑوی صاحب نے سب سے پہلے ہفتہ وار اجتماع کے لئے اپنی مسجد گلزارِ حبیب سولجر بازار پیش کی اور فرمایا کہ میری مسجد کو دعوتِ اسلامی کا مرکز بنائیں۔ امیرِ اہلِ سنّت نے دعوتِ اسلامی کی ترقی میں پیش پیش افراد کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دعوتِ اسلامی میں قبلہ الحاج سیّد عبدُالقادر شاہ صاحب عرف باپو شریف کا بھی اہم رول ہے، دعوتِ اسلامی کی ترقی میں انہوں نے بھی ایک بڑا حصہ ملایا ہے۔ پروگرام میں کچھ اراکینِ شوریٰ نے اپنے اپنے شعبہ جات کی مختصراً کارکردگی بھی بیان فرمائی۔ پروگرام کے اختتام پر جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت مولانا عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی نے دعوتِ اسلامی کی ترقّی اور امیرِ اہلِ سنّت کی درازیِ عمر کے لئے دعا کروائی۔

ملتان میں جامع مسجد فیضانِ عمر فاروق کا افتتاح

رکنِ شوریٰ قاری سلیم عطّاری کا افتتاحی تقریب میں سنّتوں بھرا بیان

ملتان کے علاقے الفلاح کمرشل سینٹر میں ایک شخصیت فلاحُ الدّین قریشی نے جامع مسجد فیضانِ عمر فاروق مکمل تعمیر کرواکر دعوتِ اسلامی کو پیش کردی۔ اس موقع پر مجلس آئمہ مساجد کے تحت افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ قاری محمد سلیم عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان کیا۔ اختتام پر مسجد عطیہ کرنے والے اسلامی بھائی کے لئے دعا بھی کروائی گئی۔ اس موقع پر نگرانِ کابینہ کا کہنا تھا کہ مسجد کی تعمیرات میں ایک کروڑ سے زائد لاگت آئی ہے اور یہاں بیک وقت 300 سے زائد افراد نماز ادا کرسکیں گے۔ نگرانِ کابینہ کا مزید کہنا تھا کہ بچّوں کو قراٰنِ پاک کی تعلیمات سے آراستہ کرنے کے لئے مسجد میں مدرسۃُ المدینہ کا آغاز بھی کیا گیا ہے۔

جامع مسجد فیضانِ اعلیٰ حضرت کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کی خصوصی شرکت

ترجمان دعوتِ اسلامی مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے والدِ مرحوم حاجی یعقوب گنگ کی برسی اور جامع مسجد فیضانِ اعلیٰ حضرت کے افتتاح کے سلسلے میں 18 ستمبر 2020ء کو ہل ٹاؤن نزد عوامی چوک، منظور کالونی کراچی میں محفلِ نعت کا اہتمام کیا گیا۔ محفلِ نعت میں رکنِ شوریٰ مولانا عبدُ الحبیب عطّاری نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور اہلِ محلہ کو مسجد کی آبادکاری کا ذہن دیا۔

نابینا افراد کے لئے چار مقامات پر مدرسۃُ المدینہ کا آغاز

قراٰن پاک کی تعلیم سمیت مختلف کورسز مفت کروائے جائیں گے

مجلس اسپیشل افراد (دعوتِ اسلامی) نے پاکستان میں 4 مقامات پر **مدرسۃُ المدینہ برائے نابینا افراد** کا آغاز کردیا ہے۔ ان مدارسُ المدینہ میں اسپیشل افراد کو قراٰنِ کریم کی تعلیم مفت دی جائے گی جبکہ مختلف شعبوں سے منسلک عاشقانِ رسول کو مختلف کورسز بھی کروائے جائیں گے، جن میں کمپیوٹر کورسز خصوصی طور پر شامل ہیں۔ تفصیلات کے مطابق ممتاز کالونی لطیف آباد چوک حیدر آباد، بلڈنگ اشاعتُ الاسلام عقب خانیوال پٹرول پمپ ملتان، کوٹلی روڈ پلاک چکسواری کشمیر اور مین بازار کالا باغ میں مدرسۃ المدینہ برائے نابینا افراد قائم کئے گئے ہیں۔ ان مدارسُ المدینہ میں داخلہ لینے کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کیا جاسکتا ہے:

03235138219/03024811716

ربیعُ الآخر کے چند اہم واقعات

تاریخ	واقعہ
11 ربیعُ الآخر گیارھویں شریف	سلسلۂ عالیہ قادریہ کے عظیمُ المرتبت شیخِ طریقت، حضرت سیّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی المعروف غوثِ اعظم دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال 11 ربیعُ الآخر 561ھ کو ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1438، 1439، 1440 اور 1441ھ)
17 ربیعُ الآخر عرس دولہا سبز واری	ولیِ کامل حضرت سیّد محمد شاہ دولہا سبز واری بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 17 ربیعُ الآخر 701ھ کو ہوا، آپ کا مزارِ مبارک کھارادر اولڈ سٹی ایریا کراچی میں ہے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: رسالہ "تذکرہ بخاری شاہ")
18 ربیعُ الآخر عرس خواجہ نظامُ الدّین اولیا	سلسلۂ چشتیہ کے عظیم پیشوا، سلطانُ المشائخ، مشہور ولیُّ اللہ حضرت سیّدُنا خواجہ نظامُ الدّین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال 18 ربیعُ الآخر 725ھ کو ہوا، آپ کا مزار دہلی ہند میں ہے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1439ھ)
21 ربیعُ الآخر یومِ صاحبِ فتاویٰ شامی	خاتمُ الفقہاء حضرت علّامہ سیّد محمد امین بن عمر المعروف ابنِ عابدین شامی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال 21 ربیعُ الآخر 1252ھ کو ہوا، آپ کا مزار دمشق شام میں ہے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1439ھ)
ربیعُ الآخر 4ھ وصال زینب بنتِ خُزَیمہ	اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیمہ رضی اللہ عنہا کا وِصال نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حیاتِ ظاہری میں ربیعُ الآخر 4 ہجری میں ہوا اور حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بذاتِ خود آپ رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر 1438ھ)
ربیعُ الآخر 11ھ جیشِ اُسامہ بن زید کی روانگی	حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بننے کے بعد حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تیار کردہ لشکر ربیعُ الآخر 11ھ کو رومیوں سے جنگ کے لئے روانہ فرمایا، جسے اللہ پاک نے فتح سے ہمکنار فرمایا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: سیرتِ مصطفےٰ، ص536 تا 538، طبقات ابن سعد، 2/145 تا 147)

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

تحریری مقابلے میں مضمون بھیجنے والوں کے نام

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور: عبدُاللہ فراز عطّاری (درجہ ثانیہ)، محمد فیضان عطّاری مدنی، **متفرق جامعاتُ المدینہ للبنین:** عبد الباسط عطّاری (درجہ رابعہ، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی)، ابولبابہ قیصر عباس عطّاری (درجہ دورۂ حدیث شریف، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ گجرات)، حافظ افنان عطّاری (درجہ ثالثہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ بخاری لیاری کراچی)، محمد نجم الدین (درجہ رابعہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ کنزالایمان کراچی)، عبدُ المصور عطّاری (درجہ خامسہ، جامعۃُ المدینہ واڑہ گجراں لاہور)، ابو ہریرہ احمد عارف عطّاری (درجہ رابعہ، جامعۃُ المدینہ فیضانِ مشکل کشا منڈی بہاؤالدین)۔ **مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: جامعۃُ المدینہ للبنات فیضِ مکّہ کراچی:** بنتِ سلیم عطّاریہ (درجہ دورۂ حدیث شریف)، اُمِّ ایمن، بنتِ محمد امین، **جامعۃُ المدینہ للبنات باغِ عطّار کراچی:** بنتِ فقیر محمد (درجہ اولیٰ)، **متفرق جامعاتُ المدینہ للبنات:** اُمِّ قبیصہ عطّاریہ (درجہ رابعہ، جامعۃُ المدینہ للبنات عشقِ عطّار کراچی)، بنتِ منصور (درجہ ثالثہ، جامعۃُ المدینہ للبنات فیضانِ غزالی کراچی)، بنتِ بابر حسین انصاری (درجہ دورۂ حدیث شریف، جامعۃُ المدینہ للبنات پاکستانی بیکری حیدرآباد)، بنتِ عبدُ الستار (درجہ ثالثہ، جامعۃُ المدینہ للبنات طیبہ کالونی شادباغ لاہور)، بنتِ محمد منیر (جامعۃُ المدینہ للبنات معراجکے سیالکوٹ)، بنتِ دین محمد (درجہ خامسہ، جامعۃُ المدینہ للبنات فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ پنیالہ، ڈیرہ اسمٰعیل خان)، بنتِ محبوب (شب و روز زون ذمہ دار بھیونڈی، ہند)، بنتِ محمد ہارون (رکن ذیلی مشاورت بھیونڈی، ہند)، بنتِ غلام سرور (ایران)، بنتِ محمد ہارون عطّاریہ (درجہ خامسہ)۔

میں اخبار پڑھنے سے کیوں بچتا ہوں؟

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

ایک مرتبہ کسی نے مجھے ایک پمفلٹ دیا جس میں کسی کی طرف کچھ عُیُوب منسوب کئے گئے تھے۔ میں نے وہ پمفلٹ پڑھے بغیر جیب میں رکھ لیا اور اس طرح غور کرنے لگا کہ اگر میں اس پمفلٹ کو پڑھوں گا تو کہیں گناہ تو نہیں ملے گا؟ پھر میں نے پمفلٹ دینے والے کی توجّہ اس پہلو کی طرف کرنے کے لئے ان سے پوچھا کہ اس کو پڑھنے میں کتنی نیکیاں ملیں گی؟ اس نے جواب دیا: نیکی تو کوئی نہیں ملے گی۔ میں نے کہا کہ جس کے بارے میں یہ پمفلٹ ہے اگر اسے یہ معلوم ہو جائے کہ آپ نے مجھے یہ پمفلٹ دیا اور میں نے اسے پڑھا تو وہ خوش ہو گا یا ناراض؟ اس نے جواب دیا: ناراض۔ میں نے کہا کہ جس پمفلٹ کے پڑھنے میں نقصان ہی نقصان ہو تو اسے پڑھنا ہی نہیں چاہئے، لہٰذا میں نے وہ پمفلٹ ضائع کر دیا۔ اے عاشقانِ رسول! جس طرح کسی مسلمان میں پائی جانے والی بُرائیوں کا پیٹھ پیچھے تذکرہ کرنا غیبت جبکہ اس کے اندر ان بُرائیوں کے نہ پائے جانے کی صورت میں بیان کرنا بُہتان کہلاتا ہے ایسے ہی لکھ کر چھاپنے کا بھی مُعاملہ ہے۔ بِلا اجازتِ شَرعی مسلمان کی کِردار کُشی حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، چاہے وہ زبان سے بول کر ہو، اَخبار کے ذریعے ہو یا پمفلٹ کی صورت میں۔ جو اَحکام زبان سے کہنے کے ہیں وہی قلم سے لکھنے کے بھی ہیں۔ جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَلْقَلَمُ اَحَدُ اللِّسَانَیْن (قلم بھی ایک زَبان ہے۔) جو زَبان سے کہے پر اَحکام ہیں وُہی قلم پر (بھی ہیں)۔ (فتاوٰی رضویہ، 14/607) لہٰذا ایسے اَخبارات، اِشتہارات اور پمفلٹس جو مسلمانوں کے عُیُوب ونَقائص پر مشتمل ہوں ان کے پڑھنے اور سننے سے اپنے آپ کو بچائیے۔ میری معلومات کے مطابق فی زمانہ تقریباً اَخبارات بے پردہ عورتوں کی تصاویر اور گناہوں بھری تحریرات سے پُر ہوتے ہیں۔ آج کل شاید ہی کوئی اَخبار ایسا ہو جس میں مسلمان کی عزّت کا تحفُّظ ہو، کبھی کوئی مسلمان وزیرِ اعظم ہَدَفِ تنقید ہوتا ہے تو کبھی صَدر، کبھی وزیرِ اعلیٰ کی شامت آتی ہے تو کبھی گورنر کی، اَلغرض سیاستدان ہو یا عام مسلمان اَخبارات میں عموماً سب کی عزّت کی دَھجیاں اُڑائی جاتی ہیں، بِالخصوص الیکشن کے دِنوں میں کچھ لوگ تہمتوں اور غیبتوں سے بھرپور بیانات داغتے، اَخبارات میں چھاپتے اور خوب کیچڑ اُچھالتے ہیں۔ ایسی صورتِ حال میں اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا اِنتہائی دُشوار ہوتا ہے۔ انھی وُجُوہات کی بنا پر میں اَخبارات، غیر شرعی اِشتہارات اور گناہوں بھرے پمفلٹس پڑھنے سے بچتا ہوں۔ ہاں! اگر کسی کی بُرائی سے دوسروں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو شرعی اجازت اور اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ لوگوں کو اس کے نقصان سے بچانے کے لئے گفتگو یا تحریر وغیرہ میں بقدرِ ضَرورت صِرف اُسی بُرائی کا تذکرہ کیا جاسکتا ہے۔ اے کاش! ہر مسلمان اپنے عیبوں پر نظر رکھے، دوسروں کے عیوب بیان کرنے یا لکھ کر چھاپنے کے بجائے ڈھانپنے کی کوشش کرتے ہوئے ان کی جان ومال اور عزّت کا مُحافظ بن جائے۔

اللہ پاک ہمیں دوسروں کے عیبوں پر نظر رکھنے کے بجائے اپنے عیبوں کو تلاش کر کر کے انہیں دور کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون رِسالہ: فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط:33) "بُرائی کا بدلہ اچھائی کے ساتھ دیجیے" کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے مزید مشورے لے کر پیش کیا جا رہا ہے۔)